مبادیاتِ ہوم اکنامکس

(Essentials of Home Economics)

10

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیارکردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور منظورکردہ: پنجاب کری کولم اتھارٹی، وحدت کالونی، لاہور

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فہرست مضامین

باب	عنوانات	صفحہ
9	پارچہ بافی اور لباس کا تعارف	1
	9.1 پارچہ بافی اور لباس کی تعریف اور اہمیت	
	9.2 ریشے	
	9.3 پارچہ بافی کے ریشوں کی اقسام اور خصوصیات	
	9.4 مارکیٹ میں دستیاب اصلی (Pure) اور امتزاجی (Blend) کپڑوں کا مطالعہ	
10	لباس بنانا	27
	10.1 سلائی کا سامان	
	10.2 لباس کی سلائی کے اصول	
	10.3 کپڑے اور ڈیزائن کے انتخاب کا طریقہ کار	
11	عمر کے مختلف گروپوں کی لباس کی ضروریات	62
	11.1 لباس کے انتخاب پر اثرانداز ہونے والے عوامل	
	11.2 عمر کے مختلف گروہوں کے لیے کپڑوں کی موزونیت	
	11.3 کپڑوں میں ردوبدل کرکے انہیں نیا بنانا	
12	انتظام کا تعارف	81
	12.1 انتظام کا تصور	
	12.2 اقدار، مقاصد اور معیار	
	12.3 ذرائع کا انتظام، وقت، آمدنی اور توانائی	
13	ماحول اور انتظام	110
	13.1 صحت مند ماحول	
	13.2 صفائی اور فاضل مواد ٹھکانے لگانے کا انتظام	
	13.3 گھر میں تحفظ	
14	آرٹ اور ڈیزائن	124
	14.1 ڈیزائن کو سمجھنا	
	14.2 ڈیزائن کے عناصر اور اصولوں کو سمجھنا	
	14.3 آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ تعلق	
15	روزمرہ زندگی میں آرٹ	142
	15.1 لباس میں ڈیزائن کا استعمال	
	15.2 گھر اور ماحول میں ڈیزائن کا استعمال	
	15.3 کھانا پیش کرنے میں ڈیزائن کا استعمال	

مصنفین:

- مسز شائستہ بٹ، ایسوسی ایٹ پروفیسر
گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور
- مسز بشریٰ نوشین، اسسٹنٹ پروفیسر
گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور
- مسز غزالہ یاسمین، اسسٹنٹ پروفیسر
گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور
- مسز ناہید اظہر، لیکچرار
گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

9 پارچہ بافی اور لباس کا تعارف
(Introduction to Textiles and Clothing)

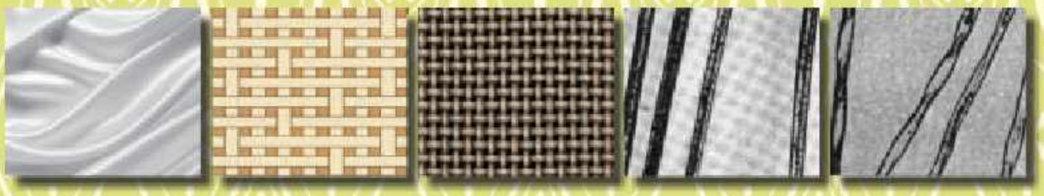

عنوانات (Contents)

9.1 پارچہ بافی اور لباس کی تعریف اور اہمیت
9.2 ریشے
9.3 پارچہ بافی کے ریشوں کی اقسام اور خصوصیات
9.4 مارکیٹ میں دستیاب اصلی (Pure) اور امتزاجی (Blended) کپڑوں کا مطالعہ

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- پارچہ بافی اور لباس کی تعریف کر سکیں۔
- پارچہ بافی اور لباس کا موازنہ کر سکیں اور اس کے مطالعہ کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- ریشے کی تعریف کر سکیں اور ریشوں کی مختلف اقسام کی لسٹ بنا سکیں۔
- ریشوں کی مختلف طریقوں سے شناخت کر سکیں۔
- ریشوں کی مختلف اقسام کو ترتیب دے سکیں۔
- پارچہ بافی کے ریشوں کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- کپڑوں کی تعریف کر سکیں اور کپڑوں کی مختلف اقسام کی مارکیٹ میں دستیابی بتا سکیں۔

9.1 پارچہ بافی اورلباس کی تعریف اوراہمیت
(Definition and Importance of Textiles and Clothing)

پارچہ بافی ان ریشوں کی دریافت ہے جو ہم پودوں اور جانوروں سے حاصل کرتے ہیں اوران کومختلف عوامل میں سے گزارنے کے بعد کپڑا تیار کرتے ہیں۔جس سے ہمارا لباس تیار ہوتا ہے جو ہماری زندگی کی سب سے اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔

9.1.1 پارچہ بافی کی تعریف (Definition of Textiles)

پارچہ بافی (Textile) لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بُننا (To Weave) ہیں۔ یہ صنعت وحرفت کا وہ شعبہ ہے جہاں قدرتی (Natural) یاانسانی خودساختہ (Manmade) ریشوں پر تکمیلی عوامل سے انواع واقسام کے سوتی، اونی ریشمی اورخودساختہ پارچہ جات (Fabrics) تیار کیے جاتے ہیں۔

9.1.2 لباس کی تعریف (Definition of Clothing)

لباس سے مراد ریشوں سے تیار کردہ کپڑوں سے ہے۔ جوجسم کوڈھانپنے، شخصیت کی شناخت اورسجاوٹ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔خواہ یہ گھاس، پتے اورکھال ہوں یا موجودہ عہد کے قدرتی اورخودساختہ ریشوں سے تیار کردہ ہوں۔ گویا کہ جسم کوڈھانپنے کے لیے جو چیز بھی استعمال کی جائے وہ ''لباس یا پوشاک'' کہلاتی ہے۔ پرانے زمانے کے لوگ جنگلوں میں رہتے تھے اور درختوں کے پتوں، چھال اور جانوروں کی کھال سے اپنا جسم ڈھانپتے تھے۔اس لیے اس زمانے میں یہی ان کا لباس ہوتا تھا۔

9.1.3 پارچہ بافی اورلباس کے مطالعے کی اہمیت
(Importance of Studying Textiles and Clothing)

پارچہ بافی اورلباس کا مطالعہ نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ دنیا کے وجود میں آتے ہی انسان نے ستر پوشی، گرمی وسردی سے بچاؤ اوراپنی شخصیت کو پرکشش بنانے کے لیے کسی نہ کسی طرح کے کپڑے استعمال کیے اوراس کے لیے اس بات کا جاننا لازم ہوگیا کہ بعض کپڑے زیادہ مضبوط اور پائیدار کیوں ہوتے ہیں؟ کن وجوہ کی بنا پر مختلف موقعوں پر مختلف پارچہ جات کا انتخاب کیا جاتا ہے؟ جو کپڑے زیادہ استعمال میں آتے ہیں ان کی دھلائی میں آسانی کیوں ضروری ہے؟ موسم کے لحاظ سے کپڑوں کی پسند میں کیوں تبدیلی ہوتی رہتی ہے؟

الغرض یہ کہ ریشوں کا مطالعہ ایک ایسا علم ہے جس سے گھریلو استعمال اور پہننے والے کپڑوں کی بناوٹ اورخصوصیات کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ علم بہت گہرا اوروسیع ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ پہلے تک پارچہ جات محدود قسم کے ہوتے تھے۔لوگوں کا رہن سہن سادہ ہونے کی وجہ سے پارچہ جات کا استعمال زیادہ نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ لوگوں کے رہن سہن میں تبدیلی آنے سے ان کی ضروریات بھی مختلف

ہوتی گئیں اور ایسے پارچہ جات کی ضرورت محسوس کی گئی جو لوگوں کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ اس سے نئے نئے ریشوں کی دریافت ہوئی جن سے نئے نئے کپڑے بننے لگے۔ ریشوں کے بارے میں معلومات صارف (Consumer) کو صحیح کپڑے کے انتخاب میں مدد دیتی ہے نیز ہنر مند افراد کو بھی اپنی صلاحیتوں اور ذہانت کو استعمال میں لانے کا موقعہ ملتا ہے۔ لباس کے مطالعے کی اہمیت بھی صارف کی نظر میں نہایت اہم ہے۔ کیونکہ کسی بھی لباس کو خریدنے سے پہلے صارف کو یہ علم ہونا ضروری ہے کہ جس لباس کو وہ خریدنے جا رہی/رہا ہے وہ کس ریشے سے بنا ہوا ہے اور وہ ریشہ لباس بننے تک کن مراحل سے گزرتا ہے مثلاً ریشے کا انتخاب، کپڑے کی بنائی، رنگائی، چھپائی اور دیگر مراحل وغیرہ۔ ایک صارف کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ کپڑے کو جدید ڈیزائن میں کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے مثلاً مارکیٹ میں کس رنگ کا فیشن زیادہ ہے، کپڑوں کی سلائی میں جدید رجحان کیا ہے۔ مارکیٹ میں ان کپڑوں کو کیسے فروخت کیا جا سکتا ہے۔ پارچہ بافی میں علم کے اس شعبے کو مارکیٹنگ (Marketing) کہتے ہیں۔

9.2 ریشے (Fibers)

9.2.1 ریشے کی تعریف (Definition of Fiber)

یہ خام مال کا وہ تار ہے جس سے دھاگا بنایا جاتا ہے اور یہ دھاگا کپڑا بنانے میں استعمال ہوتا ہے گویا کہ کپڑوں کو بنانے میں ریشہ بنیادی جز ہے۔ مثال کے طور پر کپاس دیکھنے میں عام روئی ہے لیکن یہ روئی ان گنت ریشوں کا مجموعہ ہے جس کو صاف کرنے کے بعد مختلف مراحل سے گزار کر دھاگے کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور اس دھاگے سے تمام سوتی کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح بھیڑ کی اون سے اونی کپڑا تیار کیا جاتا ہے جو مختلف عوامل سے گزارنے کے بعد دھاگے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

ریشم، رے آن، اور پولی ایسٹر کپڑوں کے ریشے دھاگے کی شکل میں ہوتے ہیں۔ کچھ دھاگے مسلسل تاروں یعنی ایک ہی قسم کے بہت باریک دھاگوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ دھاگا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو چھوٹے ریشوں (Fibers) کو کات (Spin) کر بنایا جاتا ہے اور دوسرا مسلسل ریشہ (Filament) جس کو کاتنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

9.2.2 ریشوں کی اقسام (Kinds of Fibers)

کپڑے کی صنعت نہایت قدیم ہے۔ اس کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب انسان کھالوں، فر، پتوں اور درختوں کی چھال سے جسم کو ڈھانپنے سے اکتا گیا۔ موجودہ دور میں پارچہ جات کی اقسام میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے پارچہ جات بنیادی طور پر تین ہیں جو مختلف ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔

ریشوں کی اقسام

ریشوں کی اقسام	ریشوں کے ذرائع	پارچہ جات کے نام
1- قدرتی ریشے (Natural Fibers)	کپاس کا پودا(Cotton Plant) فلیکس کا پودا(Flax Plant) ریشم کا کیڑا(Silk Worm) بھیڑ کے بال (Hair of Sheep)	کاٹن (Cotton) لینن (Linen) ریشم (Silk) اُون (Wool)
2- انسانی خودساختہ ریشے (Man Made Fibers)	بنولے کا رواں اور ایسی ٹیٹ (Cotton Linters+Acetate) بنولے کا رواں اور لکڑی کا گودا (Cotton Linters+Wood Pulp) بنولے کا رواں، کاپرآ کسائیڈ اور امونیا (Cotton Linters+ Copper Oxide + Ammonia)	رے آن ایسی ٹیٹ (Rayon Acetate)
3- کیمیاوی ریشے (Synthetic Fibers)	(Teraphic Pure acid and Ethylene Glycol) (Hexamethylene) (Diamine and Adipic Acid) (Ethylene+Hypochlorous Acid)	پولی ایسٹر(Polyester) ٹیرالین(Teraline) پولی امائیڈ(Polyamide) فیبرون (Fabron) ڈیکرون (Dacron) نائلون (Nylon) پرلون (Perlon) برنلون (Brilon) پولی ایکریلین (Poly-Acrylene)

9.2.2 ریشوں کی شناخت (Identification of Fibers)

پارچہ بافی کے ریشوں کی شناخت نہایت اہم ہے کیونکہ نئے ریشوں کی دریافت سے نئے نئے کپڑے بننے لگے ہیں۔ اس کے علاوہ قدرتی ریشوں کو مصنوعی ریشوں میں اس طریقے سے ملا دیا جاتا ہے کہ ان کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ پارچہ بافی کے ریشوں کی شناخت کے لیے درج ذیل طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

1- محسوس کرنے کے عمل سے (Feeling test)
2- دھاگا توڑنے کے عمل سے (Thread Breaking test)
3- جلانے کے عمل سے (Burning test)
4- خوردبین سے (Microscopic test)
5- کیمیاوی عمل سے (Chemical test)

1- محسوس کرنے کے عمل سے کپڑوں کی شناخت

عام طور پر کپڑوں کو دیکھنے اور محسوس کرنے سے کپڑے کی ظاہری حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پارچہ بافی میں محسوس کرنے کا مطلب ہے کہ کپڑے پر ہاتھ کی اُنگلی رکھ کر دیکھا جائے۔ اگر اُنگلی کی حرارت اسی حصے پر رہے اور کپڑا گرم لگے تو اس سے پتہ چلے گا کہ کپڑا اُونی ہے۔ کیونکہ اونی کپڑا حرارت کو منتقل نہیں کرتا لیکن سوتی کپڑا حرارت کو منتقل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ مختلف کپڑوں کی محسوس کرنے کے عمل سے شناخت درج ذیل ہے۔

کپڑا	محسوس کرنے کے عمل سے شناخت
سوتی	چھونے پر لچک دار نہیں ہوتا اور ٹھنڈک کا احساس دلاتا ہے۔
لینن	چھونے پر لچک دار ہوتا ہے، ٹھنڈا اور سوتی کپڑے کے مقابلے میں زیادہ ہموار لگتا ہے۔
اونی	سطح کھردری ہوتی ہے اور گرمی کا احساس دلاتا ہے۔
رے آن	چھونے پر نرم ہوتا ہے لیکن ریشم کے مقابلے میں قدرے بھاری ہوتا ہے۔
پولی ایسٹر	ملائم، نرم اور ریشم کی مانند ہوتا ہے۔
نائلون	گرم محسوس ہوتا ہے اس کی حرارت آگے منتقل نہیں ہوتی اور چھونے پر چکنا ہوتا ہے۔

2- دھاگا توڑنے کے عمل سے کپڑوں کی شناخت

کپڑے کی مضبوطی اور پائیداری کا اندازہ لگانے کے لیے کپڑے کے چھوٹے سے ٹکڑے میں سے 10-15 سینٹی میٹر لمبا دھاگا نکالیں اور دھاگے کے بل کھول کر دیکھیں۔ کیونکہ عام طور پر دو یا تین تاروں کو بل دے کر دھاگا بنایا ہوتا ہے۔ لیکن اس شناخت کے لیے صرف ایک تار لیا جاتا ہے اس تار کو آرام سے کھینچیں اور توڑ کر دیکھیں۔ مختلف کپڑوں کے دھاگوں کی شکل توڑنے پر درج ذیل ہوگی۔

کاٹن	سرے آگے سے برش کی طرح منتشر ہوتے ہیں۔
لینن	کاٹن کے مقابلے میں زیادہ زور سے ٹوٹتا ہے۔ سرے سیدھے، لمبے اور تھوڑے سے چمکیلے ہوتے ہیں۔
اُونی کپڑا	لچک سے ٹوٹتا ہے اور دھاگے کی سطح کھردری ہوتی ہے۔
رے آن	آسانی سے ٹوٹتا ہے۔ سرے درخت کی شاخوں کی طرح نظر آتے ہیں۔
ریشم	زیادہ زور سے ٹوٹتا ہے۔ سرے عمدہ اور چمکیلے ہوتے ہیں۔
نائلون	بہت زور سے کھینچنے سے بھی نہیں ٹوٹتا۔
پولی ایسٹر	زور سے کھینچنے سے بھی نہیں ٹوٹتا۔

3- جلانے کے عمل سے کپڑوں کی شناخت

کپڑوں کی شناخت کے لیے یہ کافی حد تک قابل اعتبار طریقہ ہے۔اس عمل کے لیے کپڑے کے چھوٹے سے ٹکڑے کوجلایا جاتا ہے۔لیکن اگر کپڑے کے تانے بانے میں مختلف ریشوں کے تار لگے ہوں تو یہ تار الگ الگ نکال کر جلائے جاتے ہیں۔اس عمل کے لیے تین چیزوں کا دیکھنا ضروری ہے مثلاً

(i) شعلہ قریب لانے سے کپڑا کس طرح جلتا ہے؟

(ii) جلے ہوئے حصے کی کیا حالت ہوتی ہے؟

(iii) راکھ کی شکل اور بُو کیسی ہوتی ہے؟

جلانے کے عمل سے کپڑوں کی شناخت

کاٹن	شعلہ قریب لانے سے آگ کوجلدی پکڑتا ہے کیونکہ اس میں سیلولوز ہوتا ہے جو زیادہ بھڑکتا ہے۔جلنے پر راکھ ہلکی ہوتی ہے۔اس کی بُو جلے ہوئے کاغذ کی مانند ہوتی ہے۔
لینن	کاٹن کے مقابلے میں ذرا آہستہ سے جلتی ہے۔جلنے کے بعد راکھ سوتی کپڑے جیسی ہوتی ہے۔کیونکہ دونوں نباتاتی ریشے ہیں اور بُو جلے ہوئے کاغذ جیسی ہوتی ہے۔
اُون	غیر مسلسل طور پر جلتی ہے۔شعلہ قریب لانے سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔ہلکی سی آواز پیدا ہوتی ہے شعلہ دور کرنے سے جلنے کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔راکھ کی خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو گندھک کی موجودگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔
ریشم	آہستہ سے جلتا ہے۔شعلہ ہٹا لینے سے جلنا بند ہوجاتا ہے۔اسکی راکھ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح ہوتی ہے۔جو انگلیوں سے مسلی جاسکتی ہے۔بُو پروں کے جلنے جیسی ہوتی ہے۔
رے آن	کاٹن کی طرح تیزی سے جلتا ہے۔شعلہ دور کرنے سے بھی جلتا رہتا ہے۔راکھ کی بُو جلے ہوئے کاغذ کی طرح ہوتی ہے۔جو مسلنے سے مسلی نہیں جاتی بلکہ سخت رہتی ہے۔
نائلون	شعلہ قریب لانے سے پگھلتا ہے پھر سکڑ کر گول موتی بن جاتا ہے جس کو انگلیوں سے مسلنا مشکل ہوتا ہے۔جلنے پر بہت ناگوار بُو آتی ہے۔
ڈیکرون	یہ جلنے سے پہلے پگھلتا ہے اور آہستہ آہستہ جلتا ہے۔لیکن اس کی راکھ آسانی سے ٹوٹنے والی ہوتی ہے۔جو آسانی سے کچلی جاسکتی ہے۔جلنے پر فروٹ کی طرح کی خوشبو ہوتی ہے۔
پولی ایسٹر	شعلے سے پگھلتا ہے۔سلیٹی رنگ کے موتی بنتے ہیں جو مسل کر توڑے نہیں جاسکتے۔

4- کیمیاوی اجزا کے استعمال سے کپڑوں کی شناخت

یہ شناخت کا قابلِ اعتبار طریقہ ہے۔ لیکن گھریلو پیمانے پر استعمال نہیں ہوتا بلکہ کاروباری نقطہ نظر سے لیبارٹری میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ ریشوں کی صحیح پہچان ہو سکے۔ انسانی خودساختہ ریشوں سے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے کیمیاوی اجزا استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً رےآن، پولی ایسٹر، نائلون، ڈیکرون وغیرہ۔ کیمیاوی اجزا کے استعمال سے ریشوں کی شناخت مندرجہ ذیل طریقے سے کی جاتی ہے۔

(i) فینول کے ذریعے (Phenol Test)

(ا) کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے کو اُبلتے ہوئے فینول میں ڈالیں۔ اگر یہ ٹکڑا فوراً گُھل جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا پولی ایسٹر سے بنا ہوا ہے۔

(ب) کپڑے کا ٹکڑا ٹھنڈے فینول میں ڈالیں۔ اگر کپڑے کا ٹکڑا گُھل جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کپڑا نائلون کا بنا ہوا ہے۔

(ii) ایسی ٹون کے ذریعے (Acetone Test)

وہ تمام کپڑے جو ایسی ٹیٹ سے بنے ہوتے ہیں وہ ایسی ٹون میں گُھل جاتے ہیں اس لیے ایسے کپڑوں کی شناخت کے لیے یہی کیمیکل استعمال ہوتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ کپڑا رےآن ایسی ٹیٹ ہے یا اصل ریشم، پولی ایسٹر کو ایسی ٹون محلول میں ڈالیں۔ اگر کپڑا گُھل جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ کپڑا رےآن ایسی ٹیٹ ہے ورنہ پولی ایسٹر۔

(iii) فارمک ایسڈ کے ذریعے (Formic Acid Test)

پولی ایسٹر اور نائلون کی پہچان کے لیے فارمک ایسڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کپڑا اس میں حل ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کپڑا پولی ایسٹر ہے ورنہ نائلون۔

(iv) ڈائی میتھائل فورما مائیڈ (Dimethyle Formamide)

ایکریلک (Acrylic) سے بنا ہوا کپڑا نیم گرم ڈائی میتھائل فورما مائیڈ کے محلول میں حل ہو جاتا ہے۔

5- خوردبین سے کپڑوں کی شناخت

شناخت کا یہ طریقہ سب سے زیادہ قابلِ اعتبار ہے لیکن کارخانوں اور لیبارٹری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے کپڑے کے چھوٹے سے دھاگے کے بل کھول کر خوردبین کے نیچے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ جس سے مختلف ریشوں کی شناخت باآسانی کی جاسکتی ہے۔

خوردبین سے کپڑوں کی شناخت

کپڑے کا نام	خوردبین سے تجزیہ	کپڑے کا نام	خوردبین سے تجزیہ
کاٹن	ریشہ مڑا ہوا اور بل دار نظر آتا ہے۔	رے آن	بغیر کسی جوڑ کے، مسلسل، ہموار اور گول نظر آتا ہے۔
لینن	سیدھا اور گول مگر جگہ جگہ جوڑ نظر آتے ہیں جو بانس کی مانند ہوتے ہیں۔ 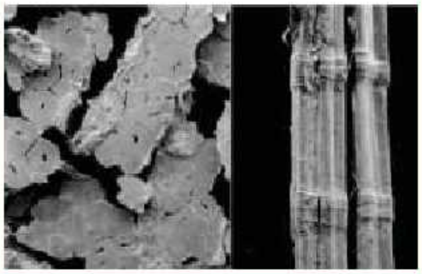	ڈیکرون	ریشہ سیدھا اور ہموار نظر آتا ہے۔ 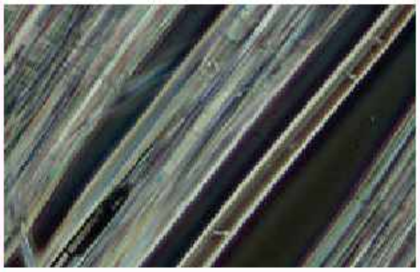
اُون	ریشہ چھوٹے چھوٹے تہہ دار ریشوں کا مجموعہ نظر آتا ہے اور سطح روئیں دار لگتی ہے۔	نائلون	ہلکی سی چمک ہوتی ہے۔ ریشہ گول، ہموار اور سیدھا نظر آتا ہے۔ 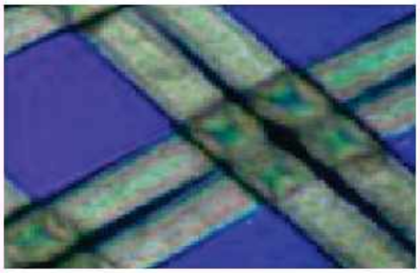
ریشم	ملائم، ہموار، سیدھا اور گول نظر آتا ہے۔ 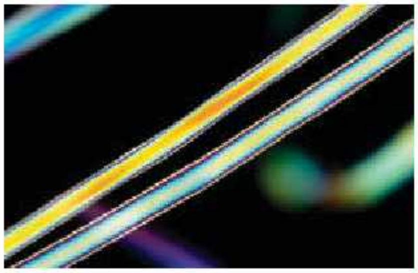	پولی ایسٹر	کالے کالے نقطے نظر آتے ہیں۔ ریشہ سیدھا، ہموار اور شفاف نظر آتا ہے۔ 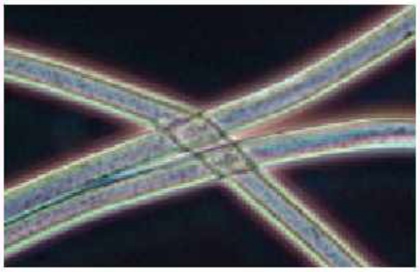

ریشوں کی مختلف طریقوں سے شناخت کا چارٹ

ریشے کا نام	محسوس کرنے سے	توڑنے سے	جلانے سے	خوردبین کے ذریعے دیکھنے سے	کیمیائی اجزا کے استعمال سے
کاٹن	ٹھنڈک کا احساس دیتا ہے۔	دھاگے کے سرے برش کی طرح منتشر ہوتے ہیں۔	جلدی سے جلتا ہے جلنے پر راکھ ہلکی اور بُو کاغذ کے جلنے کی مانند ہوتی ہے۔	ریشہ مڑا ہوا نظر آتا ہے۔ بل نظر آتے ہیں۔	ٹھنڈے ہائیڈروکلورک ایسڈ میں حل نہیں ہوتا بلکہ خراب ہوجاتا ہے اور تیز ہائیڈروکلورک ایسڈ میں گھل جاتا ہے۔
لینن	ٹھنڈا لیکن سوتی کپڑے کے مقابلے میں زیادہ ہموار ہوتا ہے۔	سرے سیدھے، لمبے اور تھوڑے سے چمکیلے ہوتے ہیں۔	کاٹن کے مقابلے میں ذرا آہستہ سے جلتا ہے راکھ سوتی کپڑے جیسی ہوتی ہے اور بو کاغذ کے جلنے کی بُو کی مانند ہوتی ہے۔	سیدھا مگر جگہ جگہ جوڑ نظر آتے ہیں جو بانس کی مانند ہوتے ہیں۔	ٹھنڈے اور تیز ہائیڈروکلورک ایسڈ کا کاٹن جیسا اثر ہوتا ہے۔
ریشم	نرم، ہموار اور ہلکا ہوتا ہے۔	زیادہ زور سے ٹوٹتا ہے۔	آہستہ سے جلتا ہے۔ شعلہ ہٹا لینے سے جلنا بند ہوجاتا ہے۔ راکھ چمکتے موتیوں کی مانند ہوتی ہے۔	ملائم، ہموار، گول اور سیدھا نظر آتا ہے۔	ٹھنڈے ہائیڈروکلورک ایسڈ میں حل ہوجاتا ہے۔
اُون	گرم محسوس ہوتا ہے۔ سطح کھردری ہوتی ہے۔	لچک سے ٹوٹتا ہے۔	شعلہ قریب لانے سے چنگاریاں نکلتی ہے۔ ہلکی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ بو بالوں کے جلنے کی مانند ہوتی ہے۔	ریشوں کا مجموعہ نظر آتا ہے اور سطح روئیں دار لگتی ہے۔	ہلکے تیزاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تیز تیزاب سے کپڑا تباہ ہوجاتا ہے۔
رے آن ایسی ٹیٹ	نرم لیکن ریشم کے مقابلہ میں قدرے بھاری ہوتا ہے۔	آسانی سے ٹوٹتا ہے۔	کاٹن کی طرح زیادہ تیزی سے جلتا ہے۔ بُو سرکے کی مانند ہوتی ہے۔ راکھ انگلیوں سے مسلنی مشکل ہوتی ہے۔	بغیر کسی جوڑ کے ہموار نظر آتا ہے۔	ایسی ٹون میں ڈالنے سے حل ہوجاتا ہے۔ فارمک ایسڈ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔
پولی ایسٹر	ملائم، نرم، ریشم کی طرح لگتا ہے۔	زور لگانے سے بھی نہیں ٹوٹتا۔	جلنے سے پہلے پگھلتا ہے۔ بو پھلوں جیسی ہوتی ہے۔ راکھ موتیوں کی مانند ہوتی ہے جو مسلی نہیں جاسکتی۔	کالے کالے نقطے نظر آتے ہیں ریشہ سیدھا، ہموار اور شفاف نظر آتا ہے۔	اُبلتے فینول (Phenol) میں حل ہو جاتا ہے۔ فارمک ایسڈ میں حل ہوجاتا ہے۔
نائلون	چکنا لگتا ہے۔	کھینچنے سے زور لگانے پر بھی نہیں ٹوٹتا۔	جلنے سے پہلے پگھلتا ہے۔ بو بہت تیز ہوتی ہے۔ راکھ سخت موتیوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ جو مسلی نہیں جاسکتی۔	ریشہ گول، ہموار اور سیدھا نظر آتا ہے۔ ہلکی سی چمک نظر آتی ہے۔	ٹھنڈے فینول میں حل ہوجاتا ہے۔ فارمک ایسڈ میں فوراً حل نہیں ہوتا۔

9.3 پارچہ بافی کے ریشوں کی اقسام اور خصوصیات
(Characteristics of Textile Fibers)

9.3.1 پارچہ بافی کے ریشوں کی درجہ بندی (Classification of Textile Fibers)

پارچہ بافی کے ریشے مختلف ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان کے ذرائع کی مناسبت سے انہیں مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

-1 **قدرتی ریشے(Natural Fibers):** یہ ریشے درج ذیل ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔

(ا) وہ ریشے جو حیوانی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں ان کو حیوانی ریشے (Animal Fibers) کہتے ہیں مثلاً ریشم اور اون۔

(ب) وہ ریشے جو نباتاتی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔ان کو نباتاتی ریشے (Vegetable Fibers) کہتے ہیں مثلاً کاٹن اور لینن۔

(ا) حیوانی ذرائع سے حاصل ہونے والے ریشے (Animal Fibers)

(i) اون (Wool): اُونی ریشہ زیادہ تر بھیڑوں سے حاصل ہوتا ہے۔جن کو سال میں ایک دفعہ مونڈھ کر ان کی اُون اتاری جاتی ہے اور اکٹھا کرنے کے بعد فیکٹریوں میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں پر مختلف عوامل کرنے کے بعد دھاگا بنایا جاتا ہے جس سے اونی کپڑا بنتا ہے۔ انگورا(Angora) اور موہیر (Mohair) بھیڑوں کی اون بہتر سمجھی جاتی ہے۔اس لیے مہنگی بھی ہوتی ہے۔بھیڑوں کے علاوہ بلی، خرگوش اور اونٹ کے بال بھی دھاگا بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔

اُون

(ii) ریشم(Silk): ریشم ایک خاص قسم کے کیڑے سے حاصل ہوتا ہے۔جس کو ریشم کا کیڑا(Silkworm) کہتے ہیں۔ یہ کیڑا شہتوت کی نرم کونپلوں پر پالا جاتا ہے۔ جب یہ کیڑا ایک ماہ کا ہو جاتا ہے تو اپنے منہ کے نیچے کے دو سوراخوں سے لیس دار لعاب نکالتا ہے اس لعاب سے تار بنتا چلا جاتا ہے۔جس کو کیڑا اپنے ارد گرد خول کی شکل میں لپیٹتا ہے۔خول مکمل کرنے پر کیڑا اندر بند ہو جاتا ہے اور یہ خول ایک کوکُون(Cocoon) کی شکل میں ہوتا ہے۔دو ہفتوں کے بعد کوکونوں (Cocoons) کو تیز دھوپ یا کھولتے پانی میں ڈال کر کیڑا تلف کر دیا جاتا ہے اور ریشم کا تار کھول لیا جاتا ہے۔اس تار کی لمبائی 800 سے 1200 میٹر تک ہوتی ہے۔ یہ ریشہ قدرتی ریشوں میں سب سے لمبا ریشہ ہے۔ایسے دو تین تاروں کو معمولی بل دے کر دھاگا بنایا جاتا ہے۔جو ریشمی کپڑا بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

ریشم کا کیڑا

ریشم کے کوکُون(Cocoons)

(ب) نباتاتی ذرائع سے حاصل ہونے والے ریشے (Vegetable Fibers)

(i) کاٹن (Cotton)

کاٹن کا ریشہ کپاس سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کپاس کے پودے سے روئی حاصل ہوتی ہے۔ جس کو کھیتوں سے چننے کے بعد بڑے بڑے گٹھوں میں باندھ کر فیکٹریوں میں بھیجا جاتا ہے اور مختلف عوامل سے گزارنے کے بعد دھاگا تیار کیا جاتا ہے۔ جس سے سوتی کپڑا بنتا ہے۔

کپاس کا پودا

کاٹن کا دھاگا

(ii) لینن (Linen)

اس کا ریشہ خاص قسم کے پودے سے حاصل کیا جاتا ہے جس کو فلیکس پودا (Flax Plant) کہتے ہیں۔ اس کا پودا بیج سے اگایا جاتا ہے۔ جب یہ پودا پھول دے کر بیج پر آجاتا ہے تو اس کو اکھیڑ لیا جاتا ہے اور بڑی بڑی گٹھریاں بنا کر پانی میں ڈال کر سڑایا جاتا ہے۔ بعد ازاں پانی سے نکالنے کے بعد سکھایا جاتا ہے اور خاص قسم کی مشینوں میں ڈال کر ریشہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کو کات کر دھاگا بنایا جاتا ہے۔

لینن کا پودا

لینن کا دھاگا

2- انسانی خودساختہ ریشے (Man-Made Fibers)

رے آن ایک قسم کا مصنوعی ریشم ہے۔ جس میں بنولے کا رؤاں (Cotton Linters) استعمال ہوتا ہے۔ یہ تین مختلف طریقوں سے بنتا ہے۔ اس لیے درج ذیل ناموں سے پہچانا جاتا ہے مثلاً

(ا) ایسی ٹیٹ (Acetate)   (ب) رے آن وس کوس (Rayon Viscose)

(ج) رے آن کیوپراموینیم (Rayon Cuprammonium)

ریشے سے تیار کردہ خودساختہ دھاگے

بنولے کا رُواں

(ا) ایسی ٹیٹ (Acetate): اس میں بنولے کے روئیں کے ساتھ ایسی ٹیٹ ملایا جاتا ہے جو راب (Molasses) پر مختلف عوامل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ راب گنے سے چینی بنانے کے دوران حاصل کی جاتی ہے۔

(ب) رے آن وس کوس (Rayon Viscose): اس میں بنولے کے روئیں کے ساتھ لکڑی کا گودا (Wood pulp) ملا کر مختلف عوامل کیے جاتے ہیں جس سے رے آن کا تار حاصل ہوتا ہے۔

(ج) رے آن کیو پرامونیم (Rayon Cuprammonium): اس میں بنولے کے روئیں کے ساتھ کا پر آکسائیڈ اور امونیا ملایا جاتا ہے۔ لیکن پہلی قسم میں اس کے ساتھ ایسی ٹیٹ ملایا جاتا ہے جو راب (Molasses) پر مختلف عوامل سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ان تینوں اقسام میں مختلف کیمیائی عوامل سے ایک محلول بنایا جاتا ہے۔ جسے خاص قسم کی مشین سے گزار کر ریشہ حاصل کیا جاتا ہے جو رے آن بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

3- کیمیائی ریشے (Chemical Fibers)

آپ نے پولی ایسٹر، ٹیرالین، ڈیکرون اور فیبرون وغیرہ کا نام سنا ہوگا۔ یہ وہ کپڑے ہیں جو مکمل طور پر کیمیائی مرکبات سے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کی خصوصیات قدرتی ریشوں سے تیار شدہ کپڑوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں اور یہ موجودہ دور کے نئے ایجاد شدہ ریشے ہیں۔ کیمیائی اجزا میں فرق ہونے کی وجہ سے ان کو تین مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) پولی ایسٹر (Polyester): اس ریشے کی ایجاد تو پرانی ہے لیکن 1979ء میں اس کو آئی سی آئی نے (جو دنیا کی سب سے بڑی کمپنی ہے) شیخوپورہ اور کراچی میں نیشنل فائبرز (National Fibers) کے نام سے متعارف اور تیار کروایا بعد ازاں اس کا استعمال عام ہونے لگا۔ اس ریشے کی تیاری میں دو کیمیائی اجزا Pure Teraphic اور Ethylene Glycol استعمال ہوتے ہیں اور اس ریشے سے بنے ہوئے کپڑے فیبرون، ڈیکرون اور ٹیرالین جیسے مختلف ناموں سے بازار میں بکتے ہیں۔

(ii) پولی امائڈ (Poly amide): اس ریشے کی تیاری میں Hexamethylene، Diamine اور Adipic Acid استعمال ہوتے ہیں اسے نائلون (Nylon) بھی کہتے ہیں۔

(iii) پولی ایکری لین (Polyacrylene) اس ریشے کی تیاری میں ایتھی لین (Ethylene) اور ہائپو کلورک ایسڈ (Hypochloric Acid) استعمال ہوتے ہیں اور اس سے آرلون (Orlon) اور ایکری لین (Acrylene) نام کے کپڑے بنتے ہیں۔

9.3.2 مختلف قسم کے ریشوں سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات
(Characteristics of Different Fibers)

ہر ریشے کی بنیادی خصوصیات مختلف ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے سب کپڑوں کا استعمال بھی مختلف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے کی ظاہری شکل اور پائیداری کا انحصار بہت حد تک ریشے پر ہوتا ہے۔ کپڑے کی تیاری میں جس قسم کا ریشہ استعمال ہوتا ہے۔ وہ کپڑے ان ہی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لیے مختلف ریشوں سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات کے بارے میں علم حاصل کرنے سے کپڑوں کے انتخاب میں آسانی ہوتی ہے۔

1- قدرتی ریشے (Natural Fibers)

(ا) کپاس کے ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

کپاس پارچہ جات میں دنیا کا سب سے قدیم ریشہ ہے۔ اس سے بنے ہوئے کپڑے کو "عالمی کپڑا" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ بنایا اور استعمال کیا جاتا ہے۔ چین، جاپان، مصر، امریکہ بھی کپاس پیدا کرنے کے لیے مشہور ہیں۔ پاکستان میں کپاس سے کپڑا بنانے کے سب سے زیادہ کارخانے کراچی اور فیصل آباد میں ہیں۔ کپاس سے تیار کردہ کپڑے درج ذیل خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

(i) کپاس کے ریشے لمبائی میں لمبے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ لمبے ریشوں سے تیار شدہ دھاگے میں کم جوڑ ہوتے ہیں اس لیے ان ریشوں سے تیار کردہ کپڑے زیادہ مضبوط اور ہموار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس چھوٹے ریشوں سے تیار شدہ دھاگے میں زیادہ جوڑ ہوتے ہیں اس لیے اس سے ہلکی کوالٹی کا سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے، جو زیادہ پائیدار نہیں ہوتا۔

(ii) سوتی ریشے میں قدرتی چمک نہیں ہوتی اس لیے اس سے تیار کردہ کپڑے میں خود ساختہ چمک پیدا کی جاتی ہے۔ مثلاً مرسرائزڈ (Mercerized) کپڑے اور کاٹن ساٹن (Cotton Satin) وغیرہ

(iii) سوتی ریشہ موصل حرارت ہے یہ نمی کو جذب اور خارج کرتا ہے۔ اس لیے سوتی کپڑے گرمیوں کے لیے بہترین سمجھے جاتے ہیں۔

(iv) سوتی کپڑوں کی صفائی اور دھلائی آسان ہوتی ہیں نیز انہیں ابلتے پانی میں ڈال کر جراثیم سے پاک (Sterilized) بھی کیا جا سکتا ہے۔

(v) سوتی ریشہ جاذب ہونے کی وجہ سے آسانی سے رنگا جا سکتا ہے۔لیکن اونی اور ریشمی کپڑوں کے مقابلے میں سوتی کپڑے کے رنگ زیادہ پختہ نہیں ہوتے۔

(vi) سوتی کپڑے مضبوط اور پائیدار ہوتے ہیں۔لیکن مصنوعی ریشوں سے تیار کردہ کپڑوں کے مقابلے میں یہ کم پائیدار ہوتے ہیں۔

(vii) سوتی ریشے میں گرمی کو برداشت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس لیے سوتی کپڑوں کے لیے تیز گرم استری استعمال کی جاتی ہے۔

(viii) سوتی ریشے پر عام الکلی (Alkali) یا ہلکے تیزاب (Acid) کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔اس لیے سوتی کپڑے تیز صابن سے دھوئے جا سکتے ہیں۔دھلائی میں ریشمی کپڑوں کی طرح زیادہ احتیاط درکار نہیں ہوتی۔لیکن تیز تیزاب سے کپڑا جل جاتا ہے۔

(ix) سوتی ریشے پر پھپھوندی بہت جلد اثر انداز ہوتی ہے۔اس لیے سوتی کپڑے اگر نم دار رہ جائیں یا برسات کے موسم میں کسی نم دار جگہ پر پڑے رہیں تو پھپھوندی لگنے سے داغ دھبے پڑ جاتے ہیں جن کو اتارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

(x) سوتی کپڑے زنانہ، مردانہ اور بچوں کے لباس میں استعمال ہوتے ہیں اس کے علاوہ پردے، صوفے، لحاف، گدے، میز پوش، بستر کی چادروں اور تولیے وغیرہ کے لیے مناسب رہتے ہیں۔مریضوں کے لباس، بستر اور علاج کے لیے یہ واحد کپڑا ہے جو حفظان صحت کے اصولوں کے لحاظ سے محفوظ ہونے کی وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔

(ب) لینن کے ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

لینن کا لفظ Dlin سے لیا گیا ہے۔یہ مصری زبان کا لفظ ہے اور مصر میں جس پودے سے حاصل کیا جاتا ہے اس کو Dlin کہتے ہیں۔قدیم زمانے میں مصر لینن کا گھر کہلاتا تھا۔یہ کم از کم دس ہزار سال پرانا ریشہ ہے اور سب سے پہلے مصر ہی میں دریافت ہوا۔لیکن دیگر ممالک میں جس پودے سے یہ ریشہ حاصل کیا گیا اسے Flax Plant کہتے ہیں۔یہ ان ممالک میں بنائی جاتی ہے جہاں اس پودے کی پیداوار ہو سکے۔آسٹریلیا، بلجیم، فرانس، جرمنی، آئرلینڈ، کینیڈا اور امریکہ اصل لینن بنانے میں مشہور ہیں۔پاکستان میں اس پودے کی پیداوار نہیں ہوتی۔اس لیے یہاں پر جو کپڑا لینن کے نام سے مشہور ہے وہ دراصل رے آن وس کوس (Rayon Viscose) اور سوتی ریشے کی ملاوٹ سے بظاہر لینن کی طرح بنایا گیا ہے۔لیکن اس کی خصوصیات لینن سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔اصل لینن کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(i) یہ نباتاتی ریشہ ہے۔کپاس کے مقابلے میں دو گنا مضبوط ہے۔

(ii) ہموار، نرم اور بہت ملائم ہوتا ہے اور کپڑے میں ہلکی سی چمک ہوتی ہے۔

(iii) ریشہ موصل حرارت ہے۔نمی جذب اور خارج کرتا ہے۔پہننے پر ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے اس لیے گرمیوں کے لباس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(iv) ریشہ بغیر لچک کے ہوتا ہے۔ اس لیے شکنیں پڑنے کی خاصیت ہوتی ہے۔ ایک بار شکن پڑ جائے تو آسانی سے دور نہیں ہوتی۔

(v) ریشے میں رنگ قبول کرنے کی قدرتی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لیے ہر رنگ میں رنگا جا سکتا ہے اور رنگ پختہ ہوتے ہیں۔

(vi) دھلائی میں خاص احتیاط درکار نہیں ہوتی۔ الکلی کا ریشے پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے تیز صابن سے دھویا جا سکتا ہے۔

(vii) سوتی کپڑے کی طرح پھپھوندی کا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے نم دار پڑا رہنے سے داغ دھبے پڑ جاتے ہیں جو آسانی سے دور نہیں ہوتے۔

(viii) ہلکے گرم تیزاب سے خراب ہو جاتا ہے۔ جبکہ ٹھنڈے تیزاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(ix) اصل لینن بہت نفیس اور عمدہ کپڑا ہے اور اس پر کڑھائی بہت خوبصورت لگتی ہے اس لیے اس کا استعمال بنیادی طور پر ٹیبل لینن (Table linen) اور ہاؤس ہولڈ لینن (Household Linen) کے لیے رہا ہے۔ اب بھی اس کا زیادہ تر استعمال میز پوش، بیڈ کور، نیپکن، ٹرالی سیٹ وغیرہ بنانے میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لباس بنانے میں بھی لینن کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن سوتی کپڑے کے مقابلے میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کافی مہنگا ہوتا ہے۔

(ج) اونی ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

پارچہ بافی میں اونی ریشہ سب سے پہلا ریشہ ہے جو دنیا میں دریافت ہوا۔ اس کا ذکر چودہ سو سال پہلے قرآن پاک کی سورۃ نمبر 14 النحل کی آیت نمبر 80 میں اس طرح کیا گیا "بنا دیے بھیڑوں کی اون سے، اونٹ کی بریوں سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے استعمال کی چیزیں" اونی ریشہ بھیڑوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کی کوالٹی کا انحصار بھیڑ کے پالنے، آب و ہوا، خوراک اور بھیڑ کی عام صحت پر ہوتا ہے۔ آسٹریلیا، ارجنٹینا، انڈیا، جنوبی افریقہ اور امریکہ اچھا اونی ریشہ بنانے میں مشہور ہیں۔ پاکستان میں کراچی، بنوں، ہرنائی اور لارنس پور میں اونی کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ریشے اور کپڑے کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(i) اونی ریشے لمبائی میں چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ چھوٹے ریشے ایک سینٹی میٹر سے سات سینٹی میٹر اور بڑے ریشے سات سینٹی میٹر سے دس سینٹی میٹر تک ہوتے ہیں۔ بڑے ریشوں سے تیار شدہ دھاگا اچھی قسم کے اونی کپڑے مثلاً ورسٹڈ (Worsted)، گیبرڈین (Gaberdine) بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

(ii) یہ ریشہ روئیں دار اور کھردرا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اونی کپڑے میں چمک نہیں ہوتی۔

(iii) قدرتی ریشوں میں اونی ریشہ کمزور ترین ریشہ ہے لیکن خاص عوامل سے کپڑے میں پائیداری پیدا کی جاتی ہے۔

(iv) قدرتی ریشوں میں اون سب سے زیادہ کھینچا جا سکتا ہے۔ یہ اپنی اصلی حالت میں ٹوٹے بغیر تیس فیصد تک کھینچا جا سکتا ہے۔ اس لیے اس سے بنے ہوئے کپڑوں میں سلوٹیں نہیں پڑتیں۔

(v) اونی ریشہ غیر موصل حرارت (Non-Conductor of Heat) ہے۔ اس سے بنے ہوئے کپڑے جسم کی گرمی کو منتقل نہیں کرتے اور گرم ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے سردیوں میں استعمال کے لیے مناسب ہوتے ہیں۔

(vi) اونی ریشے میں جذب کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے بہت اچھا رنگا جاتا ہے۔

(vii) اونی ریشہ تیز الکلی سے خراب ہوتا ہے اس لیے اسے دھونے کے لیے تیز صابن استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

(viii) اونی ریشہ تیز گرم استری سے خراب ہو جاتا ہے۔ عام استری بھی ہلکا نم دار کپڑا اُوپر رکھ کر کرنی چاہیے۔ ورنہ حرارت سے ریشے کے سکڑنے اور جڑنے کا امکان ہوتا ہے۔

(ix) چونکہ یہ ایک حیوانی ریشہ ہے۔ اس لیے اس پر کیڑا فوری اثر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اس سے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے خاص حفاظت درکار ہوتی ہے۔

(x) اونی ریشہ پانی بہت جلد جذب کرتا ہے اور اپنے اندر بہت دیر تک نمی کو برقرار رکھتا ہے۔ اصلی اونی ریشے اپنے وزن کی بیس فیصد نمی جذب کرنے کے بعد بھی گیلے محسوس نہیں ہوتے اور پچاس فیصد نمی جذب کرنے تک ان میں سے نمی قطروں کی شکل میں نہیں ٹپکتی۔ اسی وجہ سے اونی کپڑے دُھلنے کے بعد بہت دیر میں سوکھتے ہیں۔

(xi) دھوپ میں ریشہ کمزور ہو جاتا ہے اور اپنی پائیداری کھو دیتا ہے۔ اسی لیے اونی کپڑے دھوپ میں نہیں سکھانے چاہییں۔ سٹور کرنے سے پہلے ہوا لگوانے کے لیے سایے میں رکھنے چاہییں۔

(xii) اونی کپڑا سردیوں میں مردانہ، زنانہ اور بچوں کے کپڑوں میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ سویٹر، موزے، گرم بنیان، انڈر ویئر بھی اونی ریشے سے بنتے ہیں۔ گھریلو استعمال میں کمبل، قالین اور نمدے بنانے میں اونی ریشہ استعمال ہوتا ہے۔

(د) ریشم کے ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

ریشم کو کپڑوں کی ملکہ کہا جاتا ہے۔ پرانی چینی کہاوتوں کے مطابق ریشم ایک چینی ملکہ نے دریافت کیا تھا۔ اس کے بعد چینیوں نے تین ہزار سال تک اس کے حاصل کرنے کے طریقے کو ایک راز رکھا۔ حتیٰ کہ ریشم کوریا کے راستے جاپان اور جاپانیوں کی معرفت یورپ پہنچا۔ اس کے بعد تمام دنیا میں ریشم حاصل ہوا اور پہننے میں استعمال ہوا۔ اس کے ریشے اور کپڑے کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) ریشم کا یہ ریشہ ایک مسلسل تار ہے جو قدرتی ریشوں میں سب سے لمبا ریشہ ہے۔ اس کی لمبائی 800 سے 1200 میٹر تک ہوتی ہے۔ اس لیے اس سے بنے ہوئے کپڑے بہت ملائم اور نرم ہوتے ہیں۔

(ii) ریشم کا ریشہ تار کی شکل میں بہت باریک ہوتا ہے۔ اس لیے اصل ریشم سے بنا ہوا کپڑا وزن میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔

(iii) ریشم کی تار میں قدرتی چمک ہوتی ہے۔ اس لیے ریشم کے کپڑے چمکدار ہوتے ہیں۔ قدرتی ریشوں میں یہ واحد ریشہ ہے جس میں یہ چمک ہوتی ہے۔

(iv) ریشم کا ریشہ نہایت مضبوط ہوتا ہے۔اسی وجہ سے ریشمی کپڑے بہت پائیدار اور مضبوط ہوتے ہیں۔لیکن مہنگے ہوتے ہیں۔

(v) ریشم کا ریشہ موصل حرارت ہونے کی وجہ سے جسم کی حرارت کو منتقل نہیں کرتا اس لیے گرم محسوس ہوتا ہے۔ ہلکا ہونے کی وجہ سے گرمی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(vi) ریشم کے ریشے میں رنگ جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔اس لیے ریشمی کپڑوں کے رنگ پختہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

(vii) ریشم کا ریشہ لمبا ہونے کی وجہ سے ریشمی کپڑا نرم اور ملائم ہوتا ہے اس پر گرد و غبار جمع نہیں ہوتا اور مٹی وغیرہ لگنے کی صورت میں آسانی سے اتر جاتی ہے۔

(viii) مسلسل تار کی شکل میں ہونے کی وجہ سے ہموار سطح کا کپڑا بنتا ہے جو دُھلنے پر نہیں سکڑتا۔

(ix) تیز صابن کے استعمال سے خراب ہوتا ہے اس لیے ہلکے صابن کا استعمال ضروری ہے۔ پسینے سے خراب ہو جاتا ہے اور رنگ اترنے سے دھبہ پڑ جاتا ہے۔

(x) دھوپ کے اثر سے ریشہ کمزور ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ سفید ریشم زیادہ دیر دھوپ میں رہنے سے زردی مائل ہوجاتا ہے۔

(xi) ریشمی کپڑوں کا استعمال تقریبات اور شادی بیاہ کے لباس میں کافی ہوتا ہے۔

-2 انسانی خودساختہ ریشے (Manmade Fibers)

رے آن ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

چونکہ اصل ریشم بنانے کا طریقہ بہت محنت طلب ہے اور مہنگا پڑتا ہے۔اس لیے رے آن جو ایک قسم کا مصنوعی اور انسانی خودساختہ ریشہ ہے۔اصل ریشم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ پاکستان میں سب سے پہلے کالاشاہ کاکو میں (راوی رے آن شیخوپورہ) میں رے آن بنانے کا سب سے بڑا کارخانہ بنایا گیا۔اس میں دس ٹن رے آن کا دھاگا روزانہ تیار ہوتا ہے جو مختلف شہروں میں کپڑا بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

(i) رے آن میں ایسی چمک ہے جو آنکھوں کو خیرہ نہیں کرتی بلکہ ریشم کی مانند ہوتی ہے۔

(ii) رنگ بہت پکے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔دھلائی میں بالکل نہیں سکڑتا۔

(iv) بہت سے دوسرے ریشوں کے ساتھ ملا کر مختلف قسم کے کپڑوں کو بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ قیمت میں اصل ریشم کے مقابلے میں بہت سستا ہوتا ہے۔

(v) کیڑے اور پھپھوندی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(vi) رے آن کا دھاگا بہت کچا ہوتا ہے۔لیکن دیکھنے میں اصل ریشم کی طرح لگتا ہے اس لیے اس سے بنے ہوئے کپڑے مضبوط اور پائیدار نہیں ہوتے۔

(vii) رے آن کا دھاگا آج کل اسی فیصد صوفے کے کپڑے بنانے میں استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ ساٹن، ٹیفٹہ، ، استر، مخمل، شنگھائی، بروکیڈ، چکن ڈیزائن، جائے نماز، الاسٹک، کشیدہ کاری کے دھاگے، فیتے اور لیس وغیرہ میں بھی یہی دھاگا استعمال ہوتا ہے۔

3- کیمیائی ریشے (Chemical Fibers)

نائلون، ڈیکرون اور پولی ایسٹر کے ریشے سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات

کیمیائی ریشوں میں نائلون، ڈیکرون اور پولی ایسٹر اہم ریشے ہیں۔ جو موجودہ دور میں لوگوں کی ضروریات کے مطابق بنائے جا رہے ہیں۔ کچھ سال پہلے تک پولی ایسٹر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ آج کل یہ ریشہ تقریباً نوے فیصد زنانہ کپڑوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ مردانہ قمیصوں میں 35% کاٹن اور 65% پولی ایسٹر کے تناسب سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے ریشے اور کپڑے کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(i) ریشے مسلسل تار کی شکل میں جوڑ کے بغیر ہوتے ہیں۔ اس لیے اس سے تیار کردہ کپڑے ہموار اور نرم ہوتے ہیں۔

(ii) ان ریشوں میں سکڑنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس لیے ان سے بنے ہوئے کپڑے بالکل نہیں سکڑتے۔

(iii) ان ریشوں سے بنے ہوئے کپڑے غیر جاذب ہوتے ہیں اس لیے جلد سوکھ جاتے ہیں اور داغ دھبے آسانی سے اتر جاتے ہیں۔

(iv) رنگ پختہ اور بہت خوبصورت ہوتے ہیں تقریباً ہر رنگ میں رنگے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے لیے خاص قسم کے رنگ استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کی رنگائی کافی مہنگی پڑتی ہے۔

(v) زیادہ گرمی سے پگھلتے ہیں۔ اس لیے ہلکی استری کی ضرورت ہوتی ہے اور استری آسانی سے ہو جاتی ہے۔

(vi) غیر موصل حرارت اور غیر جاذب ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں استعمال کے لیے مناسب نہیں سمجھے جاتے۔ اس کے علاوہ حساس جلد والوں کے لیے ایسے کپڑے الرجی کا باعث بنتے ہیں۔

(vii) بہت مضبوط اور پائیدار ہوتے ہیں اور زیادہ استعمال سے بھی خراب نہیں ہوتے۔ نیز ہر قسم کی رگڑ برداشت کر لیتے ہیں۔

(viii) ان سے بنے ہوئے کپڑوں کی حفاظت باقی تمام ریشوں سے بنے ہوئے کپڑوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

(ix) دھوپ کا ان ریشوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لیے کھڑکیوں اور دروازوں کے پردے بنانے میں فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

(x) نرم اور ہموار ہونے کی وجہ سے سلوٹیں بہت کم پڑتی ہے۔ اگر سلوٹیں پڑ جائیں تو آسانی سے دور ہو جاتی ہیں۔

(xi) اس ریشے کو قدرتی ریشوں کے ساتھ ملا کر مختلف قسم کے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ جس سے اس میں ایسی خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو استعمال میں کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔

(xii) آج کل تقریباً نوے فیصد زنانہ اور مردانہ لباس کے کپڑوں میں کیمیائی ریشوں کا استعمال ہو رہا ہے۔ زنانہ سوٹ اب تقریباً اسی کپڑے کے بنتے ہیں۔ مردانہ قمیصوں میں بھی 35% کاٹن اور 65% پولی ایسٹر کے تناسب سے استعمال ہو رہا ہے۔ نیز پردوں اور صوفوں کے کپڑوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(xiii) ان کپڑوں میں خصوصیات کے ساتھ ساتھ چند خامیاں بھی ہیں کیونکہ ان پر چکنائی فوراً اثر کرتی ہیں۔ اس لیے چکنائی سے بنی ہوئی چیزوں کے داغ دھبے لگنے سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ چکنائی ان کے اندر جذب ہو جاتی ہے جو اتارنی مشکل ہوتی ہے۔

9.3.3 کپڑے کی تعریف (Definition of Fabrics)

کپڑا بانے (Weft) کو مختلف انداز میں تانے (Warp) کے تاروں میں سے گزار کر تیار کیا جاتا ہے یعنی کپڑا دھاگے/ ریشے کی متصل ساخت (Cohesive Structure) سے بنتا ہے مثلاً بنت (Weaving) اور بُنائی (Knitting) والے کپڑے۔ کپڑا بنانے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً

(1) کھڈی پر بننا (Weaving) (2) بُنائی (Knitting) (3) نمدہ (Felting)

-1 کھڈی پر بننا (Weaving)

بنائی یا بنتی کے اس عمل میں دھاگے کو کپڑے کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں دو دھاگوں کو زاویہ قائمہ پر ایک دوسرے کے درمیان سے گذارا جاتا ہے۔ اس میں لمبائی کے رُخ گذرنے والے دھاگوں کو بانا (weft) کہا جاتا ہے۔

کپڑا بننے کی کھڈیاں ہاتھ اور بجلی کے ذریعے سے بھی چلائی جاتی ہیں۔ ہاتھ سے چلنے والی کھڈیوں پر کپڑا جلدی نہیں بُنا جاتا۔ چھوٹے پیمانے پر پارچہ بافی ہاتھ سے چلنے والی کھڈیوں سے کی جاتی ہے۔ بڑے کارخانوں میں بجلی سے چلنے والی کھڈیوں سے کپڑا بنا جاتا ہے جن سے ہزاروں گز کپڑا دن بھر میں تیار ہوتا ہے۔ کھڈی خواہ ہاتھ والی ہو یا بجلی سے چلنے والی اس میں کپڑا بننے کے لیے تانا تنا جاتا ہے پھر تانے کو رولرز پر لپیٹ لیا جاتا ہے، بانے کی تاریں تانے میں سے گزار کر کپڑا بُنا جاتا ہے۔ کھڈی کے بنے ہوئے کپڑوں میں مندرجہ ذیل چار بنتیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

(الف) سادہ بُنتی (Plain Weave) (ب) ٹویل بُنتی (Twill Weave)

(ج) ساٹن بُنتی (Satin Weave) (د) بُردار بُنتی (Pile Weave)

(الف) سادہ بنائی (Plain Weave)

کپڑے کی بنائی میں سادہ بنائی ایک بنیادی طریقہ ہے۔اس کو عام الفاظ میں ایک تار اوپر اور ایک تار نیچے کی بنائی کہا جاتا ہے۔ بنائی میں تانے کے آدھے تار ایک بار اوپر اٹھتے ہیں اور بانے کے تار ان میں سے گزر جاتے ہیں اور دوسری بار نیچے کے تار اوپر اٹھتے ہیں اور اوپر کے تار نیچے ہو جاتے ہیں۔اس طرح یہ عمل جاری رہنے سے سادہ بنائی کا کپڑا بنتا ہے مثلاً لٹھا، ململ اور وائیلا۔

سادہ بُنائی

سادہ بُنائی کا کپڑا

سادہ بُنائی کے تانے اور بانے میں ہی تھوڑا سا فرق کر کے دوتار کا کپڑا بنایا جاتا ہے۔اس کی مثال دوسوتی ہے۔ یہ کپڑا انہایت مضبوط ہوتا ہے۔اس بُنائی میں تانے اور بانے میں دو دو تار ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ سادہ بُنائی میں ہی چار تار تانے اور چار تار بانے کے استعمال کرنے سے چارسوتی کپڑا بنتا ہے۔

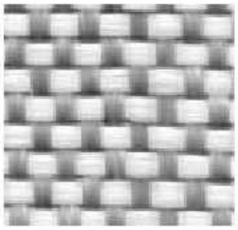
چارسوتی کپڑا

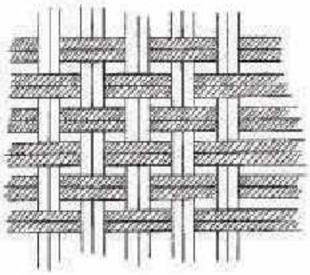
دوسوتی کپڑا

(ب) ٹویل بنائی (Twill Weave)

اس بنائی کے لیے بھی تانا سادہ بنائی کی طرح تنا جاتا ہے۔صرف بانے کے تار کو تانے میں سے دو اور ایک کے حساب سے گزارا جاتا ہے۔مگر ہر بار اس دو کے گروپ کو توڑا جاتا ہے۔یعنی ہر بار ایک ہی رخ میں ایک ایک تار بڑھا کر ترچھی دھاری بنائی جاتی ہے مگر حساب وہی رہتا ہے یعنی دو تار نیچے اور ایک تار اوپر۔اس بُنائی میں سوتی، ریشمی اور گرم کپڑا بنا جاتا ہے۔ یہ نہایت مضبوط اور پائیدار بنائی ہے۔عمدہ گرم کپڑا ٹویل بنائی میں بنایا جاتا ہے۔سرج اور ورسٹیڈ اس کی مثال ہیں۔

ٹویل بُنائی

ورسٹیڈ کپڑا

(ج) ساٹن بنائی (Satin Weave)

اس بنائی میں تانے کا ایک تار اوپر اور چار نیچے رکھ کر بانے کا تار گزارا جاتا ہے اور ہر بار ان چار تاروں کے گروپ کو توڑا جاتا ہے۔ اس طرح گو بانے کا تار ایک ترچھی دھاری میں نظر آتا ہے مگر یہ دھاری ٹویل سے مختلف ہوتی ہے اور کپڑے کے اوپر مسلسل لہریں بنتی ہیں لیکن کوئی واضح ڈیزائن نہیں ہوتا۔ ساٹن کی بنائی کے لیے بانے میں دھاگا کم بٹا ہوا استعمال کیا جاتا ہے اور تانے کا دھاگا بٹا ہوا ہوتا ہے جو کپڑے کو ملائم اور ہموار بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ساٹن بُنائی کی مثال ساٹن کا کپڑا ہے۔ ساٹن کا کپڑا زیادہ پائیدار نہیں ہوتا کیونکہ اس میں کپڑے کی سطح پر لمبے لمبے بغیر بُنے تار ہوتے ہیں ان تاروں کو Floats کہتے ہیں اور اگر یہ تار کسی چیز سے اٹک جائیں تو پورے کا پورا تار کھنچ کر کپڑے کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ استعمال کے بعد اس کپڑے کی سطح پر بتیاں (Pills) سی بن جاتی ہیں جن سے کپڑا ابدنما لگنے لگتا ہے۔

ساٹن کپڑا

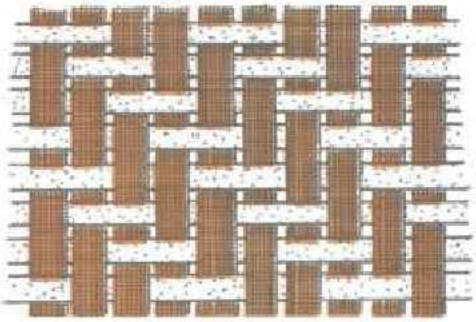
ساٹن بُنائی

(د) بُردار بنائی (Pile Weave)

اس بنائی میں دھاگے سطح پر کھینچ لیے جاتے ہیں اور ان کو یا تو اس طرح رہنے دیا جاتا ہے جیسے تولیہ کی بنائی میں ہوتا ہے یا پھر برابر رہنے دیا جاتا ہے۔ اس بنائی کے لیے تانے میں دھاگے کے دو سیٹ لگائے جاتے ہیں جن میں سے ایک کو سطح پر ڈھیلا چھوڑ دیا جاتا ہے اور دوسرا بانے کے تاروں کے ساتھ بنا جاتا ہے۔ روئیں یا بُر کو موٹا کرنے کے لیے بانے میں زائد دھاگے بھی شامل کر لیے جاتے ہیں جن کو (Piller) کہتے ہیں۔

بُردار بُنائی سے تیار کردہ کپڑا

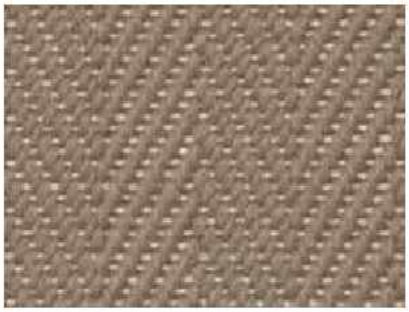
بُردار بُنائی

-2 بنائی(Knitting)

اس بُنائی میں صرف ایک دھاگا تانے اور بانے میں استعمال ہوتا ہے اس میں تانا نہیں تنا جاتا بلکہ ایک ہی دھاگے سے گُھنڈیاں بنتی ہیں جو ایک دوسرے میں گذرتی (Interlace) چلی جاتی ہیں۔ سادہ بُنائی سے تیار کئے ہوئے کپڑے میں کھنچاؤ اور بڑھاؤ کی بہت گنجائش ہوتی ہے۔ اس سے تیار کئے ہوئے کپڑوں کی مثال بنیان، جانگیے، دیگر زیر جامے اور پیراکی کے لباس ہیں۔ تانے کے ساتھ بنائی (Warp Knitting) میں دو دھاگے استعمال ہوتے ہیں اس سے بنا ہوا کپڑا مضبوط ہوتا ہے، جلدی پھٹتا نہیں اور نہ ہی گھنڈی ٹوٹنے سے اُدھڑتا ہے۔ مگر اس میں سادہ بُنائی طرح کھنچاؤ اور بڑھاؤ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جرسی اس بنتی کی مثال ہے۔

جرسی

سادہ بُنائی

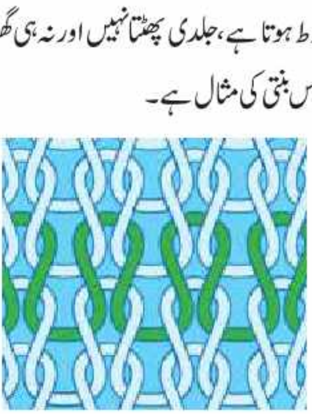

-3 نمدہ(Felting)

شروع میں صرف اونی کپڑا ہی نمدہ کے طریقہ سے بنایا جاتا تھا مگر اب سُوت، فر اور انسان کے خود بنائے ہوئے ریشوں سے بھی اس طریقے پر سے کپڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں ریشوں کو ہموار سطح پر تہہ در تہہ بچھا کر نمی اور حرارت پہنچائی جاتی ہے اور پھر دباؤ ڈال کر ان ریشوں کو دبا دیا جاتا ہے۔ یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے جب تک کہ تمام ریشے دب کر ایک شیٹ کی شکل اختیار نہ کر لیں۔ اس طرح تیار کیا ہوا کپڑا دیرپا اور مضبوط نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں لچک ہوتی ہے۔ اس سے تیار کئے ہوئے کپڑوں کی مثال فیلٹ (Felt) کی ٹوپیاں، بوٹ اور دستی بیگ ہیں۔

فیلٹ کپڑا

فیلٹ کی ٹوپی

9.4 مارکیٹ میں دستیاب اصلی (Pure) اور امتزاجی (Blended) کپڑوں کا مطالعہ

موجودہ دور میں پارچہ جات کا استعمال اتنا بڑھ چکا ہے کہ صرف قدرتی ریشوں سے تیار کردہ پاچہ جات سے اس مانگ کو پورا نہیں کیا جا سکتا،

اس کا حل سائنسدانوں نے یہ نکالا ہے کہ قدرتی ریشوں اور انسانی خودساختہ ریشوں کے امتزاج سے پارچہ جات تیار کیے جائیں۔ اس سے نہ صرف زیادہ مقدار میں پارچہ جات تیار کیے جاسکتے ہیں بلکہ ان کپڑوں میں دونوں ریشوں کی خوبیاں یکجا ہوجاتی ہیں۔ مارکیٹ میں دستیاب کپڑوں کی مختلف اقسام ہیں مثلاً سوئس لان(Swiss lawn)، اصلی لان(Pure lawn) جارجٹ لان(Georgette lawn)، اصلی کاٹن(Pure Cotton)، واش اینڈ ویئر(Wash-n-wear) کے۔ٹی(K.T) اور اصل لینن وغیرہ۔ یہ تمام پارچہ جات گرمیوں اور سردیوں میں استعمال کیے جاسکتے ہیں جبکہ اصلی اون سے تیار کردہ پارچہ جارت کا استعمال بہت کم ہوگیا ہے۔

اہم نکات

1- پارچہ بافی صنعت وحرفت کا وہ شعبہ ہے جہاں قدرتی(Natural) یا انسانی خودساختہ(Manmade) ریشوں پر تکمیلی عوامل سے انواع واقسام کے پارچہ جات(Fabrics) تیار کیے جاتے ہیں۔

2- لباس سے مراد ریشوں سے تیار کردہ کپڑوں سے ہے۔

3- ریشوں کا مطالعہ ایک ایسا علم ہے جس سے روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے والے پارچہ جات کی بناوٹ اور خصوصیات کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

4- موجودہ دور میں پارچہ جات کی اقسام میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں جن پارچہ جات کا استعمال کرتے ہیں وہ بنیادی طور پر تین اقسام کے ہیں اور مختلف ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

5- ریشوں کی تین اقسام ہیں مثلاً قدرتی ریشے، انسانی خودساختہ ریشے اور کیمیائی ریشے۔

6- پارچہ بافی کے ریشوں کی شناخت کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً محسوس کرنے کے عمل سے، دھاگا توڑنے کے عمل سے، جلانے کے عمل سے، خوردبین سے اور کیمیائی عمل سے شناخت کرنا۔

7- پارچہ بافی کے قدرتی ریشے مختلف ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں مثلاً حیوانی ذرائع سے حاصل کردہ ریشے مثلاً ریشم اور اون، نباتاتی ذرائع سے حاصل ہونے والے ریشے مثلاً کاٹن اور لینن۔

8- انسانی خودساختہ ریشوں میں ایسی ٹیٹ، رے آن، وس کوس اور رے آن کیو پرامونیم شامل ہیں۔ ان میں بنولے کا رُواں استعمال ہوتا ہے۔

9- کیمیائی ریشے سے تیار کردہ پارچہ جات مکمل طور پر کیمیائی مرکبات سے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کی خصوصیات قدرتی ریشے سے تیارشدہ کپڑوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں ان میں پولی ایسٹر، پولی امائیڈ اور پولی ایکری لین شامل ہیں۔

10- کپڑوں کی تیاری میں جس قسم کا ریشہ استعمال ہوا ہو وہ کپڑے انہی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

11- کپڑا بانے(Weft) کو مختلف انداز میں تانے(Warp) کے تاروں میں سے گذار کر تیار کیا جاتا ہے۔

12- کپڑا بنانے کے لیے تین طریقے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً کھڈی پر بُننا (Weaving)، بُنائی (Knitting) اور نمدہ(Felting)۔

13- کھڈی سے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے سادہ بُنائی، ٹویل بنائی، ساٹن بُنائی اور بروار بنائی استعمال کی جاتی ہے۔

14- مارکیٹ میں مختلف اقسام کے کپڑے دستیاب ہیں جو قدرتی ریشے اور انسانی خودساختہ ریشوں کے امتزاج (Blend) سے تیار کیے جاتے ہیں۔

سوالات

1- ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) ریشہ کپڑوں کی تیاری کا کونسا جز ہے؟

(الف) بنیادی (ب) اہم (ج) مکمل (د) ثانوی

(ii) ریشوں کی کتنی اقسام ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(iii) پارچہ بافی کے ریشوں کی شناخت کے لیے کتنے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں؟

(الف) دو (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

(iv) کپڑوں کی شناخت کیسا طریقہ ہے؟

(الف) اہم (ب) غیر اہم (ج) غیر ضروری (د) ضروری

(v) نائلون کے ریشے میں کس قدر چمک ہوتی ہے؟

(الف) بہت زیادہ (ب) ہلکی سی (ج) بالکل نہیں (د) درمیانی

(vi) قدرتی ریشے کتنے ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) چھ

(vii) ریشم کس ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے؟

(الف) ریشم کے کیڑے سے (ب) پودے سے (ج) بنولے سے (د) روؤاں سے

(viii) رے آن کتنے ناموں سے پہچانا جاتا ہے؟

(الف) تین (ب) چار (ج) چھ (د) سات

(ix) کس ریشے پر پھپھوندی جلد اثر انداز ہوتی ہے؟

(الف) سوتی (ب) اونی (ج) ریشمی (د) خودساختہ

(x) اونی ریشے لمبائی میں کیسے ہوتے ہیں؟

(الف) بہت بڑے (ب) چھوٹے بڑے (ج) چھوٹے (د) لمبے

(xi) کپڑا بنانے کے لیے کتنے طریقے استعمال ہوتے ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

-2 مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) پارچہ بافی کی تعریف کریں۔

(ii) لباس کی تعریف کریں۔

(iii) ریشے سے کیا مراد ہے؟ ریشوں کی اقسام کے نام لکھیں۔

(iv) دھاگا توڑنے کے عمل سے کپڑوں کی شناخت کیونکر کی جاتی ہے؟

(v) قدرتی ریشے کن ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں؟

(vi) انسانی خودساختہ ریشوں کے نام لکھیں۔

(vii) کپڑے کی تعریف کریں اور کپڑا بنانے کے مختلف طریقوں کے نام لکھیں۔

(viii) مارکیٹ میں دستیاب اصلی (Pure) اور امتزاجی (Blended) کپڑوں کے نام لکھیں۔

-3 تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) پارچہ بافی اور لباس کے مطالعہ کی اہمیت بیان کریں۔

(ii) ریشوں کی شناخت کے مختلف طریقے تحریر کریں۔

(iii) قدرتی ریشوں کے بارے میں لکھیں۔

(v) کاٹن اور لینن کے ریشے اور اس سے بنے ہوئے کپڑوں کی خصوصیات بیان کریں۔

(vi) کپڑا بنانے کے مختلف طریقے بیان کریں۔

عملی کام

1- مختلف کپڑوں کی شناخت محسوس کرنے کے عمل سے اور دھاگا توڑنے کے عمل سے کریں اور ان کا تجزیہ پریکٹیکل فائل میں بمعہ نمونے درج کریں۔

2- مختلف ریشوں سے تیار کردہ پارچہ جات کی شناخت جلانے کے عمل سے کریں اور ان کا تجزیہ فائل میں درج ذیل طریقے سے بمعہ نمونہ تحریر کریں۔

- ریشے کا شعلے کے پاس ردِعمل
- ریشے کے جلنے کی بُو
- ریشے کی راکھ

10 لباس بنانا
Dress Making

عنوانات (Contents)

10.1 سلائی کا سامان
10.2 لباس کی سلائی کے اصول
10.3 کپڑے اور ڈیزائن کے انتخاب کا طریقہ کار

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- سلائی کی تعریف کر سکیں اور سلائی کے لیے استعمال ہونے والی اشیاء کی فہرست بنا سکیں۔
- سلائی مشین کے مختلف حصوں کو لیبل کر سکیں۔
- سلائی کی اشیاء کے استعمال اور حفاظت کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- لباس کی سلائی کے بنیادی اصول اور سلائی کے لیے مناسب سامان کی اہمیت بتا سکیں۔
- مختلف کپڑوں کی کٹائی اور سلائی کے اصولوں اور صحیح طریقہ کا انتخاب کر سکیں۔
- کپڑے اور ڈیزائن کے مطابق درست کپڑے اور دھاگے کا انتخاب کر سکیں۔
- صحیح ناپ لینے کے طریقوں کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- استعمال کے لحاظ سے کپڑوں کا انتخاب کر سکیں اور کپڑوں کو ڈیزائن کرنے کے اصول بتا سکیں۔
- شخصیت کی مختلف اقسام کے مطابق لباس کے انتخاب پر بحث کر سکیں۔
- مختلف تقریبات کے لیے مناسب لباس کا انتخاب کر سکیں۔

10.1 سلائی کا سامان (Equipment for Tailoring)

10.1.1 سلائی/ٹیلرنگ کی تعریف (Definition of Tailoring)

کسی بھی قسم کے پارچہ جات کی مناسب کانٹ چھانٹ اور اس کی سلائی کے فن کو "ٹیلرنگ" کہتے ہیں۔ ٹیلرنگ کے آرٹ میں تہذیب وتمدن کی ایک خاص جھلک نظر آتی ہے۔ اس سے انسانی ارتقائی منازل کو پرکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ٹیلرنگ کے فن سے ہم کسی بھی زمانے کی انسانی سوچ سے آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔

10.1.2 سلائی/ٹیلرنگ کا سامان (Equipment for Tailoring)

سلائی کے ساز وسامان میں وہ اشیاء شامل ہیں۔ جن سے کپڑوں کی سلائی میں مدد ملتی ہے۔ اچھا ساز وسامان اچھے نتائج کا حامل ہوتا ہے اور اس سے بہتر کارکردگی سامنے آتی ہے۔ اس لیے سلائی کا سامان نہ صرف ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہیے بلکہ ہر چیز کام کرنے میں اتنی اچھی ہونی چاہیے کہ کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور کام آسانی سے ہو جائے۔ سلائی کے لیے مختلف اشیاء درکار ہوتی ہیں جن کو ان کے استعمال کی مناسبت سے درج ذیل تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1- ناپ لینے اور نشان لگانے والی اشیا (Measuring Tools)

2- کٹائی کرنے والی اشیا (Cutting Tools)

3- سلائی میں استعمال ہونے والی اشیا (Sewing Tools)

1- ناپ لینے اور نشان لگانے والی اشیا: اس میں درج ذیل اشیا شامل ہیں:

(i) ناپ لینے والا فیتہ (ii) گز یا میٹر راڈ

(iii) پن اور پن کش (iv) ٹریسنگ وہیل اور نشان لگانے والا چاک

(i) ناپنے والا فیتہ (Measuring Tape):

یہ فیتہ عموماً 60 انچ لمبا ہوتا ہے اور پلاسٹک یا دھات کا بنا ہوتا ہے۔ دھات والا فیتہ صرف کپڑا ناپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ پلاسٹک والا فیتہ نہ صرف کپڑا ناپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ جسم کا ناپ لینے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

ناپنے والا فیتہ

فیتہ خریدتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کے اوپر دیے ہوئے نمبر واضح ہوں۔ اچھی قسم کا فیتہ تھوڑا مہنگا ہوتا ہے لیکن استعمال میں بہت اچھا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے نشان نہ صرف واضح ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ کافی عرصہ تک چلتا ہے۔ استعمال کے بعد فیتہ ہمیشہ گول لپیٹ کر رکھیں کیونکہ گرہ لگنے یا بل پڑنے سے فیتہ خراب ہو جاتا ہے۔

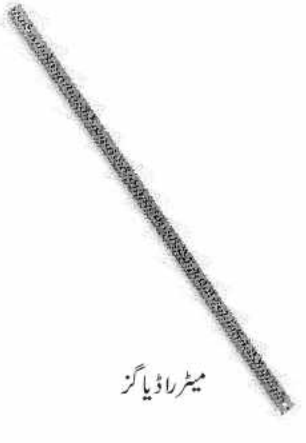

میٹر راڈ یا گز

(ii) گز یا میٹر راڈ (Yardstick or Meter-rod): یہ سٹیل، لکڑی یا پلاسٹک کا بنا ہوتا ہے۔ اس پر سائز کے مطابق نشان لگے ہوتے ہیں۔ فیتے کی طرح اس پر بھی نشانات کا واضح ہونا ضروری ہے۔ ڈرافٹ بنانے کے لیے میٹر راڈ مناسب رہتا ہے۔

(iii) پن اور پن کشن (Pins and Pin Cushion): پن اور پن کشن سلائی کی دو کارآمد اشیا ہیں۔ کاغذ کے ڈرافٹ کو کپڑے پر لگانے کے لیے پن کا ہونا ضروری ہے۔ ان کے چناؤ میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ اچھی قسم کی ہوں اور آگے سے نوک تیز ہو۔ پن کشن مختلف قسم اور سائز میں ملتے ہیں۔ ان کا مقصد پنوں اور سوئیوں کو محفوظ کرنا ہے کیونکہ استعمال کے بعد سوئیاں اور پنیں ادھر ادھر رکھنے سے خراب یا گم ہو سکتی ہیں۔

پن کُشن

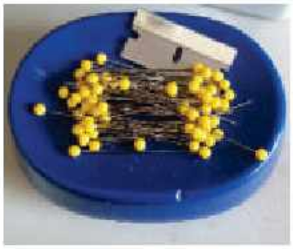

پنیں

(iv) ٹریسنگ وہیل اور نشان لگانے والا چاک (Tracing Wheel and Tailor's Chalk): ٹریسنگ وہیل ایک چھوٹا سا ہینڈل والا اوزار ہے جس کے اندر دندانے دار پہیہ سا ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے کاغذ کے ڈرافٹ کو کپڑے پر اتارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ڈرافٹ کو کپڑے کی ایک طرف سے دوسری طرف ٹریس کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نشان لگانے کے لیے یہ نہایت کارآمد چیز ہے۔ کیونکہ نشان لگا کر کام بہت جلد اور آسانی سے ہو جاتا ہے۔ نشان لگانے والا چاک مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔ عام طور پر کپڑے پر متضاد رنگ کا یا ہلکے رنگ کا چاک استعمال ہوتا ہے۔ تاکہ سلائی کے دوران نشان نظر آ سکیں۔ استعمال کے بعد اسے سلائی کے ڈبے میں محفوظ کرنا ضروری ہے ورنہ چاک ٹوٹ کر ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

چاک

ٹریسنگ وہیل

-2 کٹائی میں استعمال ہونے والی اشیا: کٹائی کے لیے استعمال ہونے والے آلات میں درج ذیل اقسام کی قینچیاں شامل ہیں۔ کپڑوں کی کٹائی کے لیے استعمال ہونے والی قینچیاں کاغذ یا گتہ کاٹنے کے لیے کبھی بھی استعمال نہیں کرنی چاہییں۔ کیونکہ اس طرح انکی دھار خراب ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ استعمال کے بعد کبھی کبھار پیچ والے حصے میں ایک قطرہ تیل ڈال کر صفائی کریں۔ اس سے قینچی ہمیشہ درست حالت میں رہے گی۔

(i) سلائی کی قینچی (Scissors): اس قینچی کے دونوں دستے برابر اور گول شکل میں ہوتے ہیں۔ یہ سائز میں پانچ سے چھ انچ ہوتی ہے اور سلائی کے دوران اور سلائی کے بعد فالتو دھاگے کاٹنے کے کام آتی ہے۔

(ii) کٹائی کی قینچی (Shears): یہ قینچی کپڑے کاٹنے کے کام آتی ہے۔ اس کے دونوں دستے برابر نہیں ہوتے بلکہ ایک دستہ بڑا اور ایک دستہ چھوٹا ہوتا ہے۔ تاکہ بڑے دستے میں ایک سے زائد انگلیوں کا دباؤ پڑنے سے کپڑا اچھی طرح کاٹا جاسکے۔

(iii) بھاری کپڑا کاٹنے والی قینچی (Heavy Shears): یہ قینچی سائز میں بڑی اور وزن میں بھاری ہونے کی وجہ سے بھاری کپڑوں مثلاً گرم اونی کپڑوں کی کٹائی میں استعمال ہوتی ہے۔

(iv) دندانے دار قینچی (Pinking Shears): یہ خاص قسم کی قینچی ہے جس کے دونوں دھار دندانے دار ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی کٹائی میں استعمال نہیں ہوتی۔ لیکن ریشمی کپڑوں کی کٹائی کے لیے کافی کارآمد ہوتی ہے کیونکہ اس قینچی سے کٹائی کرنے سے کپڑوں کے کناروں سے دھاگے نہیں نکلتے۔

(v) کاج کاٹنے والی قینچی: یہ ایک خاص قسم کی قینچی ہے جس کی مدد سے مختلف سائز کے کاج آسانی سے کاٹے جاسکتے ہیں۔

مختلف اقسام کی قینچیاں

3- **سلائی میں استعمال ہونے والی اشیا:** اس میں مندرجہ ذیل اشیا شامل ہیں۔

(i) دھاگے (ii) سوئیاں

(iii) انگشتانہ (iv) ٹانکے ادھیڑنے والا پرزہ

(i) دھاگے (Threads): دھاگے مختلف قسموں اور رنگوں میں دستیاب ہیں۔ ان کا استعمال کپڑے کے لحاظ سے کرنا ضروری ہے۔ دھاگا استعمال کرنے سے پہلے نلکی میں سے تھوڑا سا دھاگا کاٹ کر پانی سے دھو کر اس کے رنگ کی پختگی کا اندازہ کر لیں۔ کیونکہ بعض اوقات کپڑے پر دھاگے کا رنگ نکلنے سے لباس خراب ہو جاتا ہے اس لیے لباس کی سلائی کے لیے اچھی قسم کے دھاگے کا استعمال کرنا چاہیے۔

دھاگے

(ii) سوئیاں (Needles): سلائی کے کام کے لیے سوئیاں نہایت اہم ہیں۔ ان کا استعمال کپڑے کے مطابق کرنا چاہیے۔ سوئیاں مختلف نمبروں میں دستیاب ہیں۔

سوئیاں

(iii) انگشتانہ (Thimble): یہ چھوٹا سا دھات کا ٹوپی نما خول ہوتا ہے۔ جو ہاتھ کی درمیانی انگلی کے پہلے سرے پر سلائی کرتے ہوئے پہنا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے انگلی میں سوئی نہیں چبھتی ۔ Quilting کے دوران اس کا استعمال خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ تین تہہ میں سے سوئی نکالتے ہوئے اس کے استعمال سے مشکل پیش نہیں آتی۔ اس کے علاوہ بعض اوقات زیادہ سلائی کرنے سے سوئی پکڑنے والے حصے سے انگلی خراب ہو جاتی ہے۔

(iv) ٹانکے اُدھیڑنے والا پرزہ (Ripper): یہ سلائی کے ٹانکوں کو ادھیڑنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

انگشتانہ

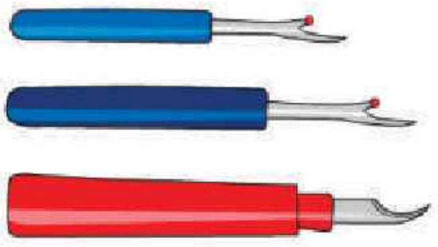

ٹانکے ادھیڑنے والا پرزہ

10.1.3 سلائی مشین کے حصے (Parts of a Sewing Machine)

کپڑوں کی سلائی کے لیے سلائی مشین استعمال ہوتی ہے۔ بازار میں مختلف اقسام کی مشینیں معقول قیمت پر دستیاب ہیں۔ مثلاً ہاتھ سے چلنے والی مشین، بجلی سے چلنے والی مشین، پاؤں سے چلنے والی مشین اور زِگ زیگ مشین وغیرہ۔

بجلی سے چلنے والی مشین

ہاتھ سے چلنے والی مشین

پاؤں سے چلنے والی مشین

زِگ زیگ مشین

سلائی مشین کی اقسام

سلائی مشین کے اہم پرزے اور ان کا کام

(Parts of a Sewing Machine and their Functions)

مشین خواہ کوئی بھی ہو یہ مختلف پرزوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کو مہارت سے استعمال کرنے کے لیے سلائی مشین کے مختلف پرزوں اور ان کے کام کے بارے میں علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ہر کمپنی کی مشین مختلف ہوتی ہے تاہم کسی ایک کی بناوٹ سے بنیادی واقفیت کی بنا پر دوسری مشین چلانے میں سہولت ہوتی ہے۔ اگلے صفحے پر دیے گئے پرزے معمولی ردوبدل کے ساتھ تقریباً ہر سلائی مشین میں لازمی ہوتے ہیں۔

1- **بازو(Arm):** یہ مشین کا اوپری حصہ ہے جس کی شکل گولائی نما ہوتی ہے اگر پھرکی میں کچھ پھنس جائے یا نچلے حصے کی صفائی کرنی ہوتو اس حصے سے مشین کو اٹھایا جاتا ہے۔

2- **پہیہ (Balance Wheel):** یہ مشین کے دائیں ہاتھ گول پہیے کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے مشین حرکت کرتی ہے۔ یہ دھاگے کے لیور اور سلائی کی حرکت کو کنٹرول کرتا ہے۔

3- **نلکی لگانے کی کیل(Spool Pin):** یہ لوہے کی ایک چھوٹی سی سلاخ ہوتی ہے جس پر سلائی کرنے کے لیے نلکی لگائی جاتی ہے۔

4- **دھاگا کسنے والا پرزہ(Tension Regulator):** یہ سپرنگ والا چکر ہے جس کی مدد سے اوپر والے دھاگے کو تنگ یا ڈھیلا کیا جاسکتا ہے۔ اگر اوپر والا دھاگا سخت ہوتو دھاگا بار بار ٹوٹتا ہے۔ اگر دھاگا ڈھیلا ہوتو ٹانکے ڈھیلے آتے ہیں۔ اس کے لیے اس حصے کو گھما کر دائیں یا بائیں طرف کرنے سے ٹانکے درست آتے ہیں۔

5- **دھاگے کا لیور(Thread Lever):** یہ سوئی میں دھاگے کی روانی کا ذمہ دار ہے۔ مشین چلاتے وقت یہ اوپر نیچے ہوتا ہے۔

6- **دباؤ کا پیچ(Presser Foot):** یہ کپڑے پر مشین کے پیر کے دباؤ کو کم یا زیادہ کرنے میں مدد دیتا ہے اور کپڑے کو سلائی کے دوران صحیح پوزیشن میں رکھتا ہے۔

7- **دندانے(Feed Dog):** یہ پرزہ سلائی کے وقت کپڑے کو چلاتا ہے۔

8- **بیڈ(Bed):** یہ مشین کا نچلا ہموار سطح والا حصہ ہے جس کے نیچے تمام پرزے ہوتے ہیں۔

9- **سلائیڈ پلیٹ(Slide Plate):** یہ ایک چپٹی پلیٹ ہے جو شٹل اور پھرکی کو ڈھکے رکھتی ہے اور ضرورت پڑنے پر پھرکی کو نکالنے اور لگانے کے لیے آگے پیچھے کی جاتی ہے۔

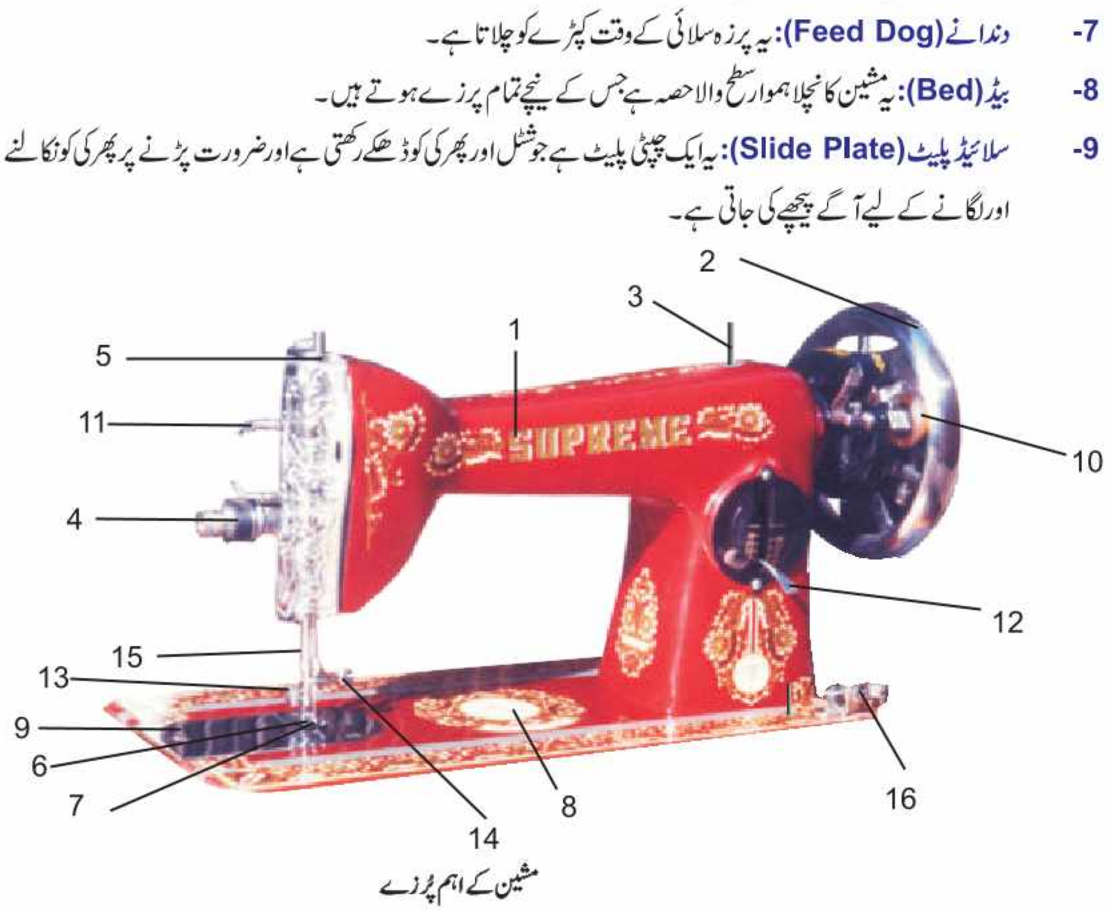

مشین کے اہم پرزے

-10 پھرکی میں دھاگا بھرنے والا پرزہ(Bobbin Winder): یہ پہیے کے ساتھ بائیں طرف چکر والا حصہ ہے جس میں پھرکی رکھ کر دھاگا بھرا جاتا ہے۔ بعض مشینوں میں یہ حصہ پھرکی بھرنے کے بعد خود بخود رک جاتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پھرکی میں مزید دھاگا بھرنے کی گنجائش نہیں۔

-11 پیر اٹھانے والا پرزہ(Presser Bar Lifter): یہ مشین کی پشت پر نصب ہوتا ہے جس کو اٹھانے سے کپڑے کو مشین کے نیچے سے نکالتے ہیں اور نیچا کرنے سے سلائی کرتے ہیں۔ اس کے بغیر سلائی نہیں ہوسکتی۔

-12 ٹانکا چھوٹا یا بڑا کرنے والا پرزہ(Stitch Length Dial): اس پر درج کردہ نمبر ظاہر کرتے ہیں کہ 2.5 سنٹی میٹر میں کتنے ٹانکے لگتے ہیں۔ اس پرزے کی مدد سے الٹی سلائی بھی ہوسکتی ہے۔

-13 پیر(Foot): کپڑے کو دندانے پر دبائے رکھتا ہے۔

-14 سوئی کسنے والا پیچ(Needle Screw): یہ سوئی کو مضبوطی سے جگہ پر رکھتا ہے۔

-15 پیر کسنے والا پرزہ(Thumb Screw Clamp): اس کو ڈھیلا کرنے سے پیر اتارا جاتا ہے اور کسنے سے پیر اپنی جگہ پر لگایا جاتا ہے۔

-16 پھرکی بھرتے وقت دھاگا کسنے والا پیچ: یہ پرزہ پھرکی بھرتے وقت دھاگے کو مناسب مقدار میں چھوڑتا ہے تاکہ پھرکی اچھی طرح سے بھری جاسکے۔

-17 کچھ مشینوں میں ان پرزوں کے علاوہ درج ذیل پرزے بھی ہوتے ہیں۔

(Hemmer) -i	یہ پرزہ ترپائی کرنے کے کام آتا ہے۔
(Binder) -ii	یہ مغزی لگانے کے کام آتا ہے
(Tucker) -iii	پلیٹ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(Button Hole Maker) -iv	کاج بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(Quilter) -v	خاص کشیدہ کاری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(Ruffler) -vi	چنٹ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(Discs) -vii	کمپیوٹر سے چلنے والی مشین میں مختلف ڈیزائن بنانے کے لیے کچھ ڈسک (Discs) بھی ہوتے ہیں جن کو لگانے سے مختلف ڈیزائن بنتے ہیں۔

10.1.4 سلائی مشین کی حفاظت اور استعمال

(Handling and Care of Sewing Machine)

مشین کی حفاظت کا مطلب ہے کہ مشین کو کس طرح رکھا جائے، اس کی حفاظت کیونکر کی جائے اور تیل کس طرح دیا جائے کہ مشین صحیح حالت میں رہے۔ ان سب چیزوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ مشین کتنا استعمال ہوتی ہے۔ یہ تو عام سمجھ کی بات ہے کہ مشین کو جتنا زیادہ استعمال کیا جائے گا اس کے لیے اتنی زیادہ حفاظت کی ضرورت ہوگی۔ عام طور پر مشین کی مناسب حفاظت کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

1- مشین کو ہمیشہ ڈھانپ کر رکھا جائے ورنہ ارد گرد کا گرد و غبار مشین میں جمع ہو کر اس کے پرزوں کو خراب کرنے کا باعث بنتا ہے۔ تقریباً ہر مشین کے ساتھ ایک ڈھکن ہوتا ہے جو اس مقصد کے لیے مناسب رہتا ہے۔ لیکن اگر ڈھکن نہ ہو تو کسی میز پوش کے ساتھ مشین کو ڈھانپ کر رکھیں۔

2- مہینے میں کم از کم ایک دفعہ کسی نرم کپڑے سے مشین کو صاف کریں۔ صفائی کرتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اوپر دندانوں میں یا نیچے شٹل والے حصے میں دھاگا یا میل جمع نہ ہو۔

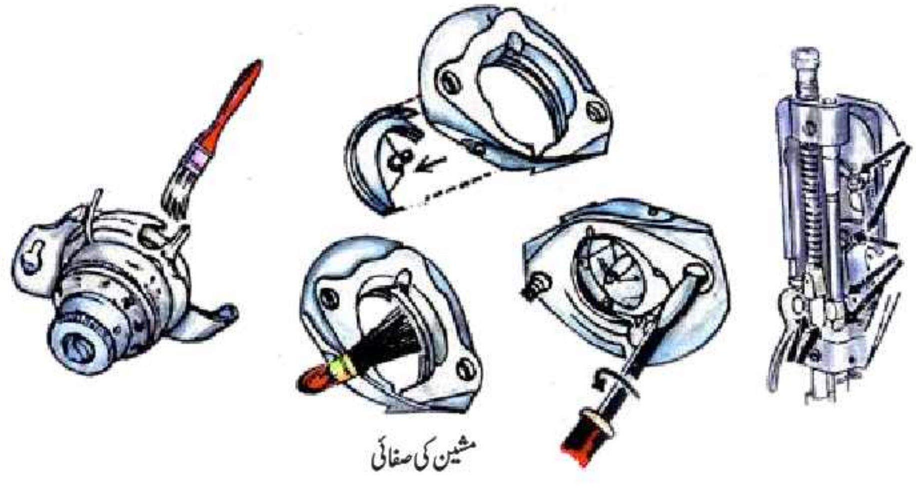

مشین کی صفائی

3- بہتر یہ ہے کہ مہینے میں ایک دو دفعہ استعمال کے بعد مشین کو تیل دے کر رکھا جائے اس طرح مشین درست حالت میں رہتی ہے۔ تیل دینے کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ تیل مشین کے کن کن حصوں میں اور کتنا دیا جائے گا۔ عام طور پر ایک قطرہ تیل ہر حصہ کے لیے کافی ہوتا ہے لیکن ہر مشین میں تیل دینے کے مخصوص حصے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایات کی کتاب سے مدد لینا ضروری ہے۔ ایک عام مشین کے درج ذیل حصوں میں تیل دیا جاتا ہے۔

(i) مشین کے اوپر کے تمام سوراخوں میں
(ii) سامنے والی پلیٹ کے سوراخوں میں
(iii) دندانے دار حصے میں
(iv) شٹل کے پیچ میں

تیل ڈالنے کے بعد مشین کسی فالتو کپڑے پر چلائیں تا کہ تیل مشین کے اندر سب حصوں میں اچھی طرح پہنچ جائے اور فالتو تیل باہر نکل آئے۔ ہر دو تین مہینے کے بعد مشین کے نچلے حصے میں بھی ایک ایک قطرہ تیل ڈالیں۔ اگر مشین کو زیادہ عرصہ کے لیے رکھنا درکار ہو تو اس کے لیے مشین کے اندرونی و بیرونی پرزوں پر تیل میں بھیگا ہوا برش اس طرح پھیریں کہ عام پرزوں پر تیل پوری طرح لگ جائے اس طرح ان کو زنگ لگنے کا امکان نہیں رہتا۔

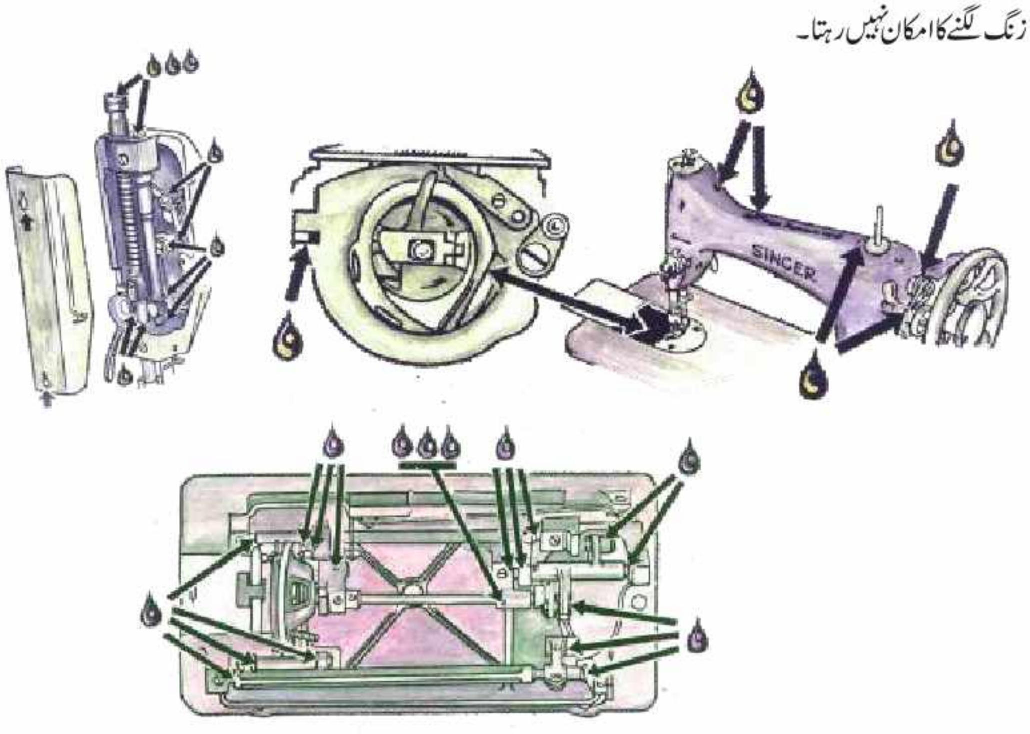

مشین کے مختلف حصوں کو تیل دینا

-4 استعمال کے بعد مشین کے پیر کے نیچے کپڑے کے ٹکڑے کو دوہرا کر کے رکھیں اور پھر پیر کو اس کے اوپر رکھ دیں۔ اس طرح آپ کی مشین گرد و غبار سے محفوظ رہے گی۔

سلائی میں استعمال ہونے والے ساز و سامان کی حفاظت
(Handling and Care of Sewing Equipment)

سلائی اور کٹائی کے لیے استعمال ہونے والی اشیا کو حفاظت سے رکھنا ضروری ہے تا کہ بوقت ضرورت ادھر اُدھر تلاش نہ کرنا پڑے۔ اس کے لیے تمام اشیا کو ڈبے یا بیگ میں رکھنا ضروری ہے۔ اس کو سوئنگ کٹ (Sewing Kit) کہتے ہیں۔ سلائی کے دوران سوئنگ کٹ کو اپنے پاس رکھنے سے کام جلدی اور منظم طریق سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کام اچھا اور جلدی کرنے کے لیے ایک مقولہ ہے کہ ''ہر چیز کا اپنی جگہ موجود ہونا اور ہر چیز کے لیے جگہ ہونا'' اس لحاظ سے سلائی کے ڈبے میں سلائی کی ہر چیز مخصوص جگہ پر ہوتی ہے۔ جس سے سلائی کا کام منظم طریقے سے ہو جاتا ہے۔

10.2 سلائی کے اصول (Principles of Tailoring)

مشین سے سلائی کرتے وقت چند بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً

-1 سینے سے پہلے سلائی (Seam) کے دونوں حصوں کو اچھی طرح برابر ملائیں ورنہ ایک حصہ بڑا یا چھوٹا رہ جاتا ہے۔

-2 سلائی شروع کرتے وقت دبانے والے پرزے کو نیچے کرنے سے پہلے دھاگا لینے والے پرزے کو پورا اونچا کھینچیں تاکہ سلائی شروع کرتے ہی اوپر والا دھاگا نکل نہ جائے۔ یہی کام سلائی کے اختتام پر کریں ورنہ ہر بار دھاگا دوبارہ ڈالنا پڑے گا۔

-3 کپڑے کا بڑا حصہ الٹے ہاتھ کی طرف رکھیں تاکہ مشین کے اندر والے حصے میں کپڑا اکٹھا نہ ہو اور سلائی میں دِقّت نہ پیش آئے۔

-4 سلائی کو شروع اور آخر میں مضبوط کرنا لازمی ہوتا ہے۔ ورنہ یہ اُدھڑ جاتی ہے۔ اس کے لیے عام طور پر دو طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

(i) ایک طریقہ تو یہ ہے کہ سلائی شروع کرنے پر کپڑا مشین کے پاؤں کے نیچے رکھ کر مشین چلائیں لیکن کپڑے کو سرکنے نہ دیں اور ایک ہی جگہ دو تین ٹانکے لگائیں۔ اس طرح سلائی کے شروع کے ٹانکے میں ایک چھوٹی سی گرہ بن جائے گی جس سے سلائی نہیں کھلے گی۔ یہی عمل سلائی ختم ہونے پر کریں۔

(ii) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سلائی کو پلٹ کر دوبارہ دو تین سینٹی میٹر تک ٹانکے لگائیں۔ یہ طریقہ گولائی والے حصوں کے لیے خاص طور پر موزوں ہے مثلاً آستین کو قمیص سے جوڑنے کے لیے۔ اس طریقہ سے سلائی بہت مضبوط رہتی ہے۔

-5 گلے پر سیدھی یا ترچھی پٹی لگاتے ہوئے پٹی کی چوڑائی مناسب رکھیں ورنہ گولائی میں جھول آئیں گے۔ عام طور پر ترچھی پٹی کی چوڑائی 2.5 سینٹی میٹر اور سیدھی پٹی کی چوڑائی 3 سینٹی میٹر رکھی جاتی ہے۔ اگر پٹی زیادہ چوڑی ہو تو گلے میں صفائی نہیں آتی۔ اس کے علاوہ پٹی کو قمیص کے سیدھی طرف گلے کے برابر رکھ کر لگائیں۔

-6 گلے پر ترچھی پٹی لگاتے ہوئے پٹی کو بالکل نہ کھینچیں کیونکہ اس طرح کرنے سے گلے میں صفائی اور خوبصورتی نہیں آتی۔

-7 ترچھے اور سیدھے حصے کو جوڑنے کے لیے ترچھے حصے کو اوپر اور سیدھے حصے کو نیچے رکھ کر سلائی کریں۔

-8 جھول دار اور سیدھے حصے کو جوڑنے کے لیے جھول دار حصہ اوپر اور سیدھا حصہ نیچے رکھ کر جوڑنے سے سلائی میں صفائی آتی ہے۔

-9 دوہری سیونوں میں سلائی کی گنجائش کم سے کم رکھیں تاکہ جھول پیدا نہ ہو۔ مثال کے طور پر گلا بناتے ہوئے ترچھی یا سیدھی پٹی قمیص کے گلے کے ساتھ لگاتے ہوئے، آستین کو قمیص کے ساتھ جوڑتے ہوئے سلائی کا حق زیادہ رکھنے سے گولائی صحیح آتی ہے۔

-10 کسی جوڑ کے غلط سل جانے پر کپڑے کو کبھی کھینچ کر نہ اُدھیڑیں بلکہ سوئی سے بخیہ ڈھیلا کر کے ادھیڑیں۔

-11 سلائی سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ کپڑے کی سلائی کی لائن پر پہلے ہاتھ سے کچا کریں اور پھر اس پر مشین سے سلائی کریں۔

-12 کسی چیز کا چھوٹا یا بڑا حصہ سینے کے بعد فالتو دھاگے ساتھ کے ساتھ کاٹتی جائیں۔ ورنہ آخر میں بہت سے دھاگے کاٹنے مشکل ہو جاتے ہیں۔

-13 سوتی کپڑے پر سلائی کافی آسان ہوتی ہے اس لیے سلائی سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سوتی کپڑوں پر مہارت حاصل کرنے کے بعد ریشمی اور باریک کپڑوں پر سلائی کی جائے۔

10.3 کپڑے اور ڈیزائن کے انتخاب کا طریقہ کار

10.3.1 مختلف کپڑوں کی کٹائی اور سلائی کا مناسب طریقہ کار

(Proper Procedure for Cutting and Tailoring Different Fabrics)

مختلف کپڑوں کی مناسبت سے ان کی کٹائی اور سلائی کے بارے میں جاننا ضروری ہے کیونکہ کپڑے مختلف ریشوں سے تیار کئے جاتے ہیں اس لیے ان کی کٹائی وسلائی میں احتیاط ضروری ہے۔ درج ذیل میں مختلف کپڑوں کی کٹائی وسلائی کا طریقہ دیا گیا ہے۔ سلائی کرتے ہوئے اس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 **سوتی (Cotton) کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** سوتی کپڑوں کو کٹائی سے پہلے سکیڑنا (Shrink) بہت ضروری ہے کیونکہ ان پر مختلف اختتامی عمل کئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں اکڑاہٹ آجاتی ہے۔ جب اس کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر سکیڑا جائے تو اس میں قدرے نرمی آجاتی ہے سُوکھنے پر اس کو استری کرنے کے بعد کٹائی ضروری ہے۔ سوتی کپڑے کی کٹائی اور سلائی باقی کپڑوں سے نسبتاً آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

-2 **فر (Fur) والے کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** فر والے کپڑوں کی کٹائی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس کی فر کا رخ نیچے کی طرف ہو اور اس کی کٹائی کرتے وقت ڈرافٹ کو پن لگائیں یا ڈرافٹ کو ایک تہہ پر رکھ کر دوسری طرف پیپر رکھ لیں تاکہ کپڑا کھسکنے نہ پائے اور کٹائی میں دِقّت پیش نہ آئے۔

فر والے کپڑوں کی سلائی کرتے وقت مشین کے تناؤ (Tension) اور ٹانکوں کو پہلے کسی فالتو کپڑے پر ضرور چیک کر لیں۔ کیونکہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک تو کپڑا کھسکے گا نہیں اور دوسرا ٹانکے صحیح ہونے کے ساتھ ساتھ سلائی مضبوط ہوگی۔ ایسے کپڑوں کے لیے زیادہ تر سادہ سیون کا استعمال مناسب رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کپڑوں کو استری بھی درکار نہیں ہوتی۔

-3 **لینن (Linen) کے کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** کٹائی کرتے وقت لینن کے کپڑوں میں سلائی کا حق زیادہ رکھیں کیونکہ تار نکلنے سے یہ کپڑا جلد اُدھڑ جاتا ہے۔ لینن کے کپڑوں پر ہمیشہ تیز استری استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن استری کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اگر کپڑے پر سجاوٹ کے لیے کچھ چیزیں لگائی گئی ہوں تو پھر کپڑے کو الٹا کر کے استری کریں۔

-4 **ایکریلیک (Acrylic) کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** ایکریلیک کپڑے مختلف برانڈ (Brands) سے مشہور ہیں مثلاً ایکریلین (Acrylene) اور لان (Orlon) وغیرہ۔ یہ کپڑے مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں اور ان کی کٹائی وسلائی میں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آتی۔

-5 **شیفون (Chiffon)، وائل (Voile)، جارجٹ ((Georgette) کی کٹائی اور سلائی:** یہ تمام کپڑے وزن میں ہلکے، باریک اور نازک ہوتے ہیں اس لیے ان کی کٹائی اور سلائی میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی زیادہ کھینچنے سے بھی پھٹ جاتے ہیں۔ ان کپڑوں کی کٹائی کرتے وقت ڈرافٹ کو پن لگالیں۔ باریک کپڑوں کی سلائی کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ ان کے درمیان اخبار یا ٹشو پیپر رکھ کر سلائی کی جائے۔ اس طرح کپڑا کھسکتا نہیں، سلائی میں چنٹ یا کھنچاؤ نہیں آتا اور سلائی بھی مضبوط ہوتی ہے۔ ایسے کپڑوں کو کبھی بھی کھینچ کر سلائی نہ کریں۔ اس سے سلائی میں چنٹ آجاتی ہے۔ اس کے علاوہ سلائی کرنے کے بعد کپڑے کے کناروں کو صفائی سے کاٹیں یا پھر اس کے کناروں پر اوور کاسٹ (Over Cast) یا زگ زیگ (Zigzag) کرلیں۔ شیفون اور جارجٹ وغیرہ کیمیاوی ریشوں سے تیار کردہ کپڑے ہیں اس لیے ان پر ہمیشہ نیم گرم استری استعمال کریں۔

-6 **لیس (Lace) یا جالی دار کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** لیس یا جالی دار کپڑے معتدل موسم میں اور گرمیوں کے موسم میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ کپڑے مختلف چوڑائی میں ہوتے ہیں۔ کچھ کے کناروں پر کٹاؤ بنے ہوتے ہیں اور کچھ سادہ ڈیزائن والے بھی ہوتے ہیں۔ لیس کو کسی بھی طرح کاٹ سکتے ہیں۔ مگر سلائی میں اس کی فنشنگ (Finishing) کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ سلائی میں نفاست آسکے۔

کٹائی کرنے کے لیے لیس کو پہلے برابر کرلیں پھر اس کو ڈرافٹ پر رکھ کر اچھے طریقے سے پن کرنے کے بعد کاٹیں۔ کوشش کریں کہ لیس کو زیادہ مرتبہ اپنی جگہ سے نہ ہلائیں کیونکہ اس سے لیس کی کٹائی میں فرق آسکتا ہے۔ لیس کی سلائی کرتے وقت مشین کے تناؤ (Tension) کو کپڑے کے مطابق سیٹ کرلیں پھر کپڑے پر کاغذ رکھ کر سلائی کریں۔ اس طریقے سے سلائی کرنا آسان ہے۔

-7 **بروکیڈ (Brocade) کی کٹائی اور سلائی:** ان کپڑوں کی سلائی کرتے وقت اگر اخبار کو کپڑے پر رکھ کر سلائی کی جائے تو ٹانکے صحیح اور مضبوط ہوتے ہیں ان کپڑوں کے لیے سلائی کا حق ہمیشہ زیادہ رکھیں اور ترپائی کے لیے بھی اضافی کپڑا رکھیں۔ یہ اضافی کپڑا 2 سینٹی میٹر (3/4 انچ) ہو تو کافی ہے۔ سلائی کرنے کے بعد سلائی کے حق کے کناروں، کندھے، آستین کی گولائی اور ایسی جگہوں پر جہاں زیادہ زور پڑتا ہے ربن یا کپڑا لگا کر سلائی کرلیں۔ اس سے سلائی اُدھڑتی بھی نہیں اور لباس میں صفائی بھی آتی ہے۔ بروکیڈ کے کپڑے کے نیچے ہمیشہ استر (Lining) کا استعمال کریں کیونکہ اس سے کپڑا پہننے میں آرام دہ ہوجاتا ہے۔

-8 **نائلون (Nylon) کی کٹائی اور سلائی:** نائلون کا کپڑا بہت پھسلتا ہے اس لیے کٹائی کرتے وقت خاص احتیاط درکار ہوتی ہے۔ ڈرافٹ کو ہمیشہ پن لگانے کے بعد کٹائی کریں اور سلائی بھی کاغذ رکھ کر کریں۔

-9 **گرم کپڑوں کی کٹائی وسلائی:** گرم کپڑوں کی کٹائی کرتے وقت ڈرافٹ کو کپڑے پر رکھ کر پن لگالیں۔ تیز قینچی سے کٹائی کریں ان کپڑوں پر سلائی کا حق زیادہ رکھیں اور ٹریسنگ وہیل یا چاک سے سلائی کی لائین ٹریس کرلیں۔ گرم کپڑوں کی فنشنگ (Finishing) کے لیے ہاتھ سے یا مشین سے اوور کاسٹ (Overcast) کرلیں۔ گرم کپڑوں کے نیچے استر (Lining) ضرور لگائیں۔ گولائی والی سلائیوں پر کچا ٹانکا لگالیں اور پھر مشین کا ٹانکا درمیانہ رکھ کر سلائی کرلیں۔

10.3.2 ڈیزائن کے مطابق کپڑے کا انتخاب
(Selection of Fabric According to Design)

لباس بنانے کے لیے کپڑے کے ڈیزائن کا انتخاب ضروری ہے۔لباس کے لیے کپڑے کا انتخاب ڈیزائن یا موسم اور موقع محل کے مطابق کیا جاتا ہے اور کسی بھی ڈیزائن کو منتخب کرنے سے پہلے ڈیزائن کے بارے میں مکمل معلومات کا ہونا ضروری ہے مثلاً

1- کیا ڈیزائن کے لیے نرم کپڑا درکار ہے؟

2- کیا ڈیزائن کے لیے لٹکنے یا ساتھ لگنے والا یعنی چپکنے والا کپڑا درکار ہے؟

3- کیا ڈیزائن کی ضرورت کے مطابق فنشنگ کی نوعیت سے کپڑا درکار ہے وغیرہ۔

4- پرنٹ اور نمونہ کیسا ہونا چاہیے۔

لباس بنانے کے لیے جو خاکہ آپ اپنے ذہن میں تیار کرتے ہیں اس میں سب سے اہم لباس کا سٹائل ہے۔بہتر سلائی کے لیے سادہ سٹائل کا انتخاب کریں جس میں زیادہ سلائیاں (Seams) درکار نہ ہوں اور کپڑے کا ڈیزائن بھی متاثر نہ ہو۔اسی طرح کالر، پلیٹ یا چنٹ وغیرہ کے لیے سادہ یعنی بغیر پرنٹ والے کپڑے مناسب رہتے ہیں۔

10.3.3 جسم کا صحیح ناپ لینا (Taking Correct Body Measurement)

کپڑا سینے میں کامیابی کافی حد تک اچھی طرح سے ناپ لینے پر ہے اچھی کٹائی کا انحصار بہت حد تک صحیح ناپ پر ہوتا ہے۔بہترین اور عمدہ لباس کی سلائی کے لیے جسم کے ناپ کا صحیح ہونا ضروری ہے۔

اپنا خود ناپ نہیں لیا جا سکتا بہتر ہے کہ کوئی دوسرا آپ کا ناپ لے۔ناپ دیتے وقت جسم کو آرام دہ حالت میں سیدھا رکھنا چاہیے۔ اور جن کپڑوں پر ناپ لیا جائے وہ ہلکے اور اچھی فٹنگ والے ہونے چاہئیں۔دوپٹہ بھی اتار کر ایک طرف رکھ لینا چاہیے کیونکہ یہ ناپ لینے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔آسائش اور حرکت کے لیے ناپ کی ضرورت کپڑے کی ساخت اور لباس کے نمونے پر منحصر ہوتی ہے۔اس لیے صحیح فٹنگ کے لیے تمام ضروری ناپ صحیح طریقے سے لیں یعنی نہ بہت تنگ اور نہ بہت ڈھیلے۔سینہ، کولہے اور جسم کے مختلف حصوں کا ناپ ڈرافٹ بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

(i) **جسم کے بنیادی حصوں کا ناپ لینا:** کسی بھی لباس کے لیے جسم کے درج ذیل بنیادی حصوں کا ناپ لینا ضروری ہے۔تصاویر کو دیکھتے ہوئے جسم کے ان حصوں کا ناپ لے کر اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیں اور اس کو وقتاً فوقتاً چیک کرتی رہیں۔تاکہ اگر ناپ میں کوئی تبدیلی ہو تو لباس کی فٹنگ متاثر نہ ہو۔

1- تیرے کا ناپ

یہ ناپ بائیں سے دائیں کندھے تک لیا جاتا ہے اس کے لیے فیتہ صحیح جگہ پر رکھنا ضروری ہے۔ تیرے کا ناپ لینے کے لیے فیتے کو صحیح جگہ پر رکھنے کے لیے سامنے دی گئی تصویر کو غور سے دیکھیں۔

2- گدّی سے کمر تک کا ناپ

اس ناپ کے لیے فیتہ گردن کی پچھلی درمیانی ہڈی (جو چھونے پر محسوس ہوتی ہے) پر رکھیں اور لمبائی میں کمر تک لے جائیں اور ناپ لیں۔ فیتہ کی پوزیشن کے لیے سامنے دی گئی تصویر کو غور سے دیکھیں۔

3- چھاتی کا ناپ

یہ ناپ چھاتی کے اُبھرے ہوئے حصے سے لیں۔ فیتہ بہت زیادہ کھینچ کر یا زیادہ ڈھیلا نہ رکھیں بلکہ فیتے کے دونوں سروں کو فیتے کے اندر ہاتھ کی دو انگلیوں اور انگوٹھے سے اس طرح ملائیں کہ صحیح ناپ سامنے سے پڑھا جاسکے۔

4- کمر کا ناپ

فیتے کو کمر کے گرد اس طرح لائیں کہ فیتہ خود بخود اصل کمر والے حصے میں آجائے۔ فیتے کے دونوں سروں کے اندر کی طرف اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں رکھیں تاکہ ناپ تنگ نہ ہو۔

5- کولہوں کا ناپ

یہ ناپ کمر سے تقریباً 20 سینٹی میٹر ("8) نیچے لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ناپ ہر قد کے مطابق مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ فیتے کو کولہوں کے اُبھار پر رکھ کر درمیان میں دو انگلیاں رکھ کر دونوں سرے ملائیں اور ناپ لیں۔

6- قمیص کی لمبائی

قمیص کی لمبائی فیشن کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ لیکن لمبائی جو بھی ہو اس کے لیے فیتے کو اوپر کندھے کے پاس (سامنے دی گئی تصویر کے مطابق) رکھ کر جتنی لمبائی رکھنی ہو اس کے مطابق ناپ لیں۔ اس ناپ میں غور کریں کہ ذرا سا درمیان (کمر کے پاس سے) سے پکڑا ہوا ہے۔ سیدھا رکھنے سے قمیص کی لمبائی صحیح نہیں رہتی۔

7- آستین کا ناپ

آستین کے ناپ میں آستین کی لمبائی اور چوڑائی لی جاتی ہے۔ لمبائی کے لیے دی گئی تصویر کے مطابق فیتہ رکھیں۔ بازو کو ذرا خم میں رکھیں اور کو کلائی تک لے جا کر ناپ لیں۔ اگر آستین تین چوتھائی یا آدھی بنانی ہو تو اس صورت میں بازو سیدھا ہی رکھیں۔ اگر آستین پوری بنانی ہو تو آستین کی آگے سے چوڑائی کلائی کے ناپ کے مطابق رکھی جائے گی۔ لیکن اگر آستین تین چوتھائی یا آدھی بنانی ہو تو بازو کے اس حصے پر فیتہ رکھ کر ناپ لیں۔

بچوں کے جسم کے بنیادی ناپ

1-	تیرہ	2-	سینہ
3-	کمر	4-	گدی سے کمر تک کا ناپ
5-	فراک کی لمبائی	6-	آستین کی لمبائی
7-	پاجامہ، شلوار یا پتلون کی لمبائی	8-	میانی
9-	کولھے		

بچوں کے لیے تقریباً وہی ناپ لیے جاتے ہیں جو کہ بڑوں کے لیے ہوتے ہیں۔

بچوں کی میانی کا ناپ لینے کے لیے بچے کو کرسی پر سیدھا بیٹھا کر فیتے کو کمر پر رکھیں اور کولھوں کے اوپر سے کرسی کی سیٹ تک ناپ لیں۔ چھاتی، کمر اور کولہوں کا ناپ لیتے وقت فیتے کے اندر دو انگلیاں رکھ کر ناپ لیں۔

بڑوں یا بچوں کے کون کون سے ناپ لیے جائیں گے۔ اس کا انحصار لباس اور اس کے ڈیزائن پر ہے۔ اس لیے لباس کے مطابق جن جن حصوں کا ناپ درکار ہو۔ صرف انہی حصوں کا ناپ کاپی میں نوٹ کر لیں تا کہ غیر ضروری ناپ لینے میں وقت ضائع نہ ہو۔

(ii) فارمولے کے مطابق بنیادی حصوں کا حساب نکالنا: ہر حصے کا ناپ لینے کے بعد ڈرافٹ بنانے کے لیے کچھ حساب کتاب کیا جاتا ہے مثلاً ناپ کی جمع تقسیم کیسے کرنی ہے؟ کون سی لکیر کیسے اور کہاں تک لگانی ہے؟ ناپ کو کاغذ پر کیونکر منتقل کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ حساب کتاب لباس کی نوعیت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ تا کہ ڈرافٹ بنانے میں دِقت پیش نہ آئے۔

(iii) ڈرافٹ کو ہر لحاظ سے مکمل کرنا: فارمولے کے مطابق دیے گئے ناپ کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈرافٹ تیار کیا جاتا ہے۔ اگلے اور پچھلے حصے کا ڈرافٹ علیحدہ علیحدہ بنایا جاتا ہے۔ نیز کاغذ پر آدھا ڈرافٹ ہی بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا پھیلاؤ کم ہوتا ہے اور کٹائی کے وقت کپڑے کو دوہرا کر کے اس پر ڈرافٹ پن سے لگایا جاتا ہے۔ ڈرافٹ بناتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ سب اُفقی لکیریں ایک دوسرے کے متوازی (Parallel) ہوں مثلاً چھاتی، کمر اور کولہوں کی لکیریں، نیز اگلے پچھلے حصے کے ڈرافٹ کی لکیریں ایک سیدھ میں ہوں تا کہ وضع قطع میں فرق نہ رہ جائے۔ مزید برآں ڈرافٹ پر سلائی کی سب لائنوں کو بالکل واضح کر کے نشان لگائے جائیں تا کہ کپڑے پر سلائی صحیح ہو سکے۔

(iv) ڈرافٹ سے پیٹرن بنانا: جسم کا صحیح ناپ لینے اور فارمولے کے مطابق ڈرافٹ کے لیے حساب کرنے کے بعد جو بنیادی ڈرافٹ بنایا جاتا ہے اس میں ڈیزائن کے مطابق تبدیلیاں کر کے پیٹرن (Pattern) بنایا جاتا ہے۔ کسی بھی پیٹرن کی کامیابی کا انحصار بنیادی ڈرافٹ پر ہوتا ہے۔ لہٰذا پہلے بنیادی ڈرافٹ کی مدد سے لباس کی فٹنگ کا صحیح اندازہ کریں پھر فٹنگ کے مطابق تبدیلی کرنے کے بعد پیٹرن بنائیں تا کہ غلطی کا احتمال نہ رہے۔

پیٹرن بناتے وقت آسائش کی گنجائش جسم کی ساخت، شخصیت، عمر، پہننے والے کے کام کاج کی نوعیت، فیشن اور کپڑے کی قسم کے مطابق رکھیں۔ مثال کے طور پر کھیل کود کے لیے لباس ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے۔ اسی طرح نرم اور باریک کپڑے مثلاً لان اور وائل وغیرہ کے لباس اگر ڈھیلے ڈھالے ہوں تو یہ دیکھنے میں بہتر اور پہننے میں آرام دہ ہوتے ہیں۔ جب کہ موٹے اور اکڑے ہوئے کپڑوں میں آسائش کی گنجائش اگر قدرے کم بھی ہو تو یہ مناسب لگتے ہیں۔ درج ذیل میں آسائش کی گنجائش کے لیے رہنمائی چارٹ دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کمی و بیشی ہر شخص کی ضرورت اور آسائش کے مطابق کی جا سکتی ہے۔

آسائش کی گنجائش کا چارٹ (Ease Allowance Chart)

نمبر شمار	جسم کا حصہ	آسائش کی گنجائش
-1	اگلے مونڈھوں کا درمیانی حصہ	1.2 س م (1/2 انچ)
-2	چھاتی یا سینہ	10 س م (4 انچ)
-3	کمر	2.5 س م (1 انچ)
-4	کولہے	7 س م (ڈھائی انچ)
-5	پچھلے مونڈھوں کا درمیانی حصہ	1.9 س م (3/4 انچ)
-6	کہنی	2.5 س م (1 انچ)
-7	کلائی	1.2 س م (1/2 انچ)

بنیادی ڈرافٹ سے پیٹرن (Pattern) بناتے وقت مندرجہ ذیل نقاط کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 سلائی کا حق (Seam Allowance) گلے، کندھے اور مونڈھوں پر 1.5 س م اور لباس کی اطراف پر 2.5 س م رکھیں۔ جن کپڑوں کے سروں سے دھاگے زیادہ نکلتے ہوں۔ ان کے لیے 1/2 س م سلائی کا حق زیادہ رکھیں۔ سلائی کے بعد کناروں کو پختہ کرنے سے پہلے اس فالتو کپڑے کو کاٹ لیں۔

-2 ترپائی کا حق (Hemming Allowance) قمیص کے گھیرے پر 5 س م اور آستین کی نچلی طرف 4 س م رکھیں۔

-3 گلے کے ڈیزائن، گلے کی پٹی وغیرہ کی نشاندہی پیٹرن پر کر لیں۔

-4 اگر ڈیزائن میں پلیٹ، جیب، سجاوٹ کے لیے سلائی کی لائین یا چنٹ وغیرہ ہو تو ان کے نشانات بھی پیٹرن پر لگا لیں۔

-5 گرین لائین (Grain Line) کی نشاندہی پیٹرن پر (↕) کے نشان سے لگانا ضروری ہے۔ اس سے پیٹرن کو کپڑے پر گرین لائین کے حساب سے رکھنے میں آسانی ہوگی۔ کپڑے میں تانے کے رخ گرین لائین کے دھاگے جو کنارے کے متوازی ہوتے ہیں وہ زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اس لیے لباس کی لمبائی اسی رخ رکھی جاتی ہے۔ جس سے لباس جسم پر ٹھیک بیٹھتا ہے اور اس کی وضع قطع بھی خراب نہیں ہوتی۔ لیکن لباس کے کچھ ڈیزائن ایسے ہوتے ہیں جن میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے

ان کو آڑھے رخ رکھ کر کاٹا جاتا ہے۔اس لیے اس کا نشان بھی پیٹرن پر لگانا ضروری ہے۔

6- پیٹرن کی جس لائین کو کپڑے کی تہہ پر رکھنا ہو۔ وہاں تہہ کا نشان +|+ لگائیں۔

7- اگر لباس کا ڈیزائن ایسا ہو جس میں پیٹرن کے کئی حصے ہوں مثلاً اگلا حصہ، یوک، آستین، جیب، کف، کالر، جھالر، گلے کی پٹی، کاج کی پٹی وغیرہ وغیرہ تو ہر حصے پر اس کا نام اور تعداد لکھ دیں۔تا کہ آپ کو پیٹرن کے مختلف حصوں کا اندازہ رہے۔

8- پیٹرن پر یہ بھی لکھیں کہ اس کو کپڑے کی کتنی تہوں پر رکھ کر کاٹنا ہے۔ پیٹرن پر اگلے اور پچھلے حصوں کی نشاندہی بھی کریں۔

9- قمیص کے اگلے اور پچھلے حصوں کی درمیانی لائن پر موٹا سا نقطہ (Dot) یا V کا نشان لگائیں۔اس سے لباس کی سلائی میں آسانی رہتی ہے۔

مذکورہ بالا تمام تفصیلات اگر پیٹرن پر موجود ہوں تو اس سے لباس کی کٹائی اور سلائی آسان ہو جاتی ہے۔

10.3.4 کٹائی کے بنیادی اصول (Basic Principles of Cutting)

عام طور پر گھروں میں کٹائی سلائی کے لیے کوئی خاص جگہ مخصوص نہیں کی جاتی اس کی وجہ سے لوگ اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے۔حالانکہ صرف مناسب جگہ پر کٹائی نہ کرنے سے سلائی میں بہت سی خامیاں رہ جاتی ہیں۔آپ نے اکثر درزی کی دکان پر دیکھا ہوگا کہ اس نے کپڑے کاٹنے کے لیے ایک خاص قسم کی مناسب اُونچی میز رکھی ہوتی ہے جس سے نہ صرف کام آسانی سے ہوتا ہے بلکہ کٹائی بھی بہتر طریقے سے ہوتی ہے۔گھر میں یہ کام کھانے کی میز پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

کپڑا کاٹنے سے پہلے لباس کا مکمل ڈرافٹ تیار کر لینا چاہیے۔اس ڈرافٹ کو کپڑے پر اس طرح رکھیں کہ کم سے کم کپڑا استعمال ہو۔کٹائی کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

1- قینچی کی دھار تیز اور نوک ٹھیک ہونی چاہیے۔

2- قینچی صحیح طریقے سے پکڑیں اور کپڑے کو کبھی بھی ہاتھ میں لے کر مت کاٹیں۔ بلکہ ہمیشہ میز پر یا زمین پر کپڑے کو بچھائیں اور اپنے ہاتھ سے کپڑے کو دبا کر رکھیں تاکہ کپڑا ہلنے نہ پائے۔

3- کاٹنے سے پہلے کپڑے کو سکیڑ (Shrink) لیں اور استری کر لیں۔

4- سیدھا کپڑا کاٹنا ہو تو کاٹنے کے لیے کپڑے کو دھاگا کھینچ کر سیدھا کرنے کے بعد کاٹیں۔

5- کٹائی کرتے وقت اگر کپڑے کی دو یا چار تہیں کاٹنی ہو تو اس صورت میں کپڑے کو پن لگا کر کاٹیں اور کاٹنے کے بعد ٹکڑے اکٹھے رہیں تا کہ ادھر اُدھر بکھرے نہ رہیں۔

6- جن جگہوں پر خاص نشان دینے ہوں مثلاً کمر کی فٹنگ، چاک کی لمبائی کا نشان، مونڈھے کا درمیانی حصہ وغیرہ ان پر قینچی سے چھوٹا سا ٹک لگا لیں۔

-7 ڈرافٹ پرلگائے گئے سلائی کے حق کو بھی کپڑے پر ٹریس کرلیں تاکہ سلائی آسانی سے ہو سکے۔

10.3.5 شخصیت کی اقسام کے مطابق لباس کے ڈیزائن کا انتخاب
(Selection of Dress Design According to Personalty Types)

لباس ہماری شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہر دلعزیز بننے کے لیے لباس کی موزونیت بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے نہ صرف شکل وصورت، قدوقامت اور ڈیل ڈول پر اثر پڑتا ہے بلکہ ہم میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اپنی شخصیت کو بہتر بنانے اور خامیوں کو دور کرنے کے لیے لباس کا انتخاب کرتے وقت درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے مثلاً

-1 خوش باش اور ہنس مکھ اشخاص کو ایسا لباس پہننا چاہیے جو شوخ رنگ کا ہو اور جس کا ڈیزائن سیدھی لائنوں کی بجائے قوسی خطوط پر مشتمل ہو۔

-2 خاموش اور متین طبیعت والے شخص کے لیے شوخ رنگ کے کپڑے مناسب نہیں ہوتے بلکہ اس کے لیے ہلکے اور سادہ رنگ زیادہ موزوں رہتے ہیں۔

-3 ڈرامائی شخصیت کے لیے شوخ رنگ موزوں رہتے ہیں۔

-4 سنجیدہ شخصیت کے لیے گرے، نیلے یا سبز رنگ اور سیدھی سیدھی لائنوں والے ڈیزائن کے کپڑے زیادہ موزوں رہتے ہیں۔

جسم کی بناوٹ کا لباس کی ساخت سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اس لیے مناسب اور موزوں لباس کا انتخاب کرتے ہوئے شخصیت کے علاوہ آرٹ اور ڈیزائن کے اصولوں اور عناصر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 لباس میں خطوط کے استعمال کے شخصیت، شکل وصورت اور قدوقامت پر اثرات

لباس میں افقی، عمودی اور ترچھے خطوط کے استعمال سے پہننے والے کی شکل وصورت اور قدوقامت پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان خطوط سے اصل لمبائی اور چوڑائی کو چھپا کر موزونیت پیدا کی جاسکتی ہے مثلاً

☆ **افقی خطوط** چوڑائی کا احساس دلاتے ہیں۔ اس لیے لمبے قد اور دبلی پتلی جسامت کے لیے افقی خطوط کا لباس موزوں رہتا ہے کیونکہ اس سے جسم سڈول دکھائی دیتا ہے نیز قد میں کمی کا احساس ہوتا ہے۔

☆ **عمودی خطوط** لمبائی کا احساس دلاتے ہیں۔ اس لیے چھوٹے قد اور موٹی جسامت کے لیے عمودی خطوط والا لباس مناسب رہتا ہے۔ کیونکہ اس سے قد لمبا محسوس ہوتا ہے اور جسامت بھی مناسب دکھائی دیتی ہے۔

☆ **ترچھے خطوط** چوڑائی یا ڈھلکنے اور کھینچنے کا احساس دلاتے ہیں۔ اس لیے درمیانہ قد اور جسامت کے لیے ان کا استعمال موزوں رہتا ہے۔ لیکن لباس میں ان خطوط کا باہم امتزاج مناسب تاثرات پیدا کرتا ہے۔

خطوط میں ایک نمایاں خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کے صحیح استعمال سے ناپسندیدہ وضع کو غیر نمایاں یا دلکش بنایا جاسکتا ہے اور دلکش وضع کے تاثرات میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ انسانی شخصیت میں چہرہ سب سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ بنیادی طور پر چہرے کی بناوٹ تکون، مربع، گول اور بیضوی ہوتی ہے۔ اس لیے چہرے کی بناوٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب قسم کے گلے اور بالوں کا سٹائل اپنانا چاہیے مثلاً

(i) **گول چہرے** کے لیے قمیص کا گول گلا موزوں نہیں ہے کیونکہ اس سے چہرے کی گولائی مزید نمایاں ہوجاتی ہے۔ بلکہ گول چہرے کے لیے وی (V) گلے کا استعمال مناسب رہتا ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو چہرہ کم گول نظر آتا ہے اور دوسرے گردن بھی لمبی دکھائی دیتی ہے۔ گول چہرے والوں کو اپنی مانگ بھی زیادہ وضاحت سے نہیں نکالنی چاہیے بلکہ پیچھے کی طرف کٹے ہوئے بال بہتر رہتے ہیں۔ اگر مانگ نکالنی ہو تو یہ بالکل سر کے درمیان میں نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی ایک طرف کو زیادہ جھکی ہوئی ہونی چاہیے۔

(ii) **مربع اور چوڑے چہرے** کے لیے قمیص کا چوکور گلا موزوں نہیں بلکہ چوڑے چہرے کے لیے بیضوی اور ذرا گہرا گلا مناسب رہتا ہے۔ کیونکہ اس سے چہرے کی چوڑائی میں کمی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ بال بنانے میں بھی چوڑے چہرے والوں کو خاص خیال رکھنا چاہیے۔ کانوں پر ڈھیلے ڈھالے بال چہرے کی چوڑائی کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیدھی مانگ نکالنے سے بھی چہرہ بہتر لگتا ہے۔

(iii) **بیضوی** چہرے کے لیے اونچا گول گلا بہت موزوں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سر کے بال کھینچ کر بنانے کی بجائے ماتھے پر ڈھیلے ڈھالے رکھنے اور ٹیڑھی مانگ نکالنے سے چہرہ دیکھنے میں بہت متناسب معلوم دیتا ہے۔

(iv) **تکون چہرے** کے لیے وی (V) گلا موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ٹھوڑی کی نوک اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ تکون چہرے کے لیے اونچا گول گلا سب سے زیادہ موزوں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیڑھی مانگ اور کانوں پر ڈھیلے ڈھالے بال تکون چہرے کو خوبصورت بنا دیتے ہیں

خطوط کے ان اصولوں کو صرف قد اور چہرے میں تناسب پیدا کرنے کے لیے ہی استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ ان سے شکل کی کئی اور خامیاں بھی بہت حد تک کم کی جاسکتی ہے مثلاً

(i) اگر ناک بہت اونچی اور لمبی ہو تو بھی بالوں کو ڈھیلا اور ماتھے کے آگے رکھنے سے مدد ملتی ہے اور ناک چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ناک بہت چھوٹی ہو تو بالوں کو ماتھے اور کانوں کے پیچھے رکھنا موزوں رہتا ہے۔ اس طرح ناک چہرے پر بہت چھوٹی دکھائی نہیں دیتی۔

(ii) اگر ٹھوڑی بہت بڑی ہو تو کھینچا ہوا جوڑا یا کَسی ہوئی چٹیا بنانے سے ٹھوڑی اور بھی زیادہ نمایاں لگتی ہے۔ اس کے لیے بالوں کو ماتھے اور کانوں پر ڈھیلا چھوڑنے اور ڈھیلی ڈھالی چٹیا یا نیچی قسم کا جوڑا بنانے سے بہت مدد ملتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ٹھوڑی بہت اندر کی طرف گئی ہوئی ہو تو کانوں اور گردن پر بال ڈھیلے چھوڑنے چاہییں۔

2- کپڑے کے رنگ، ڈیزائن اور ساخت یا بناوٹ کے شخصیت پر اثرات

رنگ طبیعت اور شخصیت پر مختلف اثرات مرتب کرتے ہیں مثلاً سرخ رنگ دیکھنے سے گرمی اور حدت کا احساس ہوتا ہے۔ جبکہ کھلتا ہوا نیلا رنگ طبیعت میں ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتا ہے۔ لباس میں مختلف رنگوں کو خوش ذوقی سے استعمال کر کے اس کی جاذبیت میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ رنگ کے مناسب انتخاب سے ہماری شخصیت پر نمایاں اثرات ہوتے ہیں۔ اس لیے مناسب رنگوں کا انتخاب کرنے کے لیے ہمیں رنگوں کے بارے میں تھوڑا بہت علم ضرور ہونا چاہیے۔ ہم رنگوں کو استعمال کرنا زیادہ تر دو ذریعوں سے سیکھتے ہیں مثلاً

(i) قدرت کے مناظر اور کائنات کی چیزوں مثلاً پھولوں، پھلوں، درختوں اور مناظر میں مختلف رنگوں کے امتزاج سے۔

(ii) رنگوں کے دائرے اور قوس قزح وطیف (Spectrum) کو دیکھنے سے بہت سے رنگ نظر آتے ہیں۔ مگر دراصل رنگ تین ہی ہیں۔ جنہیں بنیادی رنگ (Primary Colours) کہا جاتا ہے۔ یہ رنگ سرخ، نیلا اور پیلا ہیں۔ ان تین بنیادی رنگوں کی آمیزش سے دیگر رنگ بنتے ہیں۔

1- ایک ہی رنگ کو کسی جگہ پر ہلکا اور کہیں گہرا کرنے سے بہت خوش گوار تاثر پیدا ہوتا ہے۔

2- دائرے میں سے جو رنگ منتخب کیا جائے اس کے دونوں طرف کے دو ساتھی رنگوں کو اس کے ساتھ چنا جا سکتا ہے مثلاً اگر سبز رنگ چنا جائے تو اس کے ساتھ پیلے اور نیلے رنگوں کو بھی ملایا جا سکتا ہے۔

3- دائرے میں سے جو رنگ چنا جائے اس کے بالمقابل یعنی عین سامنے کے رنگ کو اس کے ساتھ استعمال کریں مثلاً پیلے کے ساتھ جامنی، نیلے کے ساتھ نارنجی اور سبز کے ساتھ سرخ رنگ خوب اچھی طرح بچ سکتا ہے۔

4- اگر آپ کوئی رنگ استعمال نہ کرنا چاہیں تو سفید، کالے اور سلیٹی (Grey) رنگوں کو ملا کر بھی استعمال کر سکتی ہیں۔

5- لباس میں ہلکے رنگ جسم کا حجم بڑھاتے ہیں اور گہرے رنگ حجم کو کم کرتے ہیں اس لیے جسامت کے مطابق ہلکے اور گہرے رنگوں کا استعمال موزوں و مناسب رہتا ہے۔

3- لباس کے ڈیزائن، ساخت اور بناوٹ کے شخصیت پر اثرات

لباس کا کپڑا، اس کا ڈیزائن، ساخت اور بناوٹ شخصیت اور جسامت کے مطابق ہونا چاہیے لباس کے ڈیزائن میں درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

1- موٹی جسامت کو چھوٹے چھوٹے پھولوں والا یا پرنٹیڈ کپڑا منتخب کرنا چاہیے۔

2- ایک لمبی اور دبلی لڑکی کے لیے بڑے پھولوں والا پرنٹ موزوں رہتا ہے کیونکہ اس سے اس کا دبلا پن کم نمایاں رہے گا۔

3- زندہ دل اور شوخ شخصیت کے لیے شوخ رنگ اور بڑے بڑے پھول اور پرنٹ مناسب رہتے ہیں۔

4- ایک خاموش طبع اور حلیم مزاج شخص کے لیے چھوٹے چھوٹے پھولوں والے پرنٹ یا باریک لائنوں والے ڈیزائن ہلکے رنگوں میں بہت موزوں رہتے ہیں۔

کپڑے کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً نرم، سخت، چمک دار، ریشمی، اکڑے ہوئے اور بھاری۔ اس لیے کپڑے خریدتے وقت یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ کپڑے کی ساخت آپ کی شخصیت کے مطابق ہو مثلاً

1- جو کپڑے نرم اور سادہ ہوں وہ جسم کو اس کی ساخت کے مطابق بہت خوب صورتی سے واضح کرتے ہیں۔

2- پھُولے ہوئے، سخت اور چمک دار کپڑے موٹا پا ظاہر کرتے ہیں۔

3- کھُردرے اور سادہ ساخت کے کپڑوں کے ساتھ بہت نفیس قسم کے ریشمی کپڑے نہیں پہنے جاسکتے مثلاً اگر موٹی ململ کی ساڑھی ہو تو اس کے ساتھ سوتی کپڑے کا بلاؤز ہی موزوں رہے گا ساٹن یا سلک کا بلاؤز مناسب نہیں لگتا لہٰذا لباس کا انتخاب ہمیشہ موقع محل کے مطابق کرنا چاہیے مثلاً شادی بیاہ، سالگرہ، مختلف فنکشن، غم یا فوتید گی وغیرہ۔

اہم نکات

1- کسی بھی قسم کے پارچہ جات کی مناسب کانٹ چھانٹ اور اس کی سلائی کے فن کو ٹیلرنگ (Tailoring) کہتے ہیں۔

2- سلائی کے ساز و سامان میں وہ تمام اشیا شامل ہیں جن سے کپڑوں کی سلائی میں مدد ملتی ہے۔

3- اچھا ساز و سامان اچھے نتائج کا حامل ہوتا ہے اور اس سے بہتر کارکردگی سامنے آتی ہے۔

4- سلائی کے سامان کا ہر لحاظ سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

5- سلائی کے لیے مختلف اشیا درکار ہوتی ہیں مثلاً ناپ لینے اور نشان لگانے والی اشیا، کٹائی کرنے والی اشیا اور سلائی میں استعمال ہونے والی اشیا وغیرہ۔

6- ناپنے والا فیتہ، گز یا میٹر راڈ، پن و پن کشن، ٹریسنگ وہیل اور نشان لگانے والا چاک ناپ لینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

7- کٹائی کے لیے مختلف اقسام کی قینچیاں استعمال ہوتی ہیں مثلاً سلائی کی قینچی، کٹائی کی قینچی، کپڑا کاٹنے والی قینچی، دندانے دار قینچی اور کاج کاٹنے والی قینچی۔

8- سلائی کی اشیا میں دھاگے، سوئیاں، انگشتانہ اور ٹانکے اُدھیڑنے والا پرزہ شامل ہیں۔

9- کپڑوں کی سلائی کے لیے سلائی مشین استعمال ہوتی ہے۔

10- مشین کو مہارت سے استعمال کرنے کے لیے نہ صرف اس کے ہر حصے سے واقفیت ضروری ہے بلکہ ایک حصے کے دوسرے حصے اور پوری مشین کے ساتھ تعلق کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

11- مشین کو صحیح حالت میں رکھنے کے لیے اس کی صفائی و حفاظت اور تیل دینا ضروری ہے۔

12- سلائی اور کٹائی کے لیے استعمال ہونے والی اشیا کو سوئنگ کٹ (Sewing Kit) میں رکھنا ضروری ہے۔

13- مشین کی سلائی کرتے وقت بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

14- مختلف کپڑوں کی مناسبت سے ان کی کٹائی اور سلائی کے بارے میں جاننا ضروری ہے کیونکہ کپڑے مختلف ریشوں سے تیار کیے جاتے ہیں اس لیے ان کی کٹائی اور سلائی میں احتیاط ضروری ہے۔

15- لباس بنانے کے لیے سب سے پہلا قدم یا مرحلہ کپڑے کے ڈیزائن کا انتخاب ہے۔

16- بہترین اور عمدہ لباس کی سلائی کے لیے جسم کے ناپ کا صحیح ہونا ضروری ہے۔

17- جسم کا ناپ لینے کے بعد بنیادی حصوں کا حساب کتاب کرنے کے بعد ڈرافٹ بنایا جاتا ہے۔

18- ڈرافٹ میں ڈیزائن کے مطابق تبدیلیاں کر کے پیٹرن (Pattern) بنایا جاتا ہے۔ اس لیے پیٹرن کی کامیابی کا انحصار بنیادی ڈرافٹ پر ہوتا ہے۔

19- کپڑوں کی کٹائی ایک مخصوص اور مناسب جگہ پر کرنا ضروری ہے۔ ورنہ سلائی میں کوئی نہ کوئی نقصان رہ جاتا ہے۔

20- لباس کا انتخاب شخصیت کی مختلف اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔

21- لباس میں افقی، عمودی اور ترچھے خطوط کے استعمال سے پہننے والے کی شخصیت اور قد وقامت پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔

22- رنگ طبیعت اور شخصیت پر مختلف اثرات مرتب کرتے ہیں۔

23- رنگوں کی تین اقسام بنیادی رنگ، ثانوی رنگ اور درمیانی رنگ ہیں۔

24- لباس کا کپڑا، اس کا ڈیزائن، ساخت اور بناوٹ شخصیت اور جسامت کے مطابق ہونا چاہیے۔

25- لباس کا انتخاب ہمیشہ موقع محل کے مطابق کرنا چاہیے۔

سوالات

1- ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) سلائی کی اشیا کو ان کے استعمال کی مناسبت سے کتنی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(ii) ٹریسنگ وہیل ایک چھوٹا سا ہینڈل والا اوزار ہے۔ جس کے اندر کیا ہوتا ہے؟

(الف) دندانے دار پہیہ (ب) سوراخ (ج) کٹاؤ (د) سادہ ہوتا ہے

(iii) سلائی کی قینچی کے دستے کیسے ہوتے ہیں؟

(الف) سیدھے (ب) چوکور (ج) لمبے (د) برابر اور گول

(iv) سوئی کا استعمال کس لحاظ سے کیا جانا ضروری ہے؟

(الف) کپڑے کی نوعیت (ب) کڑھائی (ج) سلائی (د) لمبائی

(v) کپڑوں کی سلائی کے لیے کیا استعمال ہوتی ہے؟

(الف) کروشیا (ب) پرزے (ج) سلائی مشین (د) فٹنگ مشین

(vi) مشین کی سلائی کے کتنے اصول ہیں؟

(الف) چودہ (ب) پندرہ (ج) سولہ (د) اٹھارہ

(vii) ڈرافٹ بنانے کے لیے کیا لینا ضروری ہے؟

(الف) جسم کا ناپ (ب) کاغذ (ج) کپڑا (د) سلائی

(viii) جسم کے کتنے بنیادی حصوں کا ناپ لیا جاتا ہے؟

(الف) ایک (ب) چار (ج) دس (د) گیارہ

2- مختصر جوابات تحریر کریں؟

(i) سلائی / ٹیلرنگ کی تعریف کریں۔

(ii) سلائی کی اشیا کے نام لکھیں۔

(iii) سوئنگ کٹ سے کیا مراد ہے؟

(iv) بچوں کے لباس کے لیے جسم کے بنیادی ناپ لکھیں؟

(v) ڈرافٹ سے پیٹرن بنانے سے کیا مراد ہے؟

(vi) شخصیت کے مطابق لباس کا انتخاب کرتے وقت کن اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

(vii) بنیادی رنگ کون کون سے ہیں؟

3- تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) سلائی مشین کے اہم پرزوں اور ان کے کام کے بارے میں لکھیں۔۔

(ii) مشین کی سلائی کرتے وقت کن بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

(iii) مختلف کپڑوں کی کٹائی اور سلائی کا طریقہ کار لکھیں۔

(iv) بنیادی ڈرافٹ سے پیٹرن بناتے وقت کن نقاط کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

(v) کٹائی کے بنیادی اصول کون کون سے ہیں؟

(vi) لباس میں خطوط کے استعمال کے شخصیت، شکل وصورت اور قد وقامت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

عملی کام

(i) ذیل میں دیے گئے دس بنیادی کڑھائی کے ٹانکوں کے استعمال سے ٹیبل رنز، دیوار کے لیے تصویر اور کشن میں سے کوئی ایک چیز بنائیں۔

بنیادی کڑھائی کے ٹانکے

1- کچا ٹانکا (Running Stitch)

یہ سب سے آسان ٹانکا ہے اور کنارے اور حاشیے بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کو بنانے کے لیے سوئی کپڑے کے اوپر اور نیچے سے مناسب فاصلے پر گزاری جاتی ہے۔ اس ٹانکے کی مدد سے وتری ٹانکے (overcast) بھی لگائے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ دھاگے کو مختلف طریقوں سے گزار کر خوبصورت کنارے بنائے جا سکتے ہیں۔

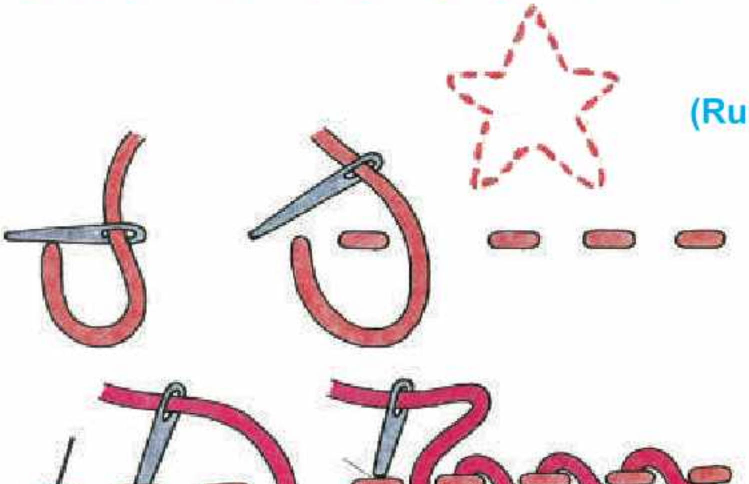

کچا ٹانکا

2- ڈنڈی ٹانکا (Stem Stitch)

یہ ٹانکا ڈنڈیاں اور حاشیہ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کو بنانے کے لیے سوئی نمبر 1 سے باہر نکالیں۔ نمبر 2 سے کپڑے کے نیچے لگا کر نمبر 3 سے باہر نکال لیں اسی طرح کرتے رہیں تا کہ ڈنڈی مکمل ہو جائے۔ اس ڈنڈی کے درمیان میں سے دوسرے رنگ کا دھاگہ گزار کر اس ٹانکے میں مزید خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔

ڈنڈی ٹانکا

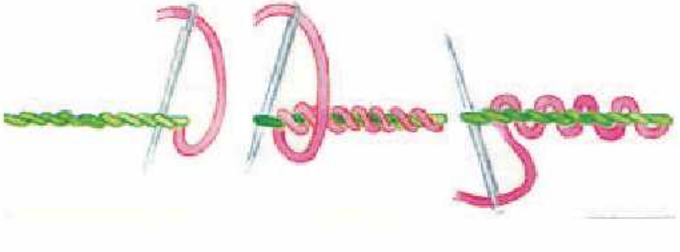

3- گرہ دار ٹانکا (French knot Stitch)

یہ ٹانکا مختلف طریقوں سے بنایا جا سکتا ہے۔ اس کو بنانے کے لیے نمبر 1 سے سوئی کپڑے کے اوپر کی طرف سے نکالیں، سوئی پر دھاگے کے دو بل دے کر سوئی کو کپڑے کی نچلی طرف نکال لیں۔ سوئی کو کپڑے کی نچلی طرف نکالتے ہوئے بل کو انگوٹھے سے ذرا سا دبا دیں تاکہ بل موتی کی مانند نظر آئے۔

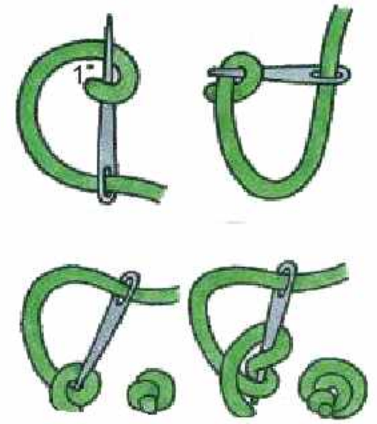

گرہ دار ٹانکا

4- زنجیری ٹانکا (Chain Stitch)

یہ ٹانکا حاشیہ بنانے، پھول بنانے اور بھرائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سادہ زنجیری ٹانکا بنانے کے لیے نمبر 1 سے سوئی باہر نکالیں۔ نمبر 2 سے سوئی کپڑے کی نچلی طرف سے گزار کر نمبر 3 پر دھاگے کا حلقہ (Loop) بنا کر باہر نکال لیں۔ اسی طرح بناتے رہنے سے زنجیر مکمل ہو جاتی ہے۔

زنجیری ٹانکا

Whipped Chain Stitch بنانے کے لیے

زنجیری ٹانکے کی ایک بنیادی لائن بنالیں۔ پھر دوسرے رنگ کے دھاگے کو زنجیر کے نیچے سے دائیں سے بائیں گزار لیں اس طریقے سے حاشیہ قدرے اُبھرا ہوا محسوس ہوگا۔

Whipped Chain Stitch

5- لیزی ڈیزی ٹانکا (Lazy Daisy Stitch)

ٹانکا بنانے کے لیے نمبر 1 سے سوئی باہر نکالیں۔ نمبر 2 سے کپڑے کی نچلی طرف لے جا کر نمبر 3 سے باہر نکال لیں۔ پھر نمبر 3 سے نمبر 4 پر چھوٹا سا ٹانکا لیتے ہوئے سوئی کو کپڑے کی نچلی طرف نکال لیں۔ اسی طریقے سے باقی پتیاں بنا کر پھول مکمل کر لیں۔

لیزی ڈیزی ٹانکا

6- دوسوتی ٹانکا(Cross Stitch)

ٹانکا بنانے کے لیےنمبر 1 سے سوئی باہر نکالیں۔نمبر 2 سے کپڑے کی نچلی طرف لے جا کرنمبر 3 سے باہر نکال لیں۔ پھرنمبر 3 سے نمبر 4 پر ٹانکا لیں۔اسی طرح کرتے رہنے سے ڈیزائن مکمل ہو جائے گا۔

سوتی ٹانکا

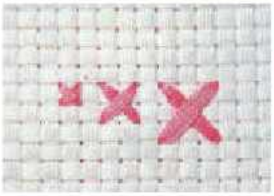

7- مچھلی ٹانکا (Herringbone Stitch)

ٹانکا بنانے کے لیےنمبر 1 سے سوئی باہر نکالیں۔نمبر 2 سے کپڑے کی نچلی طرف لے جا کرنمبر 3 سے باہر نکال لیں۔

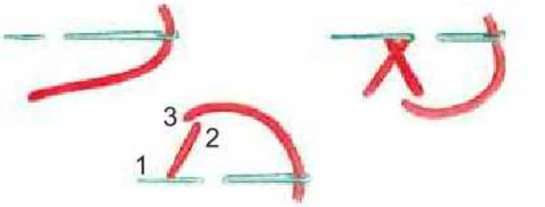

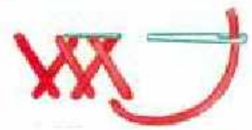

مچھلی ٹانکا

8- بند مچھلی ٹانکا(Closed Herringbone Stitch)

یہ بنیادی ٹانکا شیڈو ورک(Shadow Work) میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں مچھلی ٹانکا قریب قریب کیا جاتا ہے اس کو باریک کپڑے کی اُلٹی طرف کیا جاتا ہے۔ سیدھی طرف سے یہ بخیہ ٹانکے کی مانند نظر آتا ہے۔

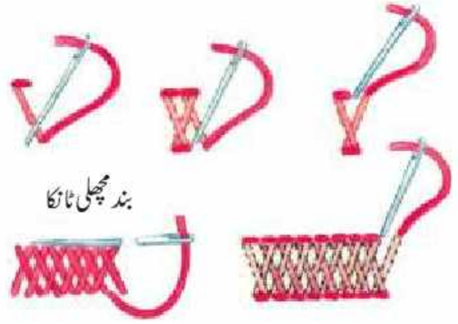

بند مچھلی ٹانکا

9- لمبا اور چھوٹا ٹانکا (Long and Short Stitch)

یہ ٹانکا پھولوں اور پتوں کی بھرائی کے لیے استعمال ہوتا ہے اس میں پتی کو آدھے حصے سے شروع کرتے ہوئے ایک ٹانکا لمبا اور ایک ٹانکا چھوٹا لیا جاتا ہے۔ بعد میں لمبے ٹانکے کی جگہ چھوٹا ٹانکا اور چھوٹے ٹانکے کی جگہ لمبا ٹانکا لے کر بھرائی کی جاتی ہے۔

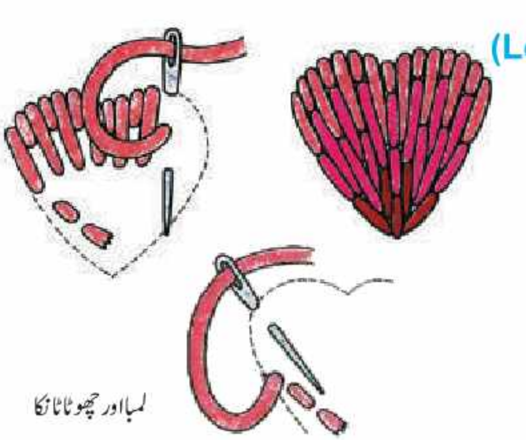

لمبا اور چھوٹا ٹانکا

10- ساٹن ٹانکا (Satin Stitch)

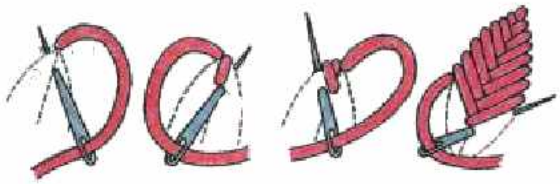

ساٹن ٹانکا

یہ ٹانکا بھی پھولوں اور پتوں کی بھرائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اوپر اور نیچے سے ایک جیسا ہوتا ہے اس لیے اس کے ٹانکے قریب قریب لیے جاتے ہیں لیکن اگر پتی بڑی ہو تو اسے آدھا آدھا کر کے بنایا جاتا ہے۔

(ii) درج ذیل میں مختلف سلائیاں/سیون بنانے کے طریقے دیے گئے ہیں، ان کو دیکھتے ہوئے سلائیاں/سیون بنائیں۔

لباس کی سلائی کے لیے عموماً چار قسم کی سلائیاں/سیون استعمال کی جاتی ہیں۔

1- سادہ سلائی/سیون (Plain Seam)
2- گم سلائی/سیون (FrenchSeam)
3- اوپر کی ہوئی سلائی/سیون (Lapped Seam)
4- چپٹی سیون (Flat Fell Seam)

1- سادہ سلائی/سیون (Plain Seam):

لباس کی سلائی میں اس کا استعمال سب سے زیادہ ہوتا ہے اور یہ سوتی، ریشمی اور اونی کپڑوں پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں کپڑے کی سیدھی طرف اندر اور الٹی طرف باہر رکھی جاتی ہے۔

بنانے کا طریقہ

1- کپڑے کی سیدھی طرف اندر اور الٹی طرف باہر رکھ کر سیدھی سلائی/سیون کریں۔

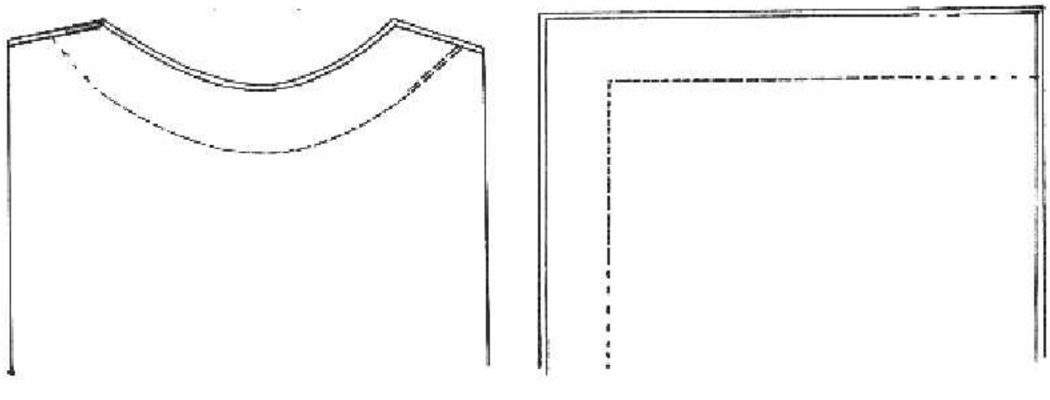

سادہ سلائی

2- اس سلائی/سیون کے کناروں کی پختگی درج ذیل طریقوں سے کر لیں۔

i- سادہ سلائی/سیون کے کناروں کو Pinking Shears یا سادہ قینچی سے زِگ زیگ شکل میں کاٹ لیں اس سے کپڑے کے سروں سے دھاگے نہیں نکلتے۔

ii۔ زِگ زیگ شکل میں کاٹ کر اس کے کناروں پر سلائی کر لیں اس سے زیادہ دھاگے نکلنے والے کپڑوں کے سروں سے دھاگے نہیں نکلتے۔

iii- سادہ سلائی/سیون کے کناروں کو 3 سینٹی میٹر اندر موڑ کر مشین کے لمبے ٹانکے سے بخیہ کر لیں۔ اس کو Edge Stitching کہتے ہیں۔

iv- سادہ سلائی/سیون کے کناروں پر وتری ٹانکے (Overcast) لگائے جاتے ہیں۔

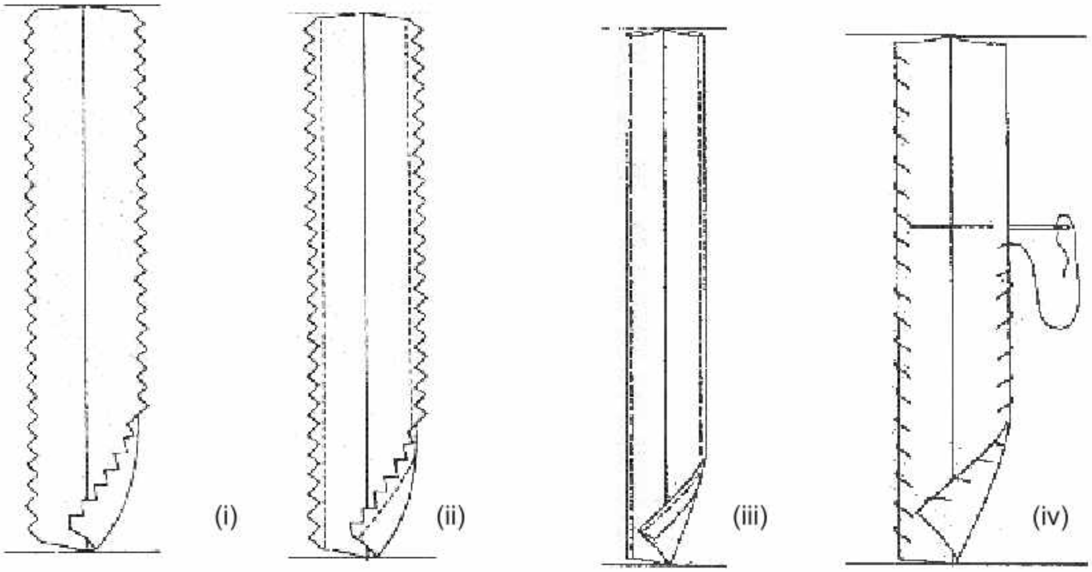

سیون کی پختگی (Seam finishes)

2- گم سلائی/سیون (French Seam)

یہ سلائی / سیون عموماً باریک کپڑوں پر کی جاتی ہے۔ جن کے سرے سیدھی طرف سے نظر آتے ہیں۔ یہ سیون بھاری اور موٹے کپڑوں کے لیے موزوں نہیں اس کے علاوہ یہ خم دار جگہوں اور گہرائی میں استعمال نہیں ہو سکتی۔ سیدھی سلائی/سیون میں یہ نرم و نفیس رہتی ہے۔

بنانے کا طریقہ

1- کپڑے کی الٹی طرف اندر اور سیدھی طرف باہر رکھ کر سلائی/سیون کریں۔ یہ سلائی/سیون کنارے کے بالکل ساتھ ساتھ ہونی چاہیے۔

-2 الٹی طرف سے سادہ سلائی/سیون کی طرح سی لیں۔ اگر پہلی سلائی/سیون کے سرے چوڑے ہوں اور دوسری سلائی /سیون میں نظر آئیں تو ان کو پہلے تھوڑا کاٹ لیں تا کہ دوبارہ سلائی/سیون کرنے سے کپڑے کے سرے نظر نہ آئیں۔

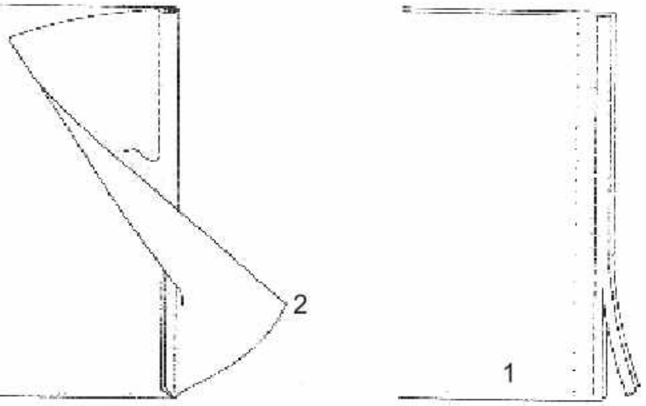

-3 اوپر کی ہوئی سلائی/سیون(Lapped Seam):

یہ سلائی/سیون چنٹ اور پلیٹ والے حصوں کی سلائی/سیون کو بٹھانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ زنانہ و مردانہ کرتوں پر بھی کی جاتی ہے۔

بنانے کا طریقہ

-1 کپڑے کی الٹی طرف اندر اور سیدھی طرف باہر رکھ کر سلائی/سیون کریں۔

-2 سیدھی طرف سے سلائی/سیون کو استری کر لیں اور اس پر سلائی/سیون لگالیں۔

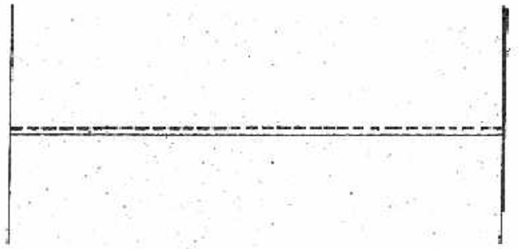

-4 چپٹی سلائی/سیون (Flat Fell Seam):

یہ سلائی/سیون مردانہ کپڑوں، بچوں کے کھیل کے کپڑوں اور جینز (Jeans) وغیرہ پر کی جاتی ہے۔ یہ بہت پائیدار اور آرام دہ سلائی ہے لیکن گولائی والے اور پلیٹ والے حصوں پر مشکل سے ہوتی ہے۔ اس کو بنانے کے لیے کپڑے پر سادہ سلائی/سیون کریں اور کپڑے کے دونوں سرے ایک طرف موڑ کر استری کر لیں، اندر والے حصے کو تقریباً آدھا کاٹ لیں اور چوڑے حصے کو موڑ کر کاٹے ہوئے سرے کے اوپر رکھ کر سلائی/سیون کر لیں۔

بنانے کا طریقہ

1- کپڑے کی الٹی طرف اندر اور سیدھی طرف باہر رکھ کر سلائی/سیون کریں۔

2- کپڑے کے دونوں سرے ایک طرف کو موڑ کر استری کر لیں۔

3- اندر والے ایک سرے کو تقریباً! آدھا کاٹ لیں۔

4- دوسرے چوڑے سرے کو موڑ کر کاٹے ہوئے سرے کے اوپر رکھ کر سلائی/سیون لگا لیں۔

چپٹی سلائی

(iv) شیر خوار بچے کے لباس کا بنیادی ڈرافٹ بنائیں

ضروری ناپ:

1- چھاتی(Chest)

2- اکراس بیک(Across Back)

3- گدی سے کمر تک کی لمبائی(Centreback Length)

4- لمبائی(Length)

شیر خوار بچے کے فراک کا معیاری(Standard) ناپ

1- چھاتی = 42س م

2- اکراس بیک = 22س م

3- گدی سے کمر تک کی لمبائی = 21س م

4- لمبائی = 38س م

بنانے کا طریقہ

1- AB لائن = گدی سے کمر تک کا ناپ = 21 س م

2- AC لائن = 1/2 چھاتی + 5 س م = 26 س م

3- B کو D سے اور C کو B سے سیدھی لائن میں ملا لیں۔

4- A,C اور B,D لائنوں کو دو برابر حصوں O اور O_1 میں تقسیم کر لیں۔

5- A اور C نکات سے نیچے 1/2 اکراس بیک + 2.5 سم (13.5 سم) ناپ کر نکات E اور E_1 لگائیں۔ اُن کو آپس میں ملا دیں اور درمیان میں نقطہ O_2 لگائیں۔

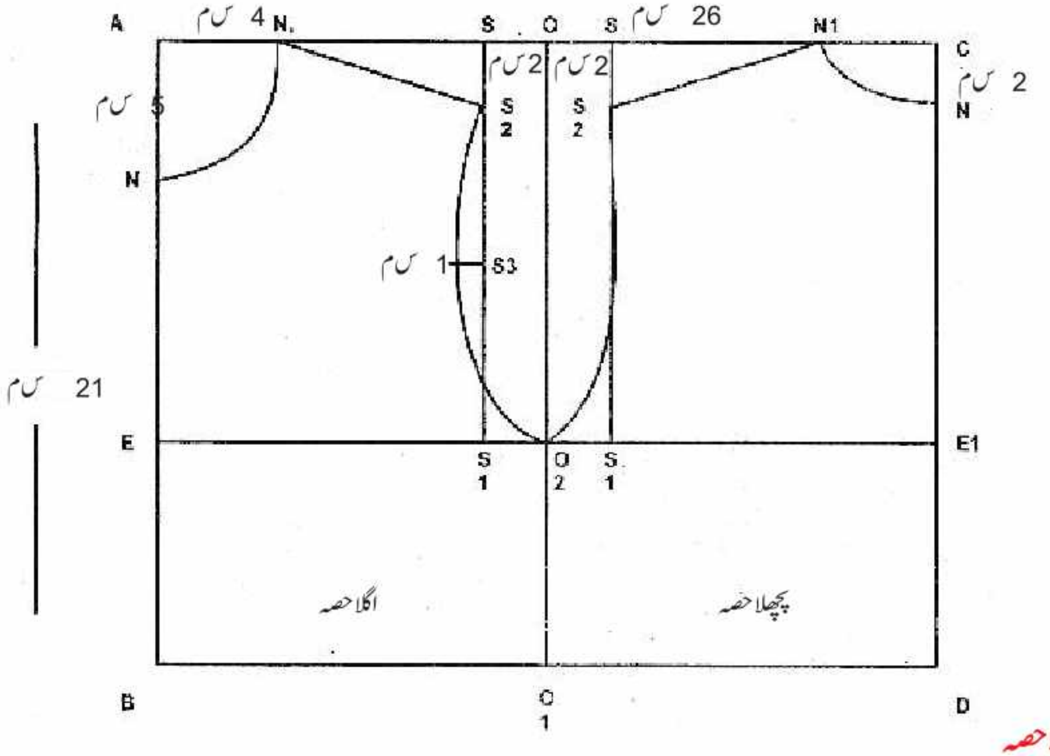

اگلا حصہ

1- نقطہ A سے 5 س م نیچے N اور 4 س م دائیں طرف N_1 نقطہ لگائیں۔ N کو N_1 سے گلے کی گولائی کے لیے ملائیں۔

2- AC لائن پر N_1 سے 6.5 س م ناپ کر نقطہ S لیں۔ اس کو E اور E_1 لائن پر نیچے کی طرف بڑھائیں اور نقطہ S_1 لگائیں اور S کو S_1 سے سیدھی لائن میں ملا دیں۔

3- S سے 2 س م نیچے S_2 لیں۔ N_1 کو S_2 سے ترچھا ملائیں یہ کندھے کی لائن ہے۔

4- S_1 اور S_2 کو 1/2 میں تقسیم کر کے نقطہ S_3 لیں۔ S_3 سے 1 س م اندر کی طرف نشان لگائیں۔

5- S_2 کو S_3 سے اور S_3 کو O_2 سے گولائی میں ملا لیں۔ یہ اگلے حصے کے بازو (Armhole) کی گولائی ہے۔

پچھلا حصہ

-1 نقطہ C سے 2 س م نیچے اور 4 س م بائیں طرف نقطہ N اور N_1 لگائیں۔ N کو N_1 سے پچھلے حصے کے گلے کی گولائی کے لیے ملالیں۔

-2 N_1 سے 6.5 س م AC لائن پر نقطہ S لیں۔ S کو نیچے کی طرف بڑھائیں اور E، E_1 لائن پر نقطہ S_1 لیں۔

-3 S سے 2 س م نیچے نقطہ S_2 لیں۔ N_1 کو S_2 سے کندھے کی لائن کے لیے ترچھا ملالیں۔

-4 S_2 کو O_2 سے پچھلے حصے کے بازو کی گولائی کے لیے ملائیں۔

آستین

ضروری ناپ

آستین کی چوڑائی = 26 س م

آستین کی لمبائی = 10 س م

بنانے کا طریقہ

-1 آستین کی لمبائی کے لیے ایک لائن AB 10 س م پر لیں۔

-2 آستین کی چوڑائی کے لیے A سے 26 س م پر نقطہ C لگائیں۔

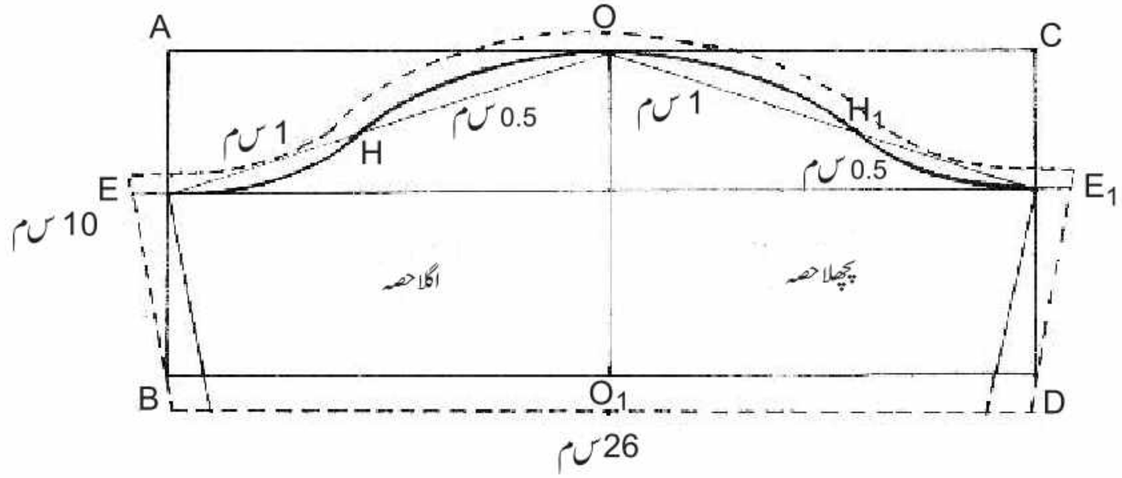

آستین کا ڈرافٹ

-3 BD=AC, CD=AB اور ABCD کو ملالیں۔

-4 A سے C سے نیچے کی طرف 4 س م پر نقطہ E اور E_1 لگائیں۔ E کو E_1 سے سیدھا ملالیں۔

-5 A,C اور B,D لائنوں کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے نقطہ O اور O_1 لگائیں اور انہیں سیدھی لائن میں ملالیں۔

-6 E کو O سے اور O اور E_1 سے ملالیں۔

-7 ڈرافٹ پر اگلے اور پچھلے حصے کی نشاندہی کر لیں۔

-8 E,O اور O,E_1 کو برابر تقسیم کر کے نقطہ H اور H_1 لگائیں۔

-9 اگلے حصے کے لیے H اور O کے درمیان سے 0.5 س م اوپر کی طرف ناپ لیں۔

-10 E اور H کے درمیان سے 1 س م نیچے ناپ لیں۔

-11 E_1 اور H_1 کے درمیان سے 0.5 س م نیچے نشان لگالیں۔

-12 H_1 اور O کے درمیان سے (آستین کے پچھلے حصے کے لیے) 1 س م اوپر ناپ کر نشان لگالیں۔

-13 E کو H سے، H کو O سے، O کو H_1 سے اور H_1 کو E_1 سے گولائی میں ملالیں۔

-14 گولائی والے حصوں کے گرد 1.2 س م، آستین کی اطراف پر 2 س م اور تر پائی کے لیے 2 س م سلائی کا حق (Seam Allowance) رکھ کر نشان لگالیں۔

11 عمر کے مختلف گروپوں کی لباس کی ضروریات
(Clothing Requirements of Different Age Groups)

عنوانات (Contents)

11.1 لباس کے انتخاب پر اثر انداز ہونے والے عوامل
11.2 عمر کے مختلف گروپوں کے لیے کپڑوں کی موزونیت
11.3 کپڑوں میں ردو بدل کر کے انہیں نیا بنانا

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- لباس کے انتخاب پر اثر انداز ہونے والے مختلف عوامل کی فہرست بنا سکیں اور ان عوامل کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- عمر کے مختلف گروپوں کے لباس کی ضروریات کا ڈیزائن، موقع محل اور موسم کے لحاظ سے انتخاب کر سکیں۔
- دیرپا اور پرکشش کپڑوں کا انتخاب کر سکیں۔
- پرانے کپڑوں کو ردو بدل کر کے نیا بنا سکیں۔

11.1 لباس کے انتخاب پر اثرانداز ہونے والے عوامل

(Factors affecting the Selection of Clothes)

لباس کا صحیح انتخاب ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لباس ہماری شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے اس لیے جو کپڑے بھی بنائے جائیں وہ ڈیزائن اور رنگ کے لحاظ سے پہننے والے کی شخصیت اور موقع محل کے مطابق ہونے چاہییں۔

ہر وہ چیز جو جسم ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، ہمارا ''لباس'' کہلاتی ہے۔ لباس ہماری بنیادی ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت ہے۔ موزوں لباس سے مراد ''ایسا لباس ہے جو پہننے والے کی عمر، رنگت، مزاج، موسم اور موقع محل کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہو۔'' موزوں لباس کا مطلب ریشمی یا قیمتی لباس نہیں بلکہ لباس کی موزونیت لباس کے صحیح انتخاب پر منحصر ہے۔ لباس ایسا بنانا چاہیے جو شخصیت کو جاذب نظر بنائے اور اس کی خامیوں کو چھپائے۔

موجودہ دور میں فیشن صرف اپنے معاشرے کی اقدار و ثقافت کو مدنظر رکھ کر نہیں کیا جاتا بلکہ مغربی ممالک میں مروج فیشن کو بھی اپنایا جاتا ہے۔ ہر معاشرے کی لباس کے بارے میں اپنی روایات ہوتی ہیں۔ اکثر روایات مذہب سے اثر پذیر ہوتی ہیں اور ہمارا مذہب ہمیں اسلامی اقدار کے مطابق ملبوس ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ جس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اسلام میں پردہ اور حیا سب سے اولین مقام رکھتے ہیں۔ اس لیے لباس بھی انہی خطوط پر وضع ہونا چاہیے۔ لباس کی وضع میں تین عوامل اہمیت کے حامل ہیں جن کے انتخاب میں ہمیشہ اپنی مذہبی اقدار کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے اور ہم جو فیشن بھی اپنائیں اسے انہی اقدار کی حد بندی میں ہونا چاہیے۔ یہ عوامل درج ذیل ہیں۔

(i) کپڑے یا پارچہ جات کا انتخاب (ii) لباس کی تراش خراش

(iii) لباس کا ڈیزائن و سٹائل

(i) کپڑے یا پارچہ جات کا انتخاب (Selection of Fabrics)

لباس محض رسم پوری کرنے کے لیے نہیں پہنا جاتا بلکہ متعدد دوسرے مقاصد کے ساتھ ساتھ اس کا بنیادی مقصد تن ڈھانپنا اور ستر پوشی کرنا ہے۔ جس کے لیے کپڑے کا انتخاب ایسا ہونا چاہیے جو اس مقصد کو پورا کر سکے یعنی کپڑا کم از کم اتنا موٹا ضرور ہونا چاہیے جس کے آر پار روشنی گزرنے سے جسم کی وضع اور ہیولا دکھائی نہ دے۔ مثلاً جارجٹ (Georgette) اور شیفون (Chiffon) کے نیچے سوتی کپڑا الگوا لینا بہتر ہے۔ اس کے برعکس لٹھے، پاپلین یا اسی موٹائی کا دوسرا کپڑا سوٹ کے لیے استعمال کرنے سے مہذب اور مدبر قسم کا لباس وضع ہوتا ہے۔ سوتی کپڑوں میں سین فورائزڈ کاٹن (Sanforized Cotton) مرسرائزڈ کاٹن (Mercerized Cotton) اور اسی طرح کے دیگر ہلکے کپڑے موجود ہیں۔ لان یا موٹی وائل وغیرہ بھی گرمیوں میں پہننے کے لیے موزوں ہیں۔ ہلکے اور سفیدی مائل رنگوں کے نیچے شمیض پہننے سے جسم نمایاں نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ قدرے گہرے، شوخ اور مٹیالے رنگوں میں بھی جسم نمایاں نہیں ہوتا۔

(ii) لباس کی تراش خراش(Cutting of Dress)

لباس خواہ کسی سٹائل میں یا کسی بھی رواج کے مطابق تراشا جائے ہمیشہ ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے۔لیکن اگر قمیص اور شلوار درمیانہ فٹنگ میں رکھ کر پہنی جائے تو اس سے رائج الوقت فیشن بھی ہوجاتا ہے اور لباس کا مقصد بھی پورا ہوجاتا ہے۔علاوہ ازیں چُنے ہوئے دوپٹوں کی بجائے کھلے دوپٹے یا چادر سے پردے کا مقصد پورا ہوجاتا ہے۔ پاکستان کے کئی علاقوں میں کھلی چادر اوڑھنے کا رواج عام ہے۔جس سے بے پردگی بھی نہیں ہوتی اور جسم بھی ڈھک جاتا ہے۔

(iii) ڈیزائن وسٹائل(Design and Style)

ڈیزائن وسٹائل سے مراد یہ ہے کہ لباس میں گلا، بازو اور اگلا پچھلا حصہ وغیرہ کس سٹائل کا ہونا چاہیے۔ ہمیشہ پورے بازو کی آستین، مناسب اونچائی کے گلے اور مناسب فٹنگ کے کپڑے پہننے چاہییں کیونکہ اس سے بہتر کوئی اور چیز نہیں نیز مذہبی حدود میں رہ کر مختلف قسم کے سٹائل اور فیشن اپنانے چاہییں جو اسلام کی ہدایات کے منافی نہ ہوں۔

لباس انسان کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے اور ایک پرکشش شخصیت کے لیے لباس کا مناسب اور موزوں ہونا نہایت ضروری ہے۔لباس کی موزونیت بہت سے عوامل پر منحصر ہے۔ یہ عوامل درج ذیل ہیں۔

1- عمروجنس	2- پیشےاورسرگرمیاں	3- آمدنی/گھریلووسائل
4- مذہبی اقدار	5- موسم اور موقع محل	6- شخصیت
7- رسم ورواج		

11.1.2 لباس کے انتخاب میں عوامل کی اہمیت
(Significance of Factors in the Selection of Clothes)

1۔ عمروجنس کے مطابق لباس کا انتخاب

لباس کا انتخاب کرنے میں سب سے اہم پہننے والے کی عمر اور جنس ہے۔ کپڑوں کے رنگ، ڈیزائن اور سٹائل کا انتخاب کرتے وقت عمر کے تقاضوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ عمر کے مختلف ادوار میں کپڑوں کی تعداد اور نمونوں کا تقاضا بہت مختلف ہوتا ہے۔مثلاً بڑی عمر کے لوگ صوفیانہ رنگوں کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح چھوٹے بچے شوخ رنگوں میں ہی اچھے لگتے ہیں۔(اگلے صفحات پر عمر کے مختلف گروپوں کے لباس کا انتخاب کرنے کے بارے میں تفصیلاً دیا گیا ہے۔)

2۔ پیشے اور سرگرمیوں کے مطابق لباس کا انتخاب

لباس کے انتخاب میں اس کی موزونیت کا انحصار بہت حد تک اسے پہننے والے کے پیشے اور سرگرمیوں پر ہوتا ہے مثال کے طور پر ایسے لوگ جنہیں دن بھر عام طور پر گھر پر ہی رہنا ہوتا ہے۔انہیں نسبتاً بہت کم تعداد میں کپڑے درکار ہوتے ہیں جبکہ مختلف دفتروں میں کام

کرنے والی خواتین اور مردوں کے کپڑے ان کے پیشے کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کا اپنا لباس ہوتا ہے، پولیس افسران مخصوص یونیفارم پہنتے ہیں، وکلا اور پروفیسر ایک مخصوص گاؤن پہنتے ہیں۔ گویا بعض لوگوں کا لباس ان کے پیشے اور سرگرمیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسی طرح اساتذہ، بینک ملازمین یا عام دفتروں میں کام کرنے والے لوگوں کا لباس جدید طرز پر مگر سادگی اور پردہ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ کپڑوں کے رنگ اور ڈیزائن بھی زیادہ شوخ نہیں ہونے چاہئیں۔ فیکٹریوں، کارخانوں اور تعمیراتی کمپنیوں میں کام کرنے والوں کو کام کے اوقات کے لیے پائیدار اور گہرے رنگوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اسی طرح کھیل کود کرنے والے لوگوں کا لباس ایسا ہونا چاہیے جو جسمانی حرکات اور کھیل کود میں رکاوٹ کا باعث نہ بنے۔

3۔ آمدنی اور گھریلو وسائل کے مطابق لباس کا انتخاب

لباس خاندان کے بجٹ میں دوہری اہمیت کا حامل ہے۔ جہاں یہ ایک بنیادی ضرورت ہے وہاں اس کا شمار آسائش میں بھی ہوتا ہے۔ اس لیے یہ گھریلو وسائل پر کافی حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔ ہماری کل آمدنی کا صرف 15% تمام افراد خانہ کے لباس پر خرچ ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس سے زیادہ خرچ کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم کسی اہم ضرورت کو پس پشت کر رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنی آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے طریقے اختیار کیے جائیں جن سے بجٹ پر زیادہ اثر نہ پڑے اور افرادِ خانہ کو ان کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق لباس مہیا کیا جا سکے مثلاً سلائی اور کڑھائی خود کرنا، کلیرنس سیل سے کپڑا خریدنا، پرانے لباس کو کانٹ چھانٹ کر لباس بنانا، پرانے فیشن کے ملبوسات کو مختلف انداز سے ملا کر نیا لباس تیار کرنا اور سائز میں چھوٹے ہونے والے کپڑوں سے چھوٹے بچوں کے کپڑے بنانا، کپڑوں کی حفاظت کے طریقے اپنانا وغیرہ۔

4- مذہبی اقدار اور شرعی تقاضوں کے مطابق لباس کا انتخاب

اسلام ہمیں نہ صرف دین کی تعلیم دیتا ہے بلکہ دنیا میں زندگی گزارنے کا ضابطہ بھی بتاتا ہے۔ اس لیے لباس کا انتخاب کرتے ہوئے مذہبی اقدار اور شرعی تقاضوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اسلام عورتوں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ موزوں اور سادہ لباس پہنیں جو ان کے جسم کو صحیح ڈھانپے اور جس سے جسم کی نمائش نہ ہو ایک مسلمان ہونے کے ناتے ہمارا لباس شرعی تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے یعنی لباس کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ اس میں سے جسم نظر آئے۔ لباس کی تراش خراش اور سلائی ایسی ہو جس سے جسم نمایاں نہ ہو یعنی درمیانہ فٹنگ کا ڈھیلا ڈھالا لباس استعمال کیا جائے، لباس کا ڈیزائن مردانہ لباس سے مشابہ نہ ہو اور اس سے اسراف کا پہلو ظاہر نہ ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ قمیص شلوار کے ساتھ کھلے دوپٹے یا چادر کا استعمال کیا جائے۔ اس سے لباس کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا اور فیشن بھی زیادہ محسوس نہیں ہوگا۔

5- موسم اور موقع محل کے مطابق لباس کا انتخاب

ہمارے ملک میں سال بھر میں چار موسم آتے ہیں یعنی گرمی، سردی، بہار، برسات۔ اس لیے لباس ہمیشہ جغرافیائی حالات اور موسم کے مطابق پہننا چاہیے مثلاً گرمیوں کا لباس ہلکا پھلکا، ڈھیلا ڈھالا اور ہوادار ہونا چاہیے۔ سوتی، لان، وائل اور لینن کے کپڑوں کا استعمال

گرمیوں کے لیے بہتر رہتا ہے۔ کیونکہ یہ کپڑے نرم، جاذب اور آرام دہ ہوتے ہیں۔ سردیوں میں ٹھنڈک کی وجہ سے گرم کپڑوں مثلاً جرسی، سویٹر، شال، کوٹ، موٹی کاٹن، لینن، جرسی وغیرہ کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ سردیوں میں فٹنگ والے لباس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہار کے موسم میں چونکہ درجہ حرارت معتدل ہوتا ہے۔ اس لیے اس موسم میں ریشمی، سوتی، جارجٹ، شیفون وغیرہ کے ملبوسات استعمال کیے جا سکتے ہیں جبکہ برسات کے موسم میں سوتی کپڑوں مثلاً لان، وائل وغیرہ کا استعمال بہتر رہتا ہے کیونکہ یہ بدن کی نمی کو چپ چپانے سے روکتے ہیں۔ اس موسم میں زیادہ فٹنگ والے لباس کا استعمال موزوں نہیں رہتا۔

لباس کے لیے رنگوں کا استعمال موسم کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ گرمیوں میں ہر طرح کے ہلکے رنگ ٹھنڈک کا احساس دلاتے ہیں۔ سردیوں میں ہر طرح کے گہرے اور شوخ رنگ اچھے لگتے ہیں کیونکہ یہ گرمی کا احساس دلاتے ہیں۔ بہار کے موسم میں کھلے ہوئے شوخ رنگ و ڈیزائن بہتر رہتے ہیں۔ جبکہ برسات کے موسم میں ہلکے اور درمیانہ شوخ رنگ مناسب لگتے ہیں۔

لباس کے لیے رنگوں کا انتخاب موقع محل کے مطابق کرنا بھی ضروری ہے۔ مثال کے طور پر جو لباس شادی بیاہ یا دیگر تقریبات پر اچھا لگتا ہے وہ غم کے موقع پر نہایت نامناسب لگتا ہے۔ شادی بیاہ، پارٹیوں، عید وغیرہ پر ریشمی، بھڑکیلے اور شوخ رنگ کے لباس کا استعمال کرنا ضروری ہے جبکہ فوتیدگی وغیرہ کے موقع پر سفید، کریم، گہرے، کالے یا مٹیالے رنگ کے لباس کا انتخاب مناسب رہتا ہے۔

6- شخصیت کے مطابق لباس کا انتخاب

لباس انسان کی پوری شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ شخصیت انسان کی امتیازی صفات و خصوصیات کے مجموعہ کا نام ہے جو کسی فرد میں نمایاں طور پر موجود ہوتی ہیں۔ ہر انسان کی شخصیت اور مزاج دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ کچھ لوگ بہت شوخ اور چنچل ہوتے ہیں، کچھ بہت خاموش، ڈرامائی اور سنجیدہ ہوتے ہیں۔ شخصیت خواہ کیسی ہی ہو وہ ایک دلچسپ ہستی کا مالک ہوتا ہے۔ لباس ہماری شخصیت پر نمایاں اثر کرتا ہے۔ اور ہر دلعزیز بننے کے لیے لباس کی موزونیت بہت ضروری ہے۔ اس لیے لباس کا انتخاب کرتے وقت اپنی شخصیت کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ شخصیت کے دو اہم پہلو درج ذیل ہیں۔ مناسب لباس کا انتخاب کرتے وقت ان دونوں پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

1- شخصیت نفسیاتی اعتبار سے   2- شخصیت جسمانی اعتبار سے

1- شخصیت کی نفسیاتی اعتبار سے درج ذیل اقسام ہیں۔

(i) نازک اندام شخصیت   (ii) کھلاڑی شخصیت

(iii) ڈرامائی شخصیت   (iv) شرمیلی شخصیت

(v) باوقار شخصیت   (vi) زندہ دل اور شوخ شخصیت

(i) نازک اندام شخصیت (Dainty Personality): ایسے لوگ دیکھنے میں انتہائی نرم و نازک اور نسوانیت سے بھرپور تاثرات دیتے ہیں۔ ان کے خیالات بھی نازک ہوتے ہیں وہ زندگی میں نفاست اور نزاکت کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے لیے باریک اور نرم

کپڑے بہت مناسب رہتے ہیں۔جس کی تراش خراش اور آرائش نہایت نفاست سے کی گئی ہو۔ ہلکے اور چھوٹے پرنٹ ان کی شخصیت کو نمایاں کرتے ہیں۔بڑے پرنٹ اور شوخ رنگوں والے کپڑوں میں وہ خود کو پُراعتماد محسوس نہیں کرتے۔

(ii) کھلاڑی شخصیت(Sturdy Personality): ایسے لوگ عام طور پر کھلاڑی ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو بھاگ دوڑ اور ایسے کاموں میں مصروف رکھتے ہیں جس سے ان کو بیٹھنا نہ پڑے وہ گہرے اور تیز رنگ پہننا پسند کرتے ہیں۔موٹے چیک دار،ٹویئڈ، گیبرڈین وغیرہ ان کی شخصیت میں اُبھار پیدا کرتے ہیں۔

(iii) ڈرامائی شخصیت(Dramatic Personality): ایسے لوگ بہت پھرتیلے ہوتے ہیں اس لیے ان کے لیے شوخ رنگ اور عام ڈیزائنوں سے ہٹ کر کپڑوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔یہ لوگ اپنے موڈ کے مطابق کپڑوں کا انتخاب کرتے ہیں اور نئے فیشن انتہائی اعتماد سے اپناتے ہیں۔اسی لیے انہیں ٹرینڈ سیٹر (Trend setter) بھی کہتے ہیں۔

(iv) شرمیلی شخصیت(Demure Personality): یہ ڈرامائی شخصیت کا سو فی صد تضاد ہے۔ایسی شخصیت اس بات سے خوفزدہ رہتی ہے کہ وہ کسی جگہ بھی مرکز نگاہ نہ رہے۔اس لیے وہ ایسے ڈیزائن اور فیشن اختیار کرتی ہے جو بہت عام، آرام دہ، سادہ اور پُرسکون ہوں۔ایسے لوگ سادہ، ہلکے اور غیر نمایاں قسم کے ڈیزائن اور رنگ پسند کرتے ہیں۔جو مدھم ہوں اور جن پر کسی کی سرسری سی نگاہ پڑے۔

(v) باوقار، سنجیدہ و متین شخصیت(Dignified Personality): ایسی شخصیت کے لوگ طبعاً سنجیدہ، کم گو اور روایتی قدروں کے حامل ہوتے ہیں ان کی فطرت میں چُلبلا پن بالکل بھی نہیں ہوتا۔لباس کے انتخاب میں ایسے لوگ نہایت سوبر رنگ اور سادہ تراش خراش والے لباس اپناتے ہیں اور زیادہ آرائش وسجاوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔تیز اور گہرے رنگ انہیں اچھے نہیں لگتے۔یہ عام طور پر کالے، نیلے، سبز اور دیگر درمیانے رنگوں کو پہننا پسند کرتے ہیں ان کے لباس کی سلائی زیادہ ڈھیلی یا زیادہ فٹنگ والی نہیں ہونی چاہیے۔ ہلکے رنگوں کے ڈیزائن والے لباس ان کی شخصیت کے وقار میں اضافہ کرتے ہیں۔

(vi) زندہ دل اور شوخ شخصیت(Vivacious Personality): ایسی شخصیت زندگی میں عام طور پر روشن پہلو دیکھنے کی عادی ہوتی ہے۔اس لیے اس کو ایسا لباس استعمال کرنا چاہیے جس سے ان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہو۔کیونکہ یہ خوش مزاج، ہنستے اور مسکراتے رہتے ہیں اور اپنی شوخ اور زندہ دل طبیعت کے پیشِ نظر بہت پھرتیلے ہوتے ہیں اس لیے شوخ، نت نئے ڈیزائن اور خوشنما کشیدہ کاری والے لباس سے ان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

7- رسم ورواج کے مطابق لباس کا انتخاب

ہر ملک اور علاقے کے رہنے سہنے اوڑھنے، پہننے اور کھانے پینے کے مخصوص رسم ورواج ہوتے ہیں۔انسان کا ماحول اور اس کی تہذیب وثقافت اس ملک کے رسم ورواج اور لباس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔لباس کی مدد سے کسی بھی فرد کے ملک، قوم اور اس کے طبقے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگوں کا لباس بھی قدرے مختلف

ہے، یعنی پنجاب کے لوگوں کا لباس سرحد کے لوگوں سے مختلف ہے جو ان کے تہذیب وتمدن کی عکاسی کرتا ہے۔

11.2 عمر کے مختلف گروپوں کے لباس کی ضروریات
(Clothing Requirements of Different Age Groups)

(i) بچوں کے ملبوسات (Clothing for Children)

زندگی کے ابتدائی سالوں میں بچوں کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے۔ ان کے جسمانی اعضاء مضبوط ہوتے ہیں اور قد وقامت بڑھتا ہے جس کی وجہ سے ان کے کپڑے دنوں اور ہفتوں میں تنگ اور چھوٹے ہونے لگتے ہیں اس لیے بچوں کا لباس تیار کرتے وقت بچے کی عمر، بڑھنے کی رفتار اور ان کے مشاغل کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

(الف) شیر خوار بچوں کے ملبوسات

-1 اس عمر کے بچوں کا لباس نرم وملائم، آرام دہ، ڈھیلا ڈھالا اور صاف ستھرا ہونا چاہیے۔

-2 شیر خوار بچوں کے لیے سُوتی ریشے سے بنے ہوئے کپڑے مناسب رہتے ہیں۔ کیونکہ سوتی کپڑوں کو دھونا آسان ہوتا ہے اور ان کو باآسانی جراثیم سے پاک کیا جاسکتا ہے۔

-3 ان کے بنیان، جانگیہ وغیرہ کھردرے یا جسم کے ساتھ چپکے ہوئے نہیں ہونے چاہییں بلکہ یہ نرم وملائم، ہلکے اور جاذب کپڑے کے ہونے چاہییں تاکہ بچہ ان کو پہن کر بے چینی محسوس نہ کرے۔ سردیوں میں جب اونی اور گرم کپڑے پہنانے مقصود ہوں تب بھی ان کے نیچے سوتی کپڑے پہنانے ضروری ہیں تاکہ جلد رگڑ سے محفوظ رہے۔

-4 شیر خوار بچوں کے لیے ہلکے رنگوں مثلاً ہلکے گلابی، ہلکے نیلے، ہلکے پیلے اور ہلکے سبز رنگ کا استعمال مناسب ہے۔ کپڑوں کا پرنٹ بھی چھوٹا ہونا چاہیے۔ چھوٹے پھول، چیک، چھوٹے پولکا ڈاٹس اور باریک دھاری دار ڈیزائن کا لباس ان کے زیادہ مناسب موزوں رہتا ہے۔

-5 لباس ایسا ہونا چاہیے جس کو پہنانے اور اتارنے میں آسانی ہو۔ مثال کے طور پر قمیص، فراک اور بنیان اس طرح کا سلا ہونا چاہیے جو آگے اور پیچھے سے پورا کھل سکتا ہو یا گلا اتنا کھلا ہو کہ باآسانی سر کے اوپر سے گزر سکے۔ لباس اس قدر کھلا ہو کہ بچے کے بازو اس میں سے بآسانی گزر سکیں۔

-6 لباس ڈھیلا ڈھالا اور کھلا ہونا چاہیے۔ جو جسمانی حرکات وسکنات میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔

-7 سلائیاں مضبوط اور چپٹی ہونی چاہییں۔ بٹن چھوٹے سائز کے ہونے چاہییں نیز ایسے کاج اور بٹن استعمال کرنے چاہییں جو لباس کو اتارنے اور پہنانے میں حائل نہ ہوں۔ گلے پر ڈوری کی بجائے نرم لاسٹک کا استعمال مناسب رہتا ہے۔ لباس میں سیفٹی پن استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

-8 لباس پر سادہ کڑھائی اور سجاوٹ بچے کی شخصیت کو نمایاں کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ بھاری فرل یا لباس فر والے اور روئیں دار کپڑے کا استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

(ب) گھٹنوں کے بل چلنے والے بچوں کے ملبوسات

-1 اس عمر میں بچہ چل نہیں سکتا اس لیے وہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور گھٹنوں کے سہارے چار ٹانگیں بنا کر رینگتا، گھسیٹتا (Crawl) ہے۔ اس لیے اس کا لباس ایسا ہونا ضروری ہے جس سے وہ آزادی سے حرکت کر سکے۔ لباس اتنا ڈھیلا نہ ہو جو اس کی حرکات میں رکاوٹ کا باعث بنے۔

-2 کپڑا نرم و ملائم اور وزن میں ہلکا ہونا چاہیے۔ ایسا کپڑا جس میں آسانی سے سلوٹیں نہ پڑیں اور ہلکی استری ہو سکے اس کے لیے بہتر ہے۔

-3 اس عمر کے لیے ہلکے اور درمیانہ رنگوں میں چھوٹے پھولدار پرنٹ اور چیک مناسب رہتے ہیں۔

شیر خوار/گھٹنوں کے بل چلنے والے بچوں کے ملبوسات

-4 لباس کا ڈیزائن ایسا ہونا چاہیے جو بچے کو پہنانا اور اتارنا آسان ہو نیز دھلائی میں دِقت پیدا نہ کرے۔

-5 بچوں کے جوتے اور جرابیں نرم کپڑے کے ہونے چاہییں۔ اس عمر کے بچے چونکہ فرش پر رینگنا (Crawl) کرنا زیادہ پسند

کرتے ہیں۔ اس لیے بہتر تو ہے کہ ان کو گھٹنوں تک نرم و ملائم کپڑے کی نیکر پہنائی جائے جو آگے سے آسانی سے کھولی جا سکے تا کہ اس کے گھٹنے رگڑ سے محفوظ رہیں۔

6- لباس کی سلائیاں چپٹی، مضبوط اور باریک ہونی چاہییں۔ لباس پر کالر، جھالر اور فرل وغیرہ لگانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ کُرتے، قمیص یا فراک کا گلا اور مونڈھا زیادہ کھلا یا تنگ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ لباس ناپ سے تھوڑا کھلا ہونا چاہیے تا کہ وہ اس کی حرکات میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔

(ج) ایک سے دو سال کے بچوں کے ملبوسات

اس عمر میں بچے کی نشوونما بہت تیزی سے ہوتی ہے اور بچے عموماً چلنا سیکھ جاتے ہیں۔ ان میں اپنا کام خود کرنے مثلاً کھانے پینے اور کھیلنے کا شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے ان کے کپڑوں میں تھوڑی سی تبدیلی لا کر بچوں کی شخصیت کو جاذبِ نظر اور دلکش بنایا جا سکتا ہے۔ اس عمر میں جسمانی نشوونما تیزی سے ہونے کے باعث بچوں کے کپڑوں میں ہمیشہ گنجائش رکھنی چاہیے تا کہ بوقتِ ضرورت انہیں بڑا یا کھلا کیا جا سکے۔ اس عمر کے بچوں کے لیے کپڑوں کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

1- لباس آرام دہ اور ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے۔ لباس کا ڈیزائن سادہ، بازو، گلا اور کندھے اتنے کھلے ہونے چاہییں جو آسانی سے پہنے اور اتارے جا سکیں۔ پتلون یا پاجامہ گھٹنوں سے ڈھیلا ہونا چاہیے تا کہ بچہ با آسانی اچھل کود اور بھاگ دوڑ کر سکے۔

2- لباس میں زپ (Zip) نہیں ہونی چاہیے اور چھوٹے بٹنوں کی بجائے بٹن ذرا بڑے سائز کے استعمال کرنے چاہییں تا کہ بچے کے لیے ان کو کھولنا اور بند کرنا آسان ہو۔

ایک سے دو سال کے بچوں کے ملبوسات

-3 گرمیوں میں استعمال کے لیے وائل، لان اور باریک کاٹن کے ہلکے پھلکے کرتے، فراک، پاجامے اور جانگیے بہتر رہے ہیں۔ شدید گرمی میں عام طور پر نیکر یا جانگیے کے ساتھ بلاؤز یا ٹی شرٹ پہنانے سے بچوں کو کھیلنے کودنے اور جسمانی حرکات میں آزادی رہتی ہے۔ بلاؤز کا اگلا حصہ کھلا ہونے کی وجہ سے بچے اسے آسانی سے اتار اور پہن سکتے ہیں۔ اسی طرح سردیوں میں گرم کپڑے پہنانے سے پہلے جسم پر سوتی بنیان، فراک یا بلاؤز پہنانا ضروری ہے۔ اسی طرح گرم پاجامے یا پتلون کے نیچے بھی سوتی کپڑے، ململ یا وائل کا استر ہونا ضروری ہے۔

-4 جوتے یا بوٹ نرم کپڑے، کینوس یا نرم چمڑے کے ہونے چاہییں۔ جوتے پاؤں سے تھوڑے کھلے ہونے چاہییں تا کہ پاؤں جوتے میں آسانی سے جا سکے اور بچہ چلنے پھرنے میں دِقت محسوس نہ کرے۔ پاؤں پر ہمیشہ جرابیں پہنانی چاہییں تا کہ پاؤں کی جلد خراب نہ ہو۔ چونکہ اس عمر میں نشوونما تیزی سے ہو رہی ہوتی ہے اور بچوں کو جوتے جلد تنگ ہو جاتے ہیں اس لیے ایک وقت میں صرف ایک جوڑا جوتے کا خریدنا چاہیے۔

(د) دو سے پانچ سال کے عمر کے بچوں کے ملبوسات

اس عمر کے بچے جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ ذہنی شعور بھی حاصل کر لیتے ہیں اس لیے ان کے لباس کا انتخاب ذرا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لباس کے بارے میں اپنی رائے دینے لگتے ہیں۔ اس عمر کے بچے زیادہ تر کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں مثلاً بھاگنا، دوڑنا، چڑھنا، اترنا، تین پہیوں والی سائیکل چلانا، چیزوں کو دھکیلنا وغیرہ۔ ان تمام مشاغل میں بچے دوسرے بچوں کے ساتھ مل جل کر کھیلتے ہیں جس سے ان کی معاشرتی نشوونما بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اس عمر کے بچوں کے لیے لباس کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 لباس بہت ڈھیلے یا بہت تنگ نہیں بلکہ درمیانہ فٹنگ میں ہونے چاہییں۔

-2 سردیوں میں گرم، موٹے اور نرم و ملائم کپڑوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ مثلاً سویٹر، جرسی، ٹوپی، جرابیں، گرم پاجامے اور کوٹ وغیرہ۔ جبکہ گرمیوں میں ہلکے پھلکے نرم، جاذب نظر اور قدرے ڈھیلے ڈھالے لباس کا انتخاب کرنا چاہیے۔

-3 چونکہ بچوں کی جلد نرم و نازک ہوتی ہے اس لیے ان کے تمام لباس نرم و ملائم اور جاذب سوتی کپڑے کے پختہ رنگوں میں ہونے چاہییں کیونکہ ان کو دھونا اور استری کرنا آسان ہوتا ہے۔

-4 کپڑے کا انتخاب کرتے وقت بچے کی عمر، مشاغل، لباس کے ڈیزائن، رنگ اور پسند و ناپسند کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ان کے لیے کھلتے ہوئے شوخ گلابی، ہلکے سرخ، شوخ نیلے اور شوخ سبز رنگ نہایت مناسب ہیں۔ ہلکے اور سفیدی مائل رنگ کے لباس بھی کبھی کبھار استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے ڈیزائن، چھوٹے چیک، پولکا ڈاٹس اور لکیر دار ڈیزائن اس عمر کے لیے مناسب ہیں۔

-5 لباس کے ڈیزائن بہت پیچیدہ نہیں ہونے چاہییں بلکہ سادہ قسم کی سجاوٹ کی چیزیں استعمال کرنی چاہییں اور بڑے بڑے سجاوٹی بٹن، کلپ، موتی، اور لیسوں وغیرہ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے کپڑوں کو دھونا اور استری کرنا مشکل ہوتا ہے اور بچے

بھی ایسے لباس میں آرام محسوس نہیں کرتے جو ان کے کھیل کود میں رکاوٹ کا باعث بنے۔ جبکہ سادہ لباس میں بچے مطمئن، خوش اور سمارٹ نظر آتے ہیں۔ ان کے لباس شوخ اور گہرے رنگوں کے ہونے چاہییں اور کپڑوں کے ڈیزائن چھوٹے چھوٹے پھولوں، جانوروں، اردو اور انگریزی کے حروف، چھوٹے چیک، لکیر دار ہونے چاہییں۔ اس کے علاوہ لباس کے ہم رنگ ربن، کلپ، بیلٹ، جرابیں وغیرہ بچے کی شخصیت میں خوشگواری اور نفاست کا احساس ابھارتے ہیں جس سے بچے میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

6- لباس پائیدار کپڑے کا ہونا چاہیے۔ لیکن کپڑا زیادہ سخت اور کُھردرا نہیں ہونا چاہیے۔

7- لباس پہننے اور اتارنے میں آسان ہونا چاہیے جسے پہن کر بچہ آزادی محسوس کرے۔

8- اس عمر میں بچوں کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے اس لیے ان کے لباس میں بڑھاؤ کی گنجائش کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً لمبائی کے لیے فراک، قمیص یا کُرتے کے دامن کو زیادہ موڑ کر اس میں کپڑا دبایا جا سکتا ہے۔ پاجامے، پتلون، نیکر وغیرہ کے پائنچے میں زیادہ کپڑا موڑ کر لمبا کرنے کی گنجائش رکھی جا سکتی ہے۔ بازو میں لمبائی کی گنجائش ان کے کف میں زیادہ کپڑا موڑ کر رکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ قمیص، بلاؤز اور فراک کی اطراف پر فالتو کپڑا رکھنے سے انہیں بوقت ضرورت کھلا کیا جا سکتا ہے۔

9- لباس پر بٹن وغیرہ مضبوطی سے لگے ہوئے ہونے چاہئیں نیز لباس کی سلائی ہمیشہ نرم اور چپٹی ہونی چاہیے۔

دو سے پانچ سال کے بچوں کے ملبوسات

(ہ) چھ سال سے گیارہ سال کے بچوں کے ملبوسات

اس عمر کی لڑکیوں اور لڑکوں کے دو گروپ بنائے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کی لباس کی ضروریات الگ الگ ہوتی ہیں۔

(i) لڑکیوں کے ملبوسات

1- جسم کی نشوونما کو مدنظر رکھتے ہوئے لباس کے ڈیزائن کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ قمیص یا کُرتے کو زیادہ موڑ کر ترپائی کی جائے تا کہ لمبائی بڑھائی جا سکے۔ قمیص پر سینے اور کندھوں کے درمیان افقی اور عمودی پلیٹ بھی ڈالے جا سکتے ہیں تا کہ بوقتِ ضرورت کھول کر لمبائی اور چوڑائی میں اضافہ کیا جا سکے۔ کُرتے میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کا ناپ بڑھتے ہوئے جسم پر کافی عرصے تک پورا آ سکتا ہے۔

2- مونڈھے کی تنگ گہرائی اور تنگ فٹنگ والی آستین آرام دہ نہیں ہوتی کیونکہ یہ کھیل کے دوران رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔

3- لباس میں لیس، چنٹ یا زیادہ سجاوٹ بھی نامناسب لگتی ہے البتہ تقریبات یا کبھی کبھار پہننے والے ملبوسات پر اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4- لباس کا سٹائل یا ڈیزائن اس طرح کا ہونا چاہیے جو آسانی سے پہنا اور تبدیل کیا جا سکے۔ اس کے لیے پٹی لباس کے سامنے کی طرف بنانی چاہیے۔ چھوٹے بٹن، ہک اور زپ کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔

5- کپڑا پائیدار، دھلنے اور استری کرنے میں آسان اور آرام دہ ہونا چاہیے۔

چھ سال سے گیارہ سال کی لڑکیوں کے ملبوسات

-6 ہوزری کے بنے ہوئے کپڑوں سے تیار کردہ ایسے زیر جامے جن میں الاسٹک ڈالا گیا ہو بہت مفید رہتے ہیں کیونکہ یہ بہت کم سکڑتے ہیں اور ان کو دھونے کے بعد استری کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

-7 سلائیوں میں کافی گنجائش ہونی چاہیے تاکہ پہننے کے دوران سلائیاں خراب نہ ہوں اور کھیل کے دوران کھینچا تانی اور بھاگ دوڑ سے اُدھڑنے نہ پائیں۔

-8 رنگ اور ڈیزائن دلکش اور جاذب نظر ہونے چاہییں رنگ پختہ ہونے چاہییں جو زیادہ دھلائی سے خراب نہ ہوں۔

-9 عام لباس کے لیے سوتی کپڑوں کا استعمال مناسب رہتا ہے۔ جبکہ تقریبات وغیرہ کے لیے ریشمی کپڑے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

(ii) لڑکوں کے ملبوسات

لڑکوں کے لیے عمر کا یہ دورانیہ بہت خوبصورت ہوتا ہے اس دور میں لڑکوں کی شخصیت نکھرتی ہے۔ وہ آزاد اور خود مختار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عمر کے لڑکوں کے لباس کا انتخاب کرتے وقت درج ذیل نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 اس عمر کے لڑکے ایسا لباس پسند کرتے ہیں جس کو پہن کر انہیں بھاگنے دوڑنے اور اچھل کود کرنے میں دقت نہ ہو۔ اس لیے تنگ لباس، سخت، موٹے، اکڑے ہوئے اور بھاری کپڑے استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

چھ سے گیارہ سال کے لڑکوں کے ملبوسات

-2 ڈیزائن سادہ ہونے چاہییں اور ان میں کھلا کرنے کی گنجائش ہونی چاہیے مثال کے طور پر پاجامے اور پتلون کو زیادہ موڑ کر ترپائی کرنی چاہیے اور سلائی کو کھولنے کی گنجائش زیادہ ہونی چاہیے۔ اسی طرح شلوار اور پاجامے کے نیفے کو ذرا چوڑا موڑ کر رکھنا چاہیے تاکہ بوقتِ ضرورت کھولا جا سکے۔ نیکر اور پتلون میں اگر کمر کی پٹی میں الاسٹک (پچھلی طرف) ہو تو اس سے کافی عرصے تک کمر سے نیکر یا پتلون تنگ نہیں ہوتی اور بغیر ردوبدل کے استعمال ہو سکتی ہے۔

-3 کپڑوں کا رنگ پختہ ہونا چاہیے۔ بچوں کے لباس کے لیے سوتی کپڑوں کا استعمال مناسب رہتا ہے مثال کے طور پر لٹھا، پاپلین، کارڈ رائے، زین وغیرہ کو دھونا آسان ہوتا ہے اور یہ پہننے میں بھی بہتر رہتے ہیں۔ اس عمر کے لیے چھوٹے پھولدار پرنٹ، چیک اور دھاریاں استعمال کرنا بہتر ہے۔ گرمیوں میں ٹھنڈے اور ہلکے رنگ مثلاً ہلکے نیلے، گلابی، بادامی، کریم اور سفید وغیرہ اور سردیوں میں گہرے رنگ مثلاً نیلے، براؤن، میرون وغیرہ کا استعمال مناسب رہتا ہے۔

-4 اس عمر میں بچوں کے کپڑے پھٹنے، داغ دھبے لگنے اور خراب ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے رنگوں، ڈیزائن اور کپڑوں کا انتخاب کرنا چاہیے جو داغ دھبے لگنے کے بعد بھی قابل استعمال رہ سکیں۔

(ہ) بارہ سال سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کے ملبوسات

اس عمر کے بچوں میں پسند اور ناپسند کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور بچے جہاں یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ عمدہ لباس ہے وہاں وہ یہ بھی محسوس کر لیتے ہیں کہ ان کے دوست احباب ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں وہ ان کی رائے کو اپنی دانست میں بہت اہمیت دیتے ہیں وہ اپنے ہم عمر بچوں سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کا لباس بھی اپنے ساتھیوں جیسا ہو۔ اس لیے بچوں کے قدوقامت، جسامت اور شخصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لباس کے رنگ، ڈیزائن اور پرنٹ کا انتخاب کرنا چاہیے۔

(ل) اٹھارہ سے پچیس سال کی عمر کے ملبوسات

اس عمر میں لباس کے تقاضے یکسر مختلف ہوتے ہیں کیونکہ فیشن اور جدت پیدا کرنے کی یہی عمر ہوتی ہے۔ اس عمر کے لیے لباس کا انتخاب کرتے وقت درج ذیل نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 لباس جسمانی خدوخال، ضروریات اور سرگرمیوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے منتخب کرنا چاہیے۔

-2 لباس کے رنگ اور ڈیزائن کا استعمال فیشن کی مناسبت سے کرنا چاہیے۔ لیکن لباس کا اسلامی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔

-3 اس عمر میں چونکہ بھرپور نشوونما ہو چکی ہوتی ہے، اس لیے لباس کا انتخاب شخصیت، جسامت، ضروریات اور سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ شخصیت کی مختلف اقسام ہیں مثلاً نفاست پسند شخصیت، قوی و مضبوط شخصیت، باوقار و سنجیدہ شخصیت، ڈرامائی شخصیت، شرمیلی شخصیت اور زندہ دل وشوخ شخصیت۔ ان کے لباس کا انتخاب ان کی شخصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔

(i) **نفاست پسند شخصیت** کی حامل لڑکیاں چونکہ نازک مزاج، نسوانیت اور نزاکت سے بھرپور ہوتی ہیں اس لیے ان کے لیے نرم و ملائم کپڑے مناسب رہتے ہیں۔ ہلکے رنگوں میں نازک پرنٹ استعمال کرنے چاہییں۔ سلائی میں پف دار بازو، چھوٹی چھوٹی خوبصورت ہلکی پھلکی جھالریں، نرم نرم چنٹیں، ہلکی اور نفیس کڑھائی ان کی شخصیت کے تاثر کو نمایاں کرتی ہے۔

(ii) **قوی و مضبوط شخصیت** کی حامل لڑکیوں کے لیے درمیانہ موٹے پارچہ جات، گہرے اور تیز رنگوں میں لکیر دار اور چیک دار ڈیزائن مناسب رہتے ہیں۔ عام سٹائل کی سلائی، کف، کالر اور جیبوں کا استعمال بہتر رہتا ہے۔ جن پر سادہ مگر خوبصورت کالر اور کناری دار لیس کا استعمال کیا گیا ہو۔

(iii) **باوقار و سنجیدہ شخصیت** کی حامل لڑکیوں کے لیے درمیانہ موٹائی کے مضبوط اور درمیانہ نرمی کے پارچہ جات خصوصاً سوتی اور لینن وغیرہ مناسب رہتے ہیں۔ سنجیدہ اور ہلکے رنگ ان کی شخصیت اور مزاج سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ گہرے اور شوخ رنگوں کو سارے لباس میں تھوڑا سا شوخی کا تاثر دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان کے لیے سلیٹی، کالے اور گہرے نیلے رنگ موزوں رہتے ہیں۔ عمدہ سلائی والے درمیانہ ڈھیلے لباس کا استعمال بہتر رہتا ہے۔

(iv) **ڈرامائی شخصیت** کی حامل لڑکیوں کی ہر قسم کا موٹا، پتلا، چمکدار یا غیر چمکدار کپڑا مناسب ہے۔ تیز و نمایاں قسم کے شوخ رنگ بہت بھلے لگتے ہیں۔ غیر معمولی قسم کے پرنٹ اور عام رنگوں سے الگ تھلگ رنگ ایسے لوگوں کے لیے مناسب ہیں۔ چوڑی لائنوں والے ڈیزائن ان کے لیے زیادہ مناسب رہتے ہیں۔ لباس میں تھوڑی بہت جھالر اور پیچیدہ قسم کے ڈیزائن بھی ان کے لیے موزوں ہیں۔

(v) **شرمیلی شخصیت** کی حامل لڑکیوں کے لیے سادہ بنتی کے چھوٹے پھولدار ڈیزائن اور کاسنی، بے بی پنک، سبز، پستہ رنگ مناسب رہتے ہیں۔ سادہ اور پرنٹیڈ امتزاج کے چیک یا پرنٹ کا استعمال بھی ان کے لیے موزوں رہتا ہے۔ سادہ سلائی کا لباس ان کی شخصیت کو ابھارتا ہے۔

(vi) **زندہ دل اور شوخ شخصیت:** کی حامل لڑکیاں طبعاً شوخ و چنچل، زندہ دل اور خوش مزاج ہوتی ہیں۔ ان کے لیے سادہ اور عام لباس زیادہ موزوں رہتے ہیں جن میں انہیں بٹن بند کرنے یا نفاست سے استری کرنے میں زیادہ وقت درکار نہ ہو۔ ہلکے اور گہرے رنگ مثلاً نارنجی، گلابی، کاسنی، گہرا سبز وغیرہ کے زندگی سے بھرپور اور رنگا رنگ پرنٹ ان کے لیے مناسب رہتے ہیں۔ کپڑوں کے ڈیزائن بھی فیشن کے مطابق ہونے چاہییں۔

(م) درمیانی عمر کے ملبوسات

یہ دور عام طور پر پینتیس سال سے پچاس سال کی عمر کا دور ہے۔ عمر کی اس حد پر پہنچ کر انسان کسی نہ کسی مقام پر پہنچ چکا ہوتا ہے اور معاشرے میں اس کی ایک شناخت بن چکی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ماں، بیوی، ڈاکٹر، معلمہ وغیرہ۔ عمر کے اس دور میں سماجی ضروریات کافی بڑھ جاتی ہیں اور تقریباً سب میں شرکت ناگزیر ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر تیمارداری، خریداری، شادی بیاہ کی تقریبات، میلاد کی محفلیں،

پارٹیاں، میل ملاپ اور خوشی غمی وغیرہ۔ اس لیے اس عمر میں لباس کا انتخاب تمام ضروریات کا حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر کرنا چاہیے۔

(ن) **ادھیڑ عمر کے ملبوسات:** یہ زندگی کے ادوار کا آخری حصہ ہوتا ہے۔ اس عمر میں مصروفیات کافی کم ہو جاتی ہے اور زیادہ وقت گھر میں گزرتا ہے۔ خواتین جسمانی طور پر زیادہ چاق و چوبند بھی نہیں رہتیں۔ مصروفیت کم ہونے کے باوجود سماجی طور پر رشتوں کے اعلیٰ ترین مقام پر ہوتی ہیں مثلاً نانی، دادی، ساس وغیرہ۔ اس لیے لباس کے رنگ اور پرنٹ انتہائی باوقار اور سادہ ہونے چاہییں۔ ہلکے رنگوں میں، ہلکی کشیدہ کاری کے لباس ان کے لیے موزوں رہتے ہیں۔ لباس کا ڈیزائن ایسا ہونا ضروری ہے جس کو پہننا اور تبدیل کرنا آسان ہو۔ گلا بہت کھلا یا تنگ نہیں ہونا چاہیے۔ درمیانہ سائز کے بٹن کا استعمال مناسب رہتا ہے۔ لباس بہت ڈھیلا ڈھالا یا تنگ نہ ہو بلکہ درمیانہ لمبائی اور چوڑائی کے لباس کا انتخاب کرنا چاہیے۔

11.3 کپڑوں میں ردوبدل کر کے انہیں نیا بنانا
(Alteration and Remodeling of Clothes)

آپ نے دیکھا ہوگا کہ اکثر اوقات گھروں میں ایسے بے شمار کپڑے ہوتے ہیں جو فیشن بدلنے کی وجہ سے ناکارہ سمجھے جاتے ہیں اور ان کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر تھوڑی سی محنت اور لگن سے ان میں ردوبدل کر لیا جائے تو ان کو نیا بنایا جا سکتا ہے۔

لباس کی سلائی کوئی مشکل کام نہیں اور اگر اس کو لگن اور شوق سے کیا جائے تو بغیر پیسہ ضائع کیے پرانے کپڑوں کو قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔ آپ پچھلے ابواب میں سلائی کے بارے میں تفصیلاً پڑھ چکی ہیں اور یقیناً آپ میں سلائی کا شوق اُجاگر ہو چکا ہوگا۔ درج ذیل میں پرانے کپڑوں کو فیشن کے مطابق کرنے کے بارے میں چند تجاویز دی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے آپ پرانے کپڑوں کو نیا بنا سکتی ہیں۔

-1 اگر قمیص کی لمبائی بہت کم ہو اور فٹنگ بھی بہت تنگ ہو تو آپ اس سے چھوٹے بچوں کی فراک، کُرتہ اور شلوار قمیص بنا سکتی ہیں۔

-2 اگر صرف قمیص کی لمبائی کم ہے تو اس کے نیچے اس سے ملتی جلتی لیس یا مختلف رنگوں کی پٹیاں لگا کر اس کو فیشن کے مطابق کر سکتی ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ ایسی لیس یا پٹیوں کا استعمال قمیص کے بازو اور گلے پر ضرور کریں تاکہ اس میں توازن پیدا ہو سکے۔

-3 اگر قمیص چوڑائی میں تنگ ہے یعنی اس کی فٹنگ آپ کی جسامت کے مطابق نہیں تو اس کے اندر مختلف انداز میں پٹیاں ڈال کر اس کی چوڑائی بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس سے گھیر دار فراک تیار ہو سکتا ہے۔ ان پٹیوں پر آپ کڑھائی بھی کر سکتی ہیں اور ان پر لیس بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

-4 کرتے کی چوڑائی بڑھانے کے لیے کلیوں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

-5 شلوار کی لمبائی بڑھانے کے لیے نیفہ ڈالا جا سکتا ہے۔ شلوار کے پائنچے اگر تنگ ہیں تو اس صورت میں بھی نیفہ ڈال کر پائنچے چوڑے کیے جا سکتے ہیں۔

6- سادہ قمیص پر باتیک (Batik) یا ٹائی اینڈ ڈائی (Tie and dye) کیا جا سکتا ہے۔ جن کپڑوں کے رنگ مدھم ہو گئے ہوں ان کو دوبارہ رنگوا کر مختلف طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

7- سوٹوں کے دوپٹوں سے قمیص تیار کی جا سکتی ہے یا بچوں کے فراک، شلوار قمیص وغیرہ بنائے جا سکتے ہیں۔

8- شادی بیاہ کے کپڑوں یا کام والے کپڑوں میں بھی اسی طریقے سے تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں۔

9- پرانی ساڑھیوں سے سوٹ بنائے جا سکتے ہیں۔

10- پرانے غرارے یا لہنگے وغیرہ کی قمیص نئے فیشن کے مطابق کر کے اس کو قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔

11- سوٹوں کے ساتھ اکثر کام والے دوپٹے ہوتے ہین۔ ان کو قابل استعمال بنانے کے لیے ان کے ہم رنگ یا متضاد رنگوں میں سوٹ بنائے جا سکتے ہیں۔

الغرض یہ کہ پرانے کپڑوں کو ردوبدل کر کے نیا بنانا کوئی مشکل کام نہیں لیکن اس کے لیے وقت، مہارت، شوق اور ذہنی کاوش درکار ہے۔ اس سے پیسوں کی بچت بھی ہوتی ہے اور خاتون خانہ کے سلیقے کو بھی داد ملتی ہے۔

اہم نکات

1- لباس کا صحیح انتخاب ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

2- ہر وہ چیز جو جسم ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، ہمارلباس کہلاتی ہے۔

3- آج کل کے دور میں فیشن اپنے معاشرے کی اقدار اور ثقافت کو مدنظر رکھ کر نہیں کیا جاتا بلکہ مغربی ممالک میں مروج فیشن کو بھی اپنایا جاتا ہے۔

4- لباس کی وضع میں تین عوامل اہمیت کے حامل ہیں مثلاً کپڑے یا پارچہ جات کا انتخاب، لباس کی تراش خراش اور لباس کا ڈیزائن۔

5- لباس انسان کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے اور ایک پرکشش شخصیت کے لیے لباس کا موزوں ہونا ضروری ہے۔

6- لباس کی موزونیت کے عوامل عمر و جنس، پیشے اور سرگرمیاں، آمدنی، گھریلو وسائل، مذہبی اقدار، موسم اور موقع محل، شخصیت اور رسم و رواج ہیں۔

7- آمدنی اور گھریلو وسائل کے مطابق لباس کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔

8- ہمارے ملک میں سال بھر میں چار موسم آتے ہیں مثلاً گرمی، سردی، بہار، برسات اس لیے لباس ہمیشہ جغرافیائی حالات اور موسم کے مطابق پہننا چاہیے۔

-9 لباس ہماری شخصیت پر نمایاں اثرات مرتب کرتا ہے اس لیے لباس کا انتخاب ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا ضروری ہے۔ شخصیت کی اقسام نازک اندام شخصیت، کھلاڑی شخصیت، ڈرامائی شخصیت، شرمیلی شخصیت، باوقار شخصیت اور زندہ دل وشوخ شخصیت ہیں۔

-10 لباس کے انتخاب میں مذہبی اقدار اور شرعی تقاضوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-11 عمر کے مختلف گروپوں میں لباس کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ اس لیے لباس کا انتخاب عمر کے ان تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا ضروری ہے۔

-12 لباس کی سلائی کوئی مشکل کام نہیں لیکن اگر تھوڑی سی محنت اور لگن سے ان میں ردوبدل کر لیا جائے تو بغیر پیسہ ضائع کیے پرانے کپڑوں کو قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) ہر وہ چیز جو ہمارا جسم ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتی ہے کیا کہلاتی ہے؟

(الف) لباس (ب) کپڑا (ج) شخصیت (د) زندگی

(ii) لباس کی وضع میں کتنے عوامل اہمیت کے حامل ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(iii) شیر خوار بچوں کے کپڑے کس رنگ میں بہتر رہتے ہیں؟

(الف) شوخ رنگ (ب) ہلکے رنگ (ج) سیاہی مائل رنگ (د) دھندلے رنگ

(iv) اٹھارہ سے پچیس سال کی عمر کے لیے کیسے رنگ استعمال کرنے چاہییں؟

(الف) صوفیانہ رنگ (ب) شوخ رنگ (ج) سیاہی مائل رنگ (د) کالے رنگ

(v) لباس خاندان کے بجٹ میں کس اہمیت کا حامل ہے؟

(الف) دوہری (ب) ثانوی (ج) اختیاری (د) خریداری

(vi) شخصیت کی کتنی اقسام ہیں؟

(الف) پانچ (ب) چھ (ج) سات (د) آٹھ

(vii) انسان کی شخصیت خواہ کیسی ہو وہ کس کا مالک ہوتا ہے؟

(الف) دلچسپ ہستی (ب) سنجیدہ شخصیت (ج) خاموش (د) ڈرامائی

(viii) زندگی کے ابتدائی سالوں میں بچوں کی کیا تیزی سے ہوتی ہے؟

(الف) طبیعت　(ب) نشوونما　(ج) صحت　(د) مضبوطی

(ix) دو سے پانچ سال کی عمر کے بچے جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ کیا حاصل کر لیتے ہیں؟

(الف) مذہبی شعور　(ب) کھیل کود　(ج) مشاغل　(د) احساس

(x) پرانے لباس کو تھوڑے سے ردوبدل سے کیسا بنایا جا سکتا ہے؟

(الف) نیا　(ب) پرانا　(ج) ضائع　(د) محنت

2- مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) لباس کی وضع میں کتنے عوامل اہمیت کے حامل ہیں؟

(ii) لباس کی تراش وخراش سے کیا مراد ہے؟

(iii) شخصیت کی کتنی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔

(iv) لباس کی موزونیت کن عوامل پر مبنی ہے؟

(v) گیارہ سال سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کے ملبوسات کیسے ہونے چاہییں؟

3- تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) عمر کے مطابق لباس کا انتخاب کیونکر کیا جا سکتا ہے؟

(ii) پیشے وسرگرمیوں اور مذہبی اقدار کے مطابق لباس کے انتخاب پر نوٹ لکھیں؟

(iii) شخصیت کی مختلف اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے لباس کا انتخاب کیونکر کیا جا سکتا ہے؟

(iv) چھ سال سے بارہ سال کی عمر کے بچوں کے ملبوسات کے بارے میں تحریر کریں؟

(v) اٹھارہ سے پچیس سال کی نفاست پسند، ڈرامائی اور باوقار شخصیت کی حامل خواتین کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟

(vi) کپڑوں میں ردوبدل کر کے انہیں نیا بنانے کے بارے میں کن تجاویز پر عمل کرنا ضروری ہے؟

عملی کام

طالبات جماعت میں اپنی کوئی پرانی استعمال شدہ قمیص لائیں۔ اپنی استاد کے مشورے سے اس میں ردوبدل کریں اور اپنی فائل میں اس کے بارے میں تحریر کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے پرانی قمیص کی تصویر لگائی جائے اور پھر ردوبدل کے بعد نئی تیار شدہ قمیص کی تصویر لگائی جائے۔

12

انتظام کا تعارف
(Introduction to Management)

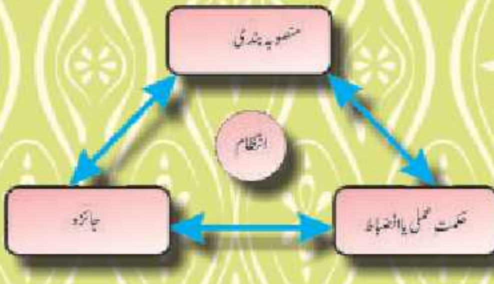

عنوانات (Contents)

12.1 انتظام کا تصور
12.2 اقدار، مقاصد اور معیار
12.3 ذرائع کا انتظام، وقت، آمدنی اور قوت وتوانائی

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- انتظام کی تعریف کر سکیں۔
- انتظام کے طریقے بیان کر سکیں۔
- انتظام کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- گھریلو انتظام میں فیصلہ کے طریقہ کار پر بحث کر سکیں۔
- اقدار، مقاصد اور معیارِ زندگی کی تعریف کر سکیں اور اقدار و مقاصد کی اقسام بتا سکیں۔
- اقدار و مقاصد کی خاندانی زندگی کے فیصلوں میں اہمیت بیان کر سکیں۔
- حقیقی اور غیر حقیقی اقدار اور مقاصد کے درمیان فرق کر سکیں اور ذرائع کی مختلف اقسام بتا سکیں۔
- خاندان اور افراد کے لیے وقت کے انتظام کا منصوبہ بنا سکیں۔
- خاندانی ضروریات کو پورا کرنے میں آمدنی کے انتظام کے طریقوں کو بہتر کر سکیں۔
- انسانی ذرائع کا بہتر یا بخوبی استعمال کر سکیں۔
- گھر کے انتظام کو بہتر بنانے میں آمدنی کے ذرائع کا حالات کے مطابق جائزہ لے سکیں۔

12.1 انتظام کا تصور (Concept of Management)

انتظام سے مراد اپنے استعمال کی چیزوں، روپے پیسے، وقت وقوت کو شعوری یا لاشعوری طور پر استعمال کرنے، خرچ کرنے اور رکھنے کے طریقوں سے ہے۔ جن کے بارے میں انہیں استعمال کرنے والا شخص شعوری طور پر آگاہ بھی ہوسکتا ہے اور بے پرواہ بھی، صورت حال خواہ کچھ بھی ہو ان طریقوں کے پس پشت ہماری ذہنی سوچ اور فلاسفی کارفرما ہوتی ہے اور فلاسفی اور سوچ کے ہر شخص میں انفرادی ہونے کے باعث اس کائنات میں اتنے ہی انتظام کے طریقے موجود ہیں جتنے کہ اس دنیا میں انسان موجود ہیں۔

12.1.1 انتظام کی تعریف (Definition of Management)

مختلف محققین نے انتظام کی تعریف مختلف انداز میں کی ہے۔ مثلاً سادہ ترین الفاظ میں اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ ''اثاثوں کا ایسے طریقے سے استعمال کرنا جن سے خواہشات کی تکمیل ہو سکے۔'' اس تعریف میں اثاثوں سے مراد ہر اس چیز سے ہے جو افرادِ خانہ کو میسر ہوں مثلاً وقت، قوت، روپیہ پیسہ، تمام گھریلو اشیاء، علم، مہارتیں اور صلاحیتیں وغیرہ، دراصل یہی وہ اشیاء ہوتی ہیں جو ہماری زندگی میں اولین حیثیت رکھتی ہیں اور جن کی عدم موجودگی میں انسان کی زندگی معطل ہوجاتی ہیں۔ انہیں ذرائع و وسائل (Resources) بھی کہا جاتا ہے۔ خواہشات سے مراد انفرادی یا خاندان کی وہ تمام ضروریات اور تمنائیں ہیں جن کی خاطر افرادِ خانہ مصروفِ عمل ہیں۔ ان میں جائیداد بنانا، گھر بنانا، ٹی وی خریدنا، بچوں کو تعلیم دلوانا، گھر کا معیار بلند کرنا، شادی بیاہ کرنا یا ایسی ہی متعدد خواہشات ہوتی ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے خاندان کے افراد جدوجہد کرتے ہیں ان خواہشات کو مقاصد (Goals) کہتے ہیں۔ مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع و وسائل کا استعمال کرنا انتظام کہلاتا ہے۔ انتظام کا عمل انفرادی بھی ہوسکتا ہے اور اداروں کے لیے بھی۔ جب یہ عمل گھر کے ذرائع و وسائل کے استعمال کے لیے کیا جاتا ہے تو گھریلو انتظام (Home Management) کہلاتا ہے۔

نکل اینڈ ڈورسل (Nickell and Dorsel) کے مطابق گھریلو انتظام سے مراد ''خاندانی مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع و وسائل کی منصوبہ بندی کرنے، اس منصوبہ بندی پر پابندی سے کاربند رہنے اور نتائج کی تنقیدی جانچ پڑتال کرنے سے ہے یا پھر ذرائع آمدنی کے مطابق اپنی ضروریات کی منصوبہ بندی کرنے، انہیں کنٹرول کرنے اور ان کے نتائج پر غور کرنے سے ہے تاکہ خاندانی مقاصد حاصل ہوسکیں۔''

گراس اینڈ کرینڈل (Gross and Crandall) کے مطابق ''گھریلو انتظام کا عمل فیصلوں کی ایسی سلسلہ وار کڑی پر مشتمل ہے جو خاندانی ذرائع و وسائل کے استعمال و جدوجہد کے لیے لائحہ عمل مرتب کرنے میں مدد دیتا ہے تاکہ خاندانی مقاصد کامیابی سے حاصل ہوسکیں۔'' اس کے تین پہلو ہیں مثلاً

(۱) منصوبہ بندی کرنا

(۲) منصوبہ بندی کے دوران مختلف عوامل پر قابو رکھنا

(۳) منصوبہ بندی کے نتائج پر غور و خوض کرنا اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا

12.1.2 انتظام کا عمل (Process of Management)

انتظام اور گھریلو انتظام کے لیے درج ذیل عمل ضروری ہیں۔

1- منصوبہ بندی یا پیش بینی (Planning)

یہ ایک ذہنی عمل ہے جس پر عمل کرنے کے لیے طریقوں اور راستوں کی نقش بندی کی جاتی ہے تا کہ چھوٹی بڑی منزلوں تک رسائی ممکن ہو سکے۔ منصوبہ بندی سے مراد ایسی سوچی سمجھی تدابیر ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر افراد، کنبے یا گروہ اپنے کم مدت اور لمبی مدت کے مقاصد کو حاصل کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں یا یہ مستقبل کے لیے ایسے منصوبوں کی پیش بینی کرتی ہے جن پر عمل کرنا آسان ہو۔

2- حکمت عملی یا انضباط (Policy or Control)

حکمت عملی سے مراد منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ جو تمام ان انفرادی یا اجتماعی کوششوں اور جدوجہد پر مشتمل ہے جو منصوبہ بندی کے مطابق کی جاتی ہے تا کہ مقاصد کا حصول کامیابی سے ممکن ہو سکے۔

انضباط سے مراد ایسا طرز عمل ہے جو کام کی مقدار، معیار اور کارکردگی کو منصوبے کے مطابق رکھتا ہے اور ایسی تدابیر کرتا ہے جن سے طے شدہ مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔ یعنی یہ منصوبہ بندی پر عمل پیرا رہنے اور عمل کے دوران دوسری خواہشات، ضروریات اور اخراجات پر ضبط رکھنے میں معاون ہوتا ہے تا کہ منصوبہ بندی ناکام نہ ہو جائے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل عوامل پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ مثلاً

(i) تنظیم (Discipline): جو کام کرنا ہو اس پر عمل کرنا اور کام بانٹنا

(ii) نگرانی (Supervision): گھریلو امور کی دیکھ بھال، عمر یا وقت اور قوت و اہلیت کے مطابق کام سونپنا اور اس پر عمل کرنا، ہدایات جاری کرنا، ترتیب دینا اور روابط پیدا کرنا۔

(iii) ہدایات (Directions): کام پر اُکسانا، کام کی ترغیب دینا اور کام کی طرف مائل کرنا۔

(iv) رابطہ (Co-ordination): افرادِ خانہ کے مشاغل میں تعلق پیدا کرنا، کام کرنے والوں کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا، کاموں کے لیے لوگوں سے رابطہ رکھنا تا کہ کام وقت پر ختم ہو سکے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انتظام ایک ذہنی عمل ہے جس کے لیے منصوبہ بندی، انضباط یا عمل درآمد، جائزہ یا پرکھ، دلچسپیاں و اہلیتیں، رفاہِ عامہ کی سہولتیں، علم اور مہارتیں روپیہ پیسہ اور قوت و وقت درکار ہیں تا کہ ان ذرائع و وسائل کے استعمال سے خاندانی مقاصد حاصل ہو سکیں۔

3- جائزہ لینا (Evaluation)

یہ عمل پرکھنے اور جانچ پڑتال کا ہوتا ہے جو مستقبل کے لیے رہنمائی کا سبب بنتا ہے تا کہ اگلی منصوبہ بندی نقائص اور خامیوں سے

میرا ہو سکے۔ یہ عمل مقاصد کے حصول میں کامیابی اور ناکامی کی پیمائش کرتا ہے۔اس پیمائش سے مقاصد کا تعین کرنا آسان اور سہل ہوجاتا ہے اور کام میں اصلاح ہوسکتی ہے۔گھریلو نظم ونسق میں منصوبے کی کامیابی یا ناکامی کا جائزہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ منصوبے کی تکمیل سے خاندان اپنے مقاصد اور منزل کے حصول میں کتنا کامیاب ہوا ہے۔ یہ مقاصد اور نصب العین جتنے زیادہ واضح ہوں گے ان کا جائزہ لینا اتنا ہی آسان ہوگا۔

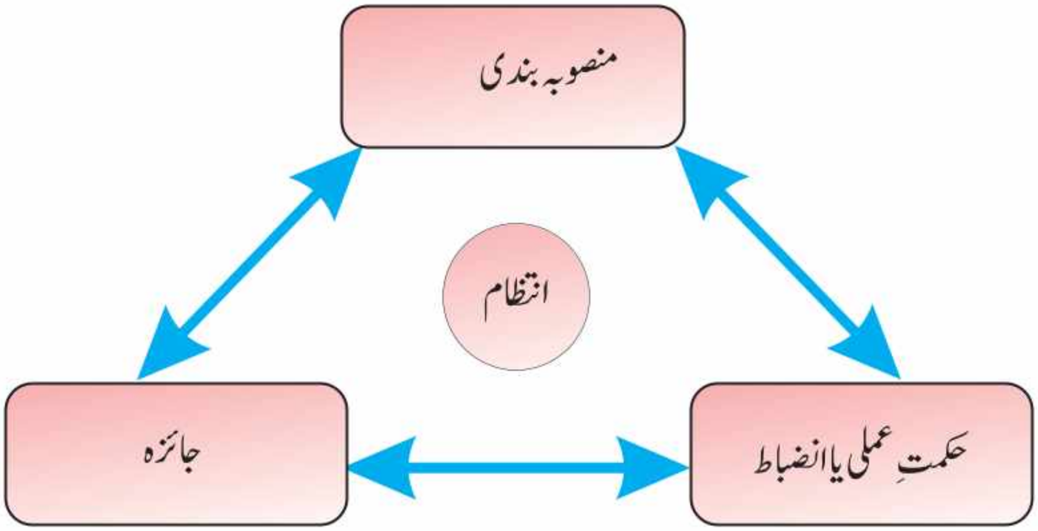

12.1.3 انتظام کی اہمیت (Importance of Management)

اس حقیقت سے ہم سب ہی واقف ہیں کہ جہاں کہیں دو یا زائد افراد رہتے ہیں یا کام کررہے ہوتے ہیں وہاں چند فوائد کے ساتھ ساتھ بیشتر اعتراضات بھی موجود ہوتے ہیں۔گھر میں ہر شخص کی طبیعت، مزاج، ضرورت، مشاغل اور تقاضے دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں جنہیں پورا کرنے کے لیے مختلف لوگوں کے لیے مختلف طرح کے ذرائع درکار ہوتے ہیں۔ ذرائع و وسائل محدود ہوتے ہیں اور ضروریات و مقاصد لاتعداد۔ اگر ان ذرائع کو احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر استعمال نہ کیا جائے تو مقاصد کا منزل تک پہنچنا تو درکنار ان کے ابتدائی مراحل طے کرانا بھی دشوار ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی بچے کا ڈاکٹر بننے کا ارادہ ہے، اس کی فیس کا بندوبست مشکل سے ہوتا ہے یا وہ خود پڑھائی کی طرف توجہ یا وقت صرف نہیں کرتا یا ذہنی طور پر کمزور ہے تو میڈیکل تو بہت دور کی بات ہے وہ بمشکل چند شروع کی جماعتیں بھی پڑھ جائے تو غنیمت ہے۔ بس اسی دشواری پر عبور حاصل کرنے کے لیے عقل مندی، سوجھ بوجھ اور صحیح فیصلوں کی انتہائی ضرورت ہے۔ یہی تمام اقدام انتظام کا تقاضا ہوتے ہیں اور یہی انتظام کی بڑی اہمیت ہے کہ

-1 وہ بدانتظامی سے محفوظ رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔

-2 قلیل و محدود ذرائع میں مقاصد حاصل کرانے میں معاون ہوتا ہے۔

3- خوشحالی و کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

4- افراد کو ہر وقت اپنے موجودہ ذرائع و وسائل کو استعمال کرنے اور ان کے ذریعے مزید وسائل میں اضافہ کرنے پر اُکساتا ہے۔

5- یہ خود عمل نہیں کرتا بلکہ یہ افراد و خاندانوں کے لیے وجۂ عمل بنتا ہے۔

6- انتظام کا تعلق چونکہ مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع و وسائل استعمال کرنے سے ہے اس لیے اس کا ہر عمل ذہنی عمل ہوتا ہے جس میں فیصلے، منصوبہ بندی، مقاصد کا تعین اور عمل درآمد کرنے کے طریقے شامل ہوتے ہیں۔

12.1.4 گھریلو انتظام میں فیصلے کرنے کا طریقہ

(Process of Decision Making in Home Management)

فیصلوں کا عمل ایک ایسا ذہنی عمل ہے جو سوچ، سمجھ، عقل، پیش بینی اور بصیرت کے علاوہ تجربات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ عمل انتخاب وتردید کا عمل کہلاتا ہے جس کے تحت عمل کے متعدد راستوں میں سے کسی عمل کو یا تو رد کر دیا جاتا ہے یا پھر کوئی راستہ منتخب کر لیا جاتا ہے۔ فیصلے کرنے کے عمل کا انحصار مقاصد پر مبنی ہوتا ہے جن کے مطابق فیصلوں کو منتخب اور مرتب کیا جاتا ہے۔

> **اہم معلومات**
>
> فیصلہ کرنے سے پہلے گہری سوچ، مطالعہ، مشاہدات، تجربات اور صلاح و مشورے ضروری ہیں

فیصلے یکدم نہیں کئے جاتے بلکہ ان کی تکمیل کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ خاندانی سطح پر کیے جانے والے فیصلے اور ان کا انتخاب گھریلو زندگی اور گھر کے دیگر افراد کی ذہنی، جسمانی، جذباتی اور روحانی نشوونما پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ کیونکہ گھر کی آمدنی، وقت اور توانائی کے علاوہ دوسرے وسائل کے اصراف کے بارے میں کئے جانے والے فیصلے ہی گھریلو افراد کی صحت، تعلیم، شادیوں اور مستقبل کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کسی خاندان کی خوشحالی اور خوشگوار ماحول کا انحصار اس کے محدود ذرائع و وسائل کے استعمال کے بارے میں کئے جانے والے فیصلوں پر ہی ہوتا ہے۔ فیصلے اقدار (Values) پر اثر انداز ہوتے ہیں، مقاصد کے تعین کے ضامن ہوتے ہیں اور یہ انتظام کا دل ہوتے ہیں جن کے محور کے گرد گھر کا پورا انتظام گھومتا ہے مثلاً خوراک، لباس پر گھریلو معیار اور رسم و رواج، بچوں کی تعلیم، شادیاں، عزیز واقارب سے تعلقات وغیرہ چند ایسے اہم فیصلے ہیں جو گھریلو نظام کی بنیادی کڑیاں ہوتے ہیں۔ گھریلو نظام کے متعدد تجربات ایسے ہوتے ہیں جو فیصلوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں اور ان تجربات میں سے کسی ایک کا کامیاب حل اسی طرح کے متعدد مشابہ مسائل کے لیے بہت معاون ہوتا ہے۔

> **اہم معلومات**
>
> اچھے فیصلے ایک اچھے نظام کی ضمانت ہوتے ہیں اور خاندان کی خوشحالی کا انحصار انہی کئے جانے والے فیصلوں پر ہوتا ہے

چند گھریلو مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت گھر اور گھر سے باہر معاشرہ (Community) بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً بچت (Saving) ایک اچھا گھریلو فیصلہ ہے لیکن اگر اس بچت کو بینک میں جمع کروایا جائے یا کسی سکیم میں لگا دیا جائے تو اس سے ملک کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بہرحال چھوٹے چھوٹے تجربات اور ان کے بارے میں چھوٹے چھوٹے فیصلے کرتے رہنے سے قوت فیصلہ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں جلد اور بہتر فیصلہ کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی عادات پیدا ہونے لگتی ہے۔ فیصلے انفرادی بھی ہوتے ہیں اور گروہی بھی۔ خاتون خانہ کے لیے لازم ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کر لے پھر اس کام کا فیصلہ کرے۔ مثلاً کوئی چیز خریدنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کر لے کہ کیا مجھے اس کی واقعی ہی ضرورت ہے؟ کیا اس کو خریدے بغیر گزارا ہوسکتا ہے؟ کیا خریدنے کے لیے میرے پاس فالتو رقم ہے؟ اور کہیں اس چیز کے خریدنے سے بجٹ پر کوئی اثر تو نہیں پڑتا؟ یعنی خریدنے سے پہلے سوچ کر فیصلہ کر لے کہ اس چیز پر کتنی رقم خرچ کرنی ہے۔ کسی بھی چیز کی صحیح خرید کے لیے ضروری معلومات اور واقفیت کا ہونا ضروری ہے۔

فیصلہ کرنے (**Decision Making**) کے **اقدامات** مندرجہ ذیل ہیں جن سے ہر فیصلہ کرنے والا (Decision Maker) دوچار ہوتا ہے۔

1- مسئلے کا تجزیہ

اس کے لیے ضروری ہے کہ مسئلہ ذہن میں بالکل واضح ہوتا کہ اس مسئلے کے حل کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو سکے اور اس کو پوری لگن سے حل کرنے کی کوشش کی جا سکے یعنی اس کے پیدا ہونے کی وجوہات اور محرکات کے بارے میں علم ضروری ہے۔

2- حل تلاش کرنا

اس میں ہر طرح کے ذرائع و وسائل، طریقہ کار اور ہر ممکن عمل شامل ہوسکتا ہے۔ مثلاً روپے پیسے کی کمی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر آمدنی کا ذریعہ بڑھانا، دفتر میں اوور ٹائم کرنا، چیزوں کو اپنی مہارت اور ہنر سے گھر پر بنا کر فروخت کرنا، سلائی کڑھائی کرنا وغیرہ۔

3- مسئلے کے حل کے مطابق عمل کرنا اور جائزہ لینا

اس کی چند خصوصیات یہ ہوتی ہیں کہ اپنے سامنے موجود حل کا الگ الگ سوچ سمجھ سے مطالعہ کرنا اور اس کے نتیجے کا تصور کرنا اس طرح یہ مرحلہ تصوراتی مرحلہ ہوتا ہے جس میں انسان خود کو اس حل کے نتیجے پر پہنچا تا ہے۔ گویا یہ مرحلہ سوچ سمجھ اور انتخاب و تردید پر مبنی ہوتا ہے۔

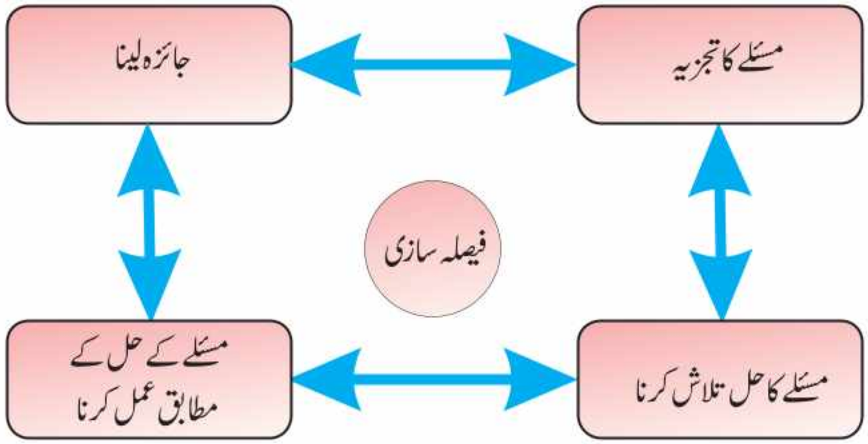

الغرض یہ کہ فیصلے زندگی میں انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے زندگی میں کئی عملی اقدامات کر کے نقصان اٹھانے سے حفاظت رہتی ہے ورنہ بلا سوچے سمجھے عمل کرنے سے زندگی میں بے جا پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں اور گزرے ہوئے وقت، محنت اور رقم کے نقصان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

12.2 اقدار، مقاصد اور معیارِ زندگی (Values, Goals and Standard of Living)

اقدار کی تعریف (Definition of Values)

اقدار سے مراد ''ہمارے وہ خوشگوار احساسات ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں۔'' یہ محسوسات جو فرد یا خاندان اپنے اندازِ فکر اور تجربات سے حاصل کرتا ہے اس کی ''قدر'' کہلاتے ہیں۔ لیکن ہر اچھا یا بُرا احساس ہی قدر نہیں کہلانے لگتا بلکہ قدر صرف ان احساسات کا نام ہے جو انسان کو یا خاندان کو فرحت بخشتے ہوں جن کی ہمیں قدردانی ہو یا جو ہمیں پسند ہوں اور جو ہمارے لیے اہم ہوں۔

اقدار کی تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ ''ہماری اقدار ہماری ترجیحات ہوتی ہیں۔ ہر وہ تجربہ، فرد، صلاحیت یا اشیا جو ہمیں سکون، خوشگواری اور دل کو اطمینان فراہم کرنے کے ضامن ہوں ''ہماری قدر بن جاتی ہیں'' یا ''احساسات کی تشفی و طمانیت'' کا دوسرا نام قدر ہے۔ ہر وہ ماحول، طرزِ عمل اور اشیاء جو ہمیں پسند ہوں یا ہمارے لیے اہمیت رکھتی ہوں ہماری قدر کا حصہ بن جاتی ہیں۔ گویا قدر ایک ایسا خواہش انگیز تصور اور جذبہ ہے جو ہمارے رہن سہن، طریقہ کار اور مقاصد پر حکمرانی کرتا ہے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> قدر ایک ایسا خواہش انگیز جذبہ اور تصور ہے جو ہمارے انتخاب، رہن سہن، طریقہ کار، ترجیحات اور مقاصد پر حکمرانی کرتا ہے۔

مقاصد کی تعریف (Definition of Goals)

مقاصد سے مراد ''ہماری ایسی خواہشات ہیں جن کے حصول کی خاطر ہمیں جد و جہد درکار رہتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے

لیے ہم اپنے وسائل و ذرائع کو استعمال کرتے ہیں تاکہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔'' مقاصد کے حصول کے لیے کم مدت یا زیادہ مدت درکار ہوتی ہے۔

مقاصد کی تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ ''ہماری وہ تمام انفرادی یا اجتماعی خواہشات جن کے لیے ہم ایک منزل اور مقام یا نصب العین مقرر کر کے جدوجہد کرتے ہیں'' ہمارے مقاصد کہلاتے ہیں۔

معیارِ زندگی کی تعریف (Definition of Standard of Living)

''معیارِ زندگی خواہشات کا وہ مجموعہ ہے جن کا حصول زندگی کی تسکین، اطمینان اور خوشی کے لیے ضروری ہوتا ہے یا جن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم زندگی گزارنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔''

ڈیوس (Davis) معیارِ زندگی کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ''یہ طرزِ رہائش کی وہ سطح ہے جس کی کسی فرد، کنبے یا گروہ کو شدید خواہش ہوتی ہے اور جسے حاصل کرنے کے لیے وہ انتہائی طور پر کوشاں رہتے ہیں۔''

12.2.2 اقدار اور مقاصد کی اقسام (Types of Values and Goals)

اقدار کی اقسام: اقدار کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

1- **بنیادی یا جبلتی اقدار (Intrinsic Values):** یہ اقدار ہر انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہوتی ہے اور یہ دوسری اقدار پر اثر انداز نہیں ہوتیں مثلاً خوبصورتی، ایمانداری، سچائی وغیرہ۔

2- **تعمیری یا مقاصدی اقدار (Instrumental Values):** ان میں ایسی اقدار شامل ہیں جو دراصل مقاصد کی حیثیت رکھتی ہیں یا مقاصد میں تبدیل ہو جاتی ہیں مثلاً مہارتیں، قابلیتیں، صلاحیتیں اور تنظیم وغیرہ۔ یہ اقدار گھر کی معاشی فلاح اور معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

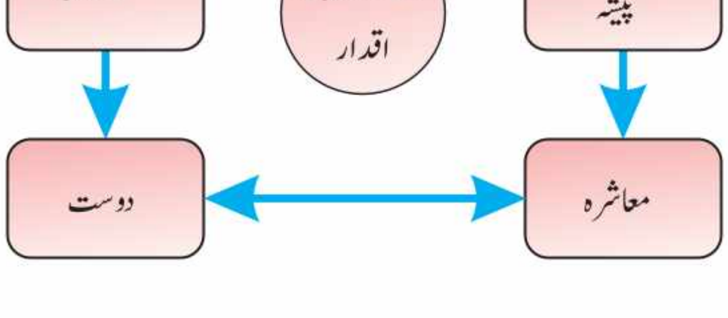

تعمیری یا مقاصدی اقدار جبلتی اقدار کی طرح متعدد دوسری اقدار میں ملوث ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر کامیابی ایک قدر ہے اس کو کس طریقے سے حاصل کرنا ہے۔ اس کا انحصار اس فرد یا کنبے کی ایمانداری اور سچائی کی اقدار پر ہے۔ یعنی ایک قدر کو کسی دوسری قدر پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

3- **دونوں اقدار کا امتزاج(Combined Values):** اقدار کی یہ قسم مذکورہ دونوں اقدار کی خصوصیات کی متحمل ہوسکتی ہے۔ یہ اپنی ذات کے لیے بھی اہم ہوتی ہے اور اس کے ذریعے دوسری اقدار یا مقاصد تک رسائی ہو جاتی ہے۔ مثلاً محبت، صحت، آرام و تسکین، تعلیم، عقلمندی، تفریحات، آرٹ، مذہب وغیرہ۔ یہ تمام اقدار مل کر گھر کی فلاح و بہبود اور بہتر انتظام جیسی اقدار کو سود مند، بہتر انتخاب اور بہتر فیصلے کرنے میں رہنمائی کی اہمیت رکھتی ہیں۔ میاں بیوی گھریلو زندگی کا آغاز کرتے وقت جو اقدار استوار کرتے ہیں وہ انتہائی اہم ہوتی ہیں کیونکہ ان اقدار کے مشترک ہونے سے افرادِ خانہ کے آپس میں تعلقات استوار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رہن سہن کے طریقے متعین کیے جاتے ہیں۔

پارکر(Parker) کے مطابق: مشترکہ طور پر مانی ہوئی اقدار جو انسانی رویوں اور طرزِ حیات کو ایک خاص رنگ عطا کرتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں جو ہر گھرانے، فرد اور معاشرے اور شخص میں موجود ہوتی ہیں۔ مثلاً

1- **محبت:** دنیا میں کوئی انسان تنہا نہیں رہ سکتا اور ہر شخص ایک دوسرے کے پیار کا متمنی ہوتا ہے۔ مثلاً والدین، بہن بھائی، عزیز و اقارب، ملک و قوم اور انسانیت وغیرہ سے محبت۔

2- **آرام:** ہر شخص زندگی میں آسائشوں، ذہنی سکون اور آرام کا متمنی ہوتا ہے۔

3- **صحت:** جسمانی، ذہنی و نفسیاتی صحت۔

4- **علم و دانش:** ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوسروں پر اپنی عقل و دانشمندی اور علم کی وجہ سے برتر رہے۔

5- **کامیابی:** ہر شخص اپنی کامیابی و کامرانی کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

6- **مہارت:** ہر کام کو مہارت سے کرنا اور ہر چیز کو صحیح طریقے اور مہارت سے استعمال کرنے کا ہنر و فن اور استعداد کاری۔

7- **فنونِ لطیفہ:** خوبصورتی کو ہماری زندگی میں بہت بڑا مقام حاصل ہے۔

8- **مذہب:** اچھائی اور نیکی میں دلچسپی جس کی ہر مذہب تلقین کرتا ہے۔

9- **کھیل و تفریحات:** تخلیقی و تخیلاتی مشاغل اور تفریحات وغیرہ۔

10- **پختہ یقین اور ایمان:** یہ ہر شخص میں موجود رہتا ہے مگر اس پر عمل درآمد اور رویّوں کا انحصار اس کی اپنی اقدار پر ہوتا ہے۔

مقاصد کی اقسام

مقاصد کی تقسیم ان کی تکمیل اور حصول کے لیے درکار عرصہ یا مدت پر کی جاتی ہے۔ مثلاً

1- فوری مقاصد (Immediate Goals)

یہ ایسے مقاصد یا ایسی خواہشات ہوتی ہیں۔ جن کے پیدا ہوتے ہی انہیں فوری طور پر پورا کیا جاسکتا ہے یعنی ان کو پورا کرنے میں چند لمحات اور عموماً قلیل مقدار میں ذرائع و وسائل درکار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر فوری سوٹ خریدنا، کھانا کھانے کی خواہش یا کہیں تفریح پر

جانا وغیرہ۔ یہ خواہشات ایسی ہوتی ہیں جن کو رقم پاس ہونے کی صورت میں فوری طور پر پورا کیا جا سکتا ہے۔

2- معینہ مدت کے مقاصد (Short Term Goals)

ایسے مقاصد جن کو حاصل کرنے میں ایک معینہ اور مقررہ مدت درکار ہوتی ہے۔ انہیں تھوڑی مدت کے مقاصد بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ ان کے حصول میں چند مہینوں اور چند سالوں سے لے کر تقریباً دس بارہ سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے مثلاً پڑھائی کرنا، کم از کم میٹرک کے لیے دس سال درکار ہوتے ہیں۔

3- غیر معینہ مدت کے مقاصد (Long Term Goals)

ایسے مقاصد کے حصول کے لیے مدت یا وقت کا کوئی تعین نہیں ہوتا۔ یہ مقاصد غیر متوقع طور پر جلدی یا زیادہ دیر سے بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ چونکہ ان مقاصد کے حصول میں تقریباً دس بارہ سال سے زیادہ کا عرصہ لگ سکتا ہے اس لیے انہیں لمبی مدت کے مقاصد بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایم ایس سی کی ڈگری، پی ایچ ڈی، بچوں کی شادیاں، مکان بنانا، گاڑی خریدنا وغیرہ۔

اہم معلومات

مقاصد فوری ہوں یا لمبی مدت کے، ایک انتہائی اہم عمل ہے جو ان کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے وہ جدوجہد کا عمل ہے اور اس جدوجہد کے عمل میں جو خاصیت پوشیدہ ہے وہ کوشش اور ذرائع و وسائل ہیں۔

مذکورہ بالا تمام مقاصد کے قابل عمل ہونے کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ یہ مقاصد گروہ یا خاندان میں کس حد تک قبولیت رکھتے ہیں اس لیے ہمیشہ ایسے مقاصد اپنانے چاہئیں جو حقیقت پسندانہ ہوں اور جن پر عمل درآمد کرنے میں زیادہ مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

12.2.3 اقدار اور مقاصد کی فیصلے کرنے میں اہمیت
(Importance of Values and Goals in Decision Making)

اقدار کی اہمیت (Importance of Values)

اقدار اگرچہ ایک غیر واضح سی اصطلاح ہے لیکن روزمرہ زندگی میں اس کا استعمال اتنی فراوانی سے کیا جاتا ہے کہ اقدار کا ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اقدار ہماری زندگی میں اولین اہمیت کی حامل ہیں اور یہ ہمارے لیے ایک مرکزی اور بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اقدار کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کے ذریعے ہمارے انتخاب و تردید کے عمل کے خاص قسم کے رویے جنم لیتے ہیں۔ کیونکہ اقدار ہماری زندگی کی راہیں استوار کرتی ہیں اور انہیں مفید اور پسندیدہ راہوں پر ڈھالنے میں رہنمائی کرتی ہیں۔ کوئی بھی شخص اپنے لیے جس قسم کی زندگی گزارنا پسند کرتا ہے اس کا انحصار اس کی اقدار پر ہوتا ہے۔ اس طرح ہر فرد اور خاندان اپنے لیے جو اقدار منتخب کرتا ہے وہ اس کی شخصیت اور طور طریقوں کی عکاس ہوتی ہے۔

اقدار زندگی کے لیے اصول اور لائحہ عمل مرتب کرتی ہیں اور کسی بھی شخص ، کنبے یا معاشرے کی شناخت ہوتی ہیں۔ اقدار اس قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کہ ان کی شناخت ہی گھریلو انتظام کا مقصد ہے۔

اہم معلومات

اقدار چونکہ خواہشات نہیں ہوتیں بلکہ خواہش انگیز ہوتی ہیں اس لیے یہ مقاصد کو جنم دیتی ہیں جو زندگی کو تحریک دیتے ہیں۔

مقاصد کی اہمیت (Importance of Goals)

مقاصد کا تعین ایک مسلسل عمل ہے۔ گھریلو زندگی کا آغاز کرنے میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ خاندان کے دونوں افراد مقاصد کا تعین کر لیں جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جو انہیں سب سے زیادہ تسکین دے سکیں۔ آپ اگر اپنے آپ کو ٹٹولیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ دل اور ذہن میں بے پناہ خواہشات ہوتی ہیں۔ جو انسانی زندگی میں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ انسان کو خوش رکھتی ہیں، اس کے اندر امنگ پیدا کرتی ہیں اور ان تمناؤں کے حصول کی جدوجہد اس کو عمل پرا کسائے رکھتی ہے جس سے وہ تمام وقت مصروف عمل رہتا ہے۔ لمحہ بھر کے لیے سوچیں کہ اگر یہ خواہشات نہ ہوں تو ہماری کیا کیفیت ہوگی۔ یہ صرف خواہشات ہی ہیں جو ہمیں محرک رکھتی ہیں۔ ان کے بغیر ہماری زندگی بے جان اور جامد ہو کر رہ جائے۔

مقاصد نہ صرف زندگی میں تحریک کا باعث ہوتے ہیں بلکہ جوں جوں وقت گزرتا ہے خاندان کے مقاصد افرادِ خانہ کی متعدد خواہشات کا انضباط کر کے انہیں خاص رخ میں موڑے رکھتے ہیں اور یوں خاندان کے رہن سہن کے طریقے ایک خاص سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ مثلاً کسی ایک خاندان کا مقصد تعلیم حاصل کرنا ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ خاندان کا سربراہ اور افراد اپنی دیگر چھوٹی موٹی خواہشات کو اس بڑے مقصد کے طابع رکھتے ہیں حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے جب ایک بچہ ڈاکٹری، انجینئرنگ اور ایم ایس سی کے قریب ہوتا ہے تو اس خاندان کی ایک خاص وضع تشکیل ہو جاتی ہے اور یوں مقاصد کنبوں کو ایک شکل میں ڈھالنے کے ضامن بھی ہوتے ہیں۔

12.3 ذرائع و وسائل کا انتظام (Management of Resources)

انسانی زندگی کے اجرا کے لیے ذرائع و وسائل اہم ترین مقام رکھتے ہیں اور ان کے بغیر زندگی کی بحالی یا برقراری مشکل بلکہ ناممکن ہوتی ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انسانی زندگی کا دار و مدار ذرائع و وسائل پر ہوتا ہے۔ ذرائع و وسائل سے مراد "ایسے اثاثے (Assets) اور طریقہ کار (Ways and Means) ہیں جن کا استعمال ہمارے مقاصد کی تکمیل کے لیے ضروری ہوتا ہے۔" یا "یہ ایسی سہولتیں (Facilities) ہوتی ہیں جن کو مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لانا ضروری ہوتا ہے۔"

12.3.1 ذرائع کی اقسام (Types of Resources)

ذرائع و وسائل کی درج ذیل دو اقسام ہیں۔

-1 انسانی یا غیر مادی ذرائع و وسائل (Human or Non-material Resources)

یہ ایسے ذرائع و وسائل ہیں جو پیدائشی یا فطری طور پر انسان کے ساتھ ہی اس کے اندر انسانی قوتوں کے طور پر جنم لیتے ہیں۔ یہ

انسانی حدود میں ہوتے ہیں اور غیر مادی ہونے کی بنا پر چُھوئے یا دیکھے نہیں جا سکتے۔ اس لیے انہیں غیر مادی ذرائع ووسائل کہتے ہیں۔ مثلاً قوت، مہارت، علم اور وقت وغیرہ۔

2- غیر انسانی یا مادی ذرائع ووسائل (Non-Human or Material Resources)

یہ ایسے ذرائع و وسائل ہیں جو مادی حالت میں ہوتے ہیں اور انہیں چھوا، دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ، گھریلو اشیاء اور ساز وسامان وغیرہ۔ ذرائع ووسائل کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

انسانی یا غیر مادی ذرائع ووسائل	غیر انسانی یا مادی ذرائع
وقت: جو گھنٹوں، دن، ہفتوں، برسوں یا زندگی کے عرصے کی صورت میں ہوتا ہے۔ **قوت:** کھیل کود، کام کاج اور دیگر مشاغل کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ **دلچسپی:** کسی فعل مثلاً باغبانی، سلائی کڑھائی، موسیقی وغیرہ میں رغبت ہونا۔ **قابلیت واہلیت:** یہ ذہنی اور جسمانی ہوتی ہے۔ **علم:** کسی شعبے کے بارے میں علم کا ہونا **رویہ:** اپنی فلاسفی اور خیالات کے مطابق کسی تبدیلی کو قبول کرنے کا رویہ یا مختلف حالات میں ردِعمل کا ہونا	**مادی اشیا:** مثلاً خوراک، گھر، کار، ساز وسامان وغیرہ **روپیہ پیسہ:** تنخواہ، بچت، سرٹیفکیٹ، بانڈ وغیرہ **رفاعی سہولتیں:** مثلاً سکول، کالج، لائبریری، مارکیٹ، سکول، بسیں، فائر بریگیڈ، تھانے وغیرہ۔

12.3.2 خاندان اور افراد کے لیے وقت کا انتظام
(Management of Time for Family and Individuals)

وقت کی تعریف کرنا نہایت مشکل مگر اس کی پیائش کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ یہ ہمارے اہم ترین ذرائع میں سے ہے اور ہمارے پاس لمحات، گھنٹوں، دنوں، مہینوں اور سالوں کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا بیش بہا خزانہ ہے جس کا کوئی دوسرا نعم البدل نہیں کیونکہ کھوئی ہوئی دولت تو واپس آ سکتی ہے لیکن گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔

چونکہ وقت بھی ایک ذریعہ ہے جو محدود ہوتا ہے جس میں ہم نے دن کے بے شمار کام، آرام اور تفریحات کرنی ہوتی ہیں اس لیے دوسرے تمام کاموں کی طرح وقت کی منصوبہ بندی کرنا نہایت ضروری ہے۔ وقت کے انتظام کا مقصد ہی کام کاج کے ایسے طریقے اختیار کرنا ہے جو اس مخصوص کام کے لیے وقت کے اصراف میں کمی کرنے میں معاون ثابت ہوسکیں اور کم وقت میں زیادہ کام کرنے کے علاوہ کچھ وقت کی بچت بھی کی جا سکے تاکہ آرام اور تفریحات کا موقع مل سکے۔

وقت کے انتظام پر اثرانداز ہونے والے عوامل (Factors Affecting Time Management)

گھریلو کاموں کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوتا ہے کہ کئی کام ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سمٹ جاتے ہیں۔ وقت کی کمی اور اصراف کا انحصار مختلف عوامل پر ہوتا ہے۔

1- **مشاغل:** مثلاً پکوائی، دھلائی اور صفائی وغیرہ۔

2- **خاندانی زندگی کے مراحل:** مثلاً بچوں کی پیدائش سے لے کران کی تعلیم، نوکری، شادیاں اور پھرآخری مرحلہ بڑھاپا۔

3- **افرادِخانہ کی عمر:** مثلاً بچے جو والدین پر انحصار کرتے ہیں اور بچے جو بالغ ہوجاتے ہیں اور اپنی ضروریات خود پوری کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

4- **افرادِخانہ کی تعداد:** مثلاً خاندان میں زیادہ افراد کی وجہ سے کاموں کی فراوانی وغیرہ۔

5- **آمدنی وآسائش:** مثلاً آمدنی کم ہونے کی صورت میں کام خود سرانجام دینا اور آمدنی زیادہ ہونے کی صورت میں مددگار، ملازم رکھ کر کام کا بوجھ ہلکا کرنا، بازار سے تیار شدہ اشیاء خریدنا، کپڑے خود سینے کی بجائے درزی سے سلوانا یا ریڈی میڈ کپڑے خریدنا وغیرہ۔

6- **کام کے بارے میں لوگوں کے رویے:** بعض لوگ وقت کی قدر کرتے ہوئے کام کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو چند گھنٹوں میں کر لیتے ہیں جبکہ بعض کئی ہفتوں اور گھنٹوں میں کرتے ہیں۔

(ا) وقت کی منصوبہ بندی کے معاون آلات (Tools of Time Management)

وقت کی منصوبہ بندی میں چند آلات معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں کام کو سادہ اور آسان کرنے کے طریقے شامل ہیں۔

1- **کام کی اکائی (Work Unit):** ایک ہی کام یا کام کے مختلف حصوں کو سرانجام دینے کے لیے یہ ایک معیاری پیمانہ ہے اور جس قدر وقت درکار ہوتا ہے اس کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ گویا کام کی اکائی سے مراد ''وہ مقدار ہے جو ایک شخص عام حالات میں ایک گھنٹے میں مکمل کر سکتا ہے۔'' اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دو ایسے کام ایک ہی وقت میں کر لیے جائیں جن کی تکمیل میں برابر وقت درکار ہوتا ہے۔ مثلاً گوشت یا سبزی کو چولہے پر چڑھا کر کپڑوں کی دھلائی کر لی جائے یا کپڑوں کو استری کر لیا جائے۔

2- **بوجھل اوقات (Peak Load Periods):** بعض اوقات متعدد کام دن بھر میں، ہفتے یا مہینے کے کسی خاص حصے میں اس طرح جمع ہوجاتے ہیں کہ وقت کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایسے لمحات کو بوجھل اوقات کہتے ہیں۔ کاموں کی یہ بھرمار دو وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے۔

(الف) دن یا ہفتے کے کسی خاص حصے میں متعدد مختلف قسم کے کام کاج کی انجام دہی کو ایک خاص وقت درکار ہوتا ہے اور چونکہ اس خاص وقت میں بیک وقت کئی کام اکٹھے ہوجاتے ہیں مثلاً صبح کا وقت جب خاتونِ خانہ کو گھر کے تمام افراد کے لیے ناشتہ تیار کر کے سکول وکالج اور دفتر وقت پر بھیجنا ہوتا ہے تو یہ وقت خاتونِ خانہ کے لیے انتہائی بوجھل ہوتا ہے۔

(ب) وقت کی کمی کے باعث چند روزمرہ کاموں کو آئندہ ہفتے کے کسی خاص دن کے لیے مثلاً چھٹی کے دن کے لیے ملتوی کر دینا۔ وہ وقت متعدد مشاغل کے ڈھیر سے بوجھل ہوجاتا ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ کاموں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے درج ذیل طریقے اختیار کر لیے جائیں تا کہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ مثلاً

1- روزمرہ معمول کے کام زیادہ جلدی اور صبح شروع کرنے سے سارے کام وقت پر ختم ہو جاتے ہیں۔

2- اگر وقت سے پیشتر ہی روزمرہ کاموں کا کچھ حصہ مکمل کر لیا جائے مثلاً دو تین دن کا گوشت گلا لیا جائے، دو تین دن کا مصالحہ اکٹھا بنا لیا جائے، لہسن پیاز وغیرہ کو پیس کر رکھ لیا جائے تا کہ بوجھل لمحات کو ہلکا کیا جا سکے۔

3- کام کو سادہ اور آسان بنانے کے طریقوں اور آلات کا استعمال کیا جائے۔

4- کاموں کی تکمیل کے لیے جز وقتی ملازم/ ملازمہ رکھی جائے اور زیادہ مشقت طلب کام ان سے کروا لیے جائیں یا گھرانے کے دوسرے افراد کے ذمے مختلف کام لگا دیے جائیں۔

3- **مختلف کاموں کے لیے اوقات کے معیار کا تعین:** گھر میں صرف ہونے والے اوقات کا تعین کر کے ایک معیاری وقت کا نمونہ مرتب کرنا ضروری ہے۔ اس معیاری وقت کے نمونے سے مراد ''وقت کا وہ معیار ہے جسے متعدد بار عملی طور پر تحریر کر کے کسی خاص کام کے لیے مقرر کیا جائے۔ یعنی کسی کام کی تکمیل میں کتنا وقت درکار ہوتا ہے۔'' مثلاً ایک گھنٹے میں کھانے کی تیاری کا کتنا کام ہو سکتا ہے، کتنے کپڑوں کی دھلائی یا استری کی جا سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

(ب) کام کو سادہ اور آسان بنانے کے طریقے (Work Simplification Methods)

وقت کی منصوبہ بندی کرنے کا ایک بہترین طریقہ کام کے آسان اور سادہ طریقوں کو اپنانا ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل عوامل پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1- **کام (Work):** کام کو جس قدر ممکن ہو سکے مختلف حصوں میں تقسیم کر کے صرف شدہ اوقات میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔

2- **کام کرنے والا فرد (Worker):** کام کرنے والا فرد اپنی حرکات و سکنات میں تبدیلی کر کے کم وقت میں کام مکمل کر سکتا ہے۔

3- **کام کرنے کی جگہ (Work Place):** کام کرنے کی جگہ میں مناسب ردوبدل وقت کے اصراف کو بچا سکتا ہے۔

4- **کام کرنے کے آلات (Tools/Equipments):** برقی آلات اور چاقو چھریوں یا دیگر اشیا کے استعمال سے کئی گھنٹوں کا کام منٹوں میں مکمل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وقت کی تیز منصوبہ بندی کے لیے کاموں کی فہرست کو مطلوبہ وقت کے مطابق مرتب کرنے سے کافی حد تک وقت کا اصراف ممکن ہو سکتا ہے۔ وقت کی منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے اگر مندرجہ ذیل ہدایات کو زیرِ عمل رکھا جائے تو منصوبہ بندی کامیاب ثابت ہو سکتی ہے۔ مثلاً

1- بڑے بڑے کاموں کو اگر چھوٹے متعدد کاموں میں تقسیم کر لیا جائے تو اس سے کام کاج میں آسانی ہوتی ہے اور کام کم وقت میں اور کم محنت سے انجام پا جاتے ہیں۔

-2 دن کے مختلف اوقات میں اپنی گزشتہ گھنٹوں کی کارکردگی کا سرسری جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

-3 دن بھر کی منصوبہ بندی کو اگر ذہن نشین کرنا اور زبانی جائزہ لینا آسان محسوس نہ ہو تو چوبیس گھنٹوں کی منصوبہ بندی کو کسی جگہ پر ایک چارٹ کی صورت میں بنا کر لٹکا دیا جائے تاکہ آتے جاتے اس پر نگاہ پڑتی رہے۔

اہم معلومات

محض منصوبہ بندی کر لینے سے ہی وقت کا بہترین اصراف نہیں ہوتا بلکہ منصوبہ بندی دراصل ہوتی ہی عمل کے لیے ہے۔

وقت کی منصوبہ بندی کا تنقیدی جائزہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ دن بھر میں کیے جانے والے متوقع کاموں کی فہرست بنا کر دن بھر کے تمام وقت کو ان پر تقسیم کر دیا جائے اور دن کے اختتام پر اس منصوبہ بندی کا جائزہ لیا جائے۔ ان تمام جائزوں کے لیے درج ذیل جدول بہت معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

تاریخ:.........................

وقت کی منصوبہ بندی کا جائزہ

نمبر شمار	منصوبہ بندی		جائزہ	
	وقت	کام یا مشاغل	کاموں کی تکمیل کا جائزہ	زائد کام
-1				
-2				
-3				
-4				
-5				

12.3.3 آمدنی کا انتظام (Money Management)

روپے پیسے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آمدنی سے مراد صرف روپے پیسے سے لی جاتی ہے۔ گھریلو آمدنی کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے ''کہ روپے پیسے، خدمات، اشیاء، ساز و سامان کا ایسا اجرا یا رواں سلسلہ جس کا انضباط کنبے کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ اسے حسب منشا استعمال کر کے اپنی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کر سکے۔''

آمدنی کسی فرد، کنبے یا ملک کی بحالی، خوشحالی اور بقا کے لیے اشد ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا اہم ترین ذریعہ ہے جس کے بغیر ضروریات زندگی پوری کرنا ناممکن ہے۔ آمدنی کی درج ذیل اقسام ہیں۔

-1 نقد یا اقتصادی آمدنی (Money Income)

یہ رقم کی صورت میں ہوتی ہے اور مقررہ وقت میں خاندان کو وصول ہوتی ہے اور یہ قوت خرید کی اہلیت رکھتی ہے۔

2- اصل آمدنی (Real Income)

یہ روپے پیسے یا رقم کی بجائے گھریلو ساز وسامان اور افراد خانہ کی خدمات پر مشتمل ہوتی ہے جس پر خاندان کی کل آمدنی کا ایک بڑا حصہ انحصار کرتا ہے۔ مثلاً گھریلو ساز وسامان، فرنیچر اور گھر کی ہر چیز جس کی مدد سے افراد خانہ اپنی ضروریات وخواہشات پوری کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں۔

آمدنی کے انتظام کو موثر بنانے کے اقدامات (Methods of Effective Money Management)

آمدنی کی منصوبہ بندی اور مناسب انتظام کرنے کے لیے خاندانی ادوار کو مختلف چھوٹی بڑی مدت میں تقسیم کر لینا چاہیے تا کہ اس مخصوص مدت کی ضروریات اور اخراجات کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔

آمدنی کے انتظام کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ "آمدنی کے انتظام سے مراد گھریلو آمدنی کی منصوبہ بندی کرنا، اس پر منضبط عمل درآمد کے لیے اپنی ضروریات اور خواہشات پر قابو رکھنا اور پھر نتائج پر غور وخوض اور تنقیدی جائزہ لینے سے ہے۔" آمدنی ایک اہم ترین ذریعہ ہے جس کے انتظام کے پس پشت وہی مخصوص مقاصد پوشیدہ ہیں جو ہر ذرائع کے انتظام کے متقاضی ہوتے ہیں۔

آمدنی کے انتظام میں چند ایسے اقدامات ہوتے ہیں جو آمدنی کی منصوبہ بندی میں نہایت رہنما ثابت ہوتے ہیں۔ یہ رہنما اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں کہ**
>
> آمدنی کے انتظام کا عمل ایک مقصدی عمل ہوتا ہے جس کا اطلاق انفرادی یا گروہی صورتوں میں یکساں رہتا ہے

1- **خاندانی مقاصد سے بخوبی آگاہی ہونا:** اس کے لیے خاندان کے سربراہ اور افراد کی ضروریات اور خواہشات کا تجزیہ ضروری امر ہے جو مقاصد کو ابھارتا اور آمدنی کو خرچ کرنے کا رخ عطا کرتا ہے۔ ان خواہشات، ضروریات اور مقاصد کے پیچھے کنبے کی فلاسفی اور اقدار کارفرما ہوتی ہیں جو مقاصد کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ آمدنی کے اخراجات کے طریقے کا تعین بھی کرتی ہیں۔

2- **خاندان کو حاصل ذرائع ووسائل کی پہچان ہونا:** اس سے خاندان کی اصل اقتصادی آمدنی کو ملا جلا کر حاصل ہونے والی کل آمدنی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور پھر اس کو منصوبہ بندی کے تحت اخراجات پر مناسب طور پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایسے خاندان جن کی آمدنی متوقع مدت کے بعد باقاعدگی سے آتی رہتی ہے۔ ان کی اصل آمدنی کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے لیکن ایسے خاندان جن میں آمدنی کی مقررہ وقت کے بعد متوقع مقدار میں ہمیشہ نہیں آتی ان کے لیے اصل آمدنی کے ساتھ ساتھ نقد آمدنی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہوتا ہے۔

3- **نقد آمدنی کا کم عرصے کے دورانیہ میں تجزیہ کرنا:** اس کے لیے کم عرصے کی منصوبہ بندی کر کے آمدنی کو کامیاب طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہی کم عرصے کی منصوبہ بندیاں مل کر لمبی مدت کی تعمیر کرتی ہیں۔

4- **زندگی بھر کے لیے خاندان کی اصل آمدنی کا تجزیہ کرنا:** تا کہ مستقبل قریب کے علاوہ مستقبل بعید کے بارے میں بھی دور اندیشی

سے منصوبہ بندی کی جاسکے۔ یعنی بڑھاپے میں ذریعہ آمدنی کیا ہوگا۔

5- زندگی کے مختلف ادوار کی تشخیص کرنا: جن میں سے ایک خاندان اپنے حیاتی سفر کے دوران گزرتا ہے۔ ایک خاندان سات مراحل مثلاً ابتدا سے لے کر پھیلاؤ اور سکڑنے کے ادوار سے گزرتا ہے جس میں ہر دور کے مخصوص تقاضے اور ضروریات ہوتی ہیں جن سے پیش از وقت آگاہی آمدنی کے بہتر انتظام کی متحمل ہوسکتی ہے۔

6- مختلف ادوار کے حسب منشا مقاصد کی تکمیل کا اندازہ لگانا: تاکہ ان مقاصد کے تقاضوں پر درکار رقم اور آمدنی کا اندازہ ہوسکے اور ان کے حصول کے لیے وسائل میں بچت یا آمدنی میں اضافہ کیا جاسکے۔

7- آمدنی کے عمدہ انتظام کی ممکنہ کوشش کرنا: آمدنی کے عمدہ انتظام کے لیے کم مدت کے عرصہ میں موجودہ آمدنی کو اس طرح استعمال کرنا کہ وہ لمبے عرصہ کی آمدنی کو موثر بنانے میں معاون ثابت ہوسکے۔ اگرچہ یہ نہایت مشکل ہے لیکن یہ ایک اچھے انتظام کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ اگر کم مدت کا انتظام زیادہ مدت کے مقاصد کے حصول کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے تو آمدنی کے خرچ میں خود بخود نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔

(ا) آمدنی کے انتظام کے طریقے (Process of Money Management)

گھریلو آمدنی کے انتظام کے لیے مختلف طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن بجٹ بنانے کا طریقہ بھرپور خوبیوں کا حامل ہوتا ہے۔ اس طریقے میں ساری گھریلو آمدنی اور کل گھریلو اخراجات کا (کسی خاص مدت کے لیے) اندازہ لگایا جاتا ہے پھر آمدنی اور اخراجات کا توازن پیدا کرنے کے لیے میاں بیوی مل جل کر اور سوچ سمجھ کر منصوبہ بناتے ہیں جو "آمدنی اور خرچ کا تخمینہ یا بجٹ" کہلاتا ہے۔ پھر اس منصوبے کے مطابق عمل درآمد کر کے تمام افراد خانہ اسے کامیاب بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(i) بجٹ اور اس کی اہمیت (Budget and its Importance)

بجٹ سے مراد "نقد آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگانے سے ہے تاکہ آمدنی اور اخراجات میں توازن پیدا کیا جاسکے۔"

آمدنی اور اخراجات کی صحیح تصویر کشی بجٹ کی مدد سے ہوسکتی ہے۔ بجٹ نہ صرف گھریلو مصرف کے لیے ضروری ہے بلکہ قومی سطح پر بھی اس کی افادیت اور اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ بجٹ کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خاتون خانہ خاص طور سے اور اہل خانہ عموماً شعوری طور پر اس میں ترمیم اور کمی بیشی کرتے رہتے ہیں۔ اس کا اہم مقصد کل آمدنی کو خاندان کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے اس طرح تقسیم کرنا ہے کہ اہل خانہ کی مجموعی ضروریات کو زیادہ سے زیادہ پورا کیا جاسکے۔ حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ 95% حالات میں یہ ممکن نہیں ہوتا۔ محدود آمدنی اخراجات، افراط زر اور مہنگائی کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ آمدنی کے مصرف کے لیے اگر درجہ بندی نہ کی جائے تو لاشعوری طور پر کسی بھی مد پر زیادہ رقم خرچ ہوتی رہے گی اور اس کے نتیجہ میں کسی دوسری مد کے لیے رقم نہیں بچے گی۔ بجٹ بنا لینے سے خاتون خانہ کسی اہم بنیادی ضرورت کو نظر انداز نہیں کرسکتی اور ضروریات کی درجہ بندی کر کے ان کی اہمیت کے مطابق رقم مختص کی جاسکتی ہے۔

بجٹ بنانا کوئی مشکل کام نہیں مگر اہم ضرور ہے لیکن اس پر عمل کرنا نہ صرف اہم بلکہ مشکل بھی ہے۔ کیونکہ انسانی اور نفسیاتی خواہشات عقل و ادراک کو پس پشت ڈالنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ بجٹ معاشی لحاظ سے خواہ کسی بھی معاشی طبقے کے لیے بنایا جائے اس پر عمل درآمد کرنا ضروری عمل ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بجٹ دراصل نقد آمدنی کے انتظام کا پہلا عمل ہے جو مستقبل کے اخراجات کے لیے آمدنی کی منصوبہ بندی پر مشتمل ہوتا ہے

(ii) بجٹ بنانے کے طریقے (Methods of Budgeting)

1- اپنی آمدنی کا تعین کریں۔
2- اپنی ضروریات کی فہرست مرتب کریں اور فہرست کے مطابق ہر مد کے لیے رقم مختص کریں۔
3- اپنے اخراجات اور آمدنی میں توازن پیدا کریں۔
4- غیر متوقع اخراجات کے لیے کچھ رقم پس انداز کریں۔
5- ہر مد میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کی مد مقرر کریں۔
6- کوشش کریں کہ اخراجات آمدنی سے بڑھنے نہ پائیں۔ اخراجات بڑھنے کی صورت میں غیر ضروری یا غیر اہم مد کو کاٹ دیں۔

ہر خاندان اپنی معاشی ضروریات کے لحاظ سے منفرد ہوتا ہے۔ ایک مخصوص یا مثالی بجٹ تمام خاندانوں کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ ہر خاندان اپنے خاندانی مدارج، افراد خانہ کی تعداد، ان کی ضروریات اور مقاصد کے تحت اپنی اقتصادی آمدنی کو خرچ کرتا ہے اور ہر خاندان کے مقاصد فوری مقاصد سے لے کر طویل المعیاد مقاصد تک منفرد اور مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے بجٹ تیار کرنے کے لیے چند تجاویز اور اصول مرتب کئے جا سکتے ہیں جنہیں ہر خاندان اپنی ضروریات کے مطابق ترمیم اور کمی بیشی سے اپنا سکتا ہے۔ درج ذیل جدول میں اخراجات کے مطابق اندازاً مختص رقم فیصد کے حساب سے دی گئی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آمدنی کے مطابق بجٹ بنایا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	مدات	زیادہ آمدنی والے	اوسط آمدنی والے	کم آمدنی والے
1	خوراک	45فی صد	65فی صد	85فی صد
2	لباس	10فی صد	07فی صد	03فی صد
3	رہائش	12فی صد	10فی صد	04فی صد
4	تعلیم	10فی صد	07فی صد	03فی صد
5	علاج معالجہ	06فی صد	04فی صد	02فی صد
6	تفریحات	06فی صد	02فی صد	01فی صد
7	متفرقات	05فی صد	03فی صد	01فی صد
8	بچت	06فی صد	02فی صد	01فی صد

(iii) بجٹ کی اقسام (Types of Budget)

بجٹ کی درج ذیل دو اقسام ہیں۔

-1 **بجٹ کا خاکہ:** اس میں صرف ضروری مدات کو لکھا جاتا ہے اور تفصیل درج نہیں ہوتی اس لیے یہ ہر خاندان کے لیے قابل استعمال اور سودمند ثابت نہیں ہوتا۔

-2 **تفصیلی بجٹ:** یہ بجٹ کی ہر مد اور اخراجات کے ہر پہلو کی نشاندہی کرتا ہے اور اسے ایک ماہ کے لیے با آسانی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ خاتون خانہ ہر ماہ اس کے تفصیلی جائزے سے اگلے ماہ کے بجٹ میں تبدیلی کر سکتی ہے اور ہر ماہ اس کا تنقیدی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ حالات اور ضروریات کے مطابق اس میں توازن اور بچت کے پہلو پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

-3 گھریلو سطح پر مختلف ہنروں (Skills) کے استعمال، محنت اور کوشش سے آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں درج طریقے بھی آمدنی میں اضافہ کا باعث بن سکتے ہیں۔

-i گھریلو پیمانے پر سبزیاں اگانا۔ ان سبزیوں کا استعمال آمدنی میں اضافے کا باعث ہے۔

-ii مرغبانی کا شوق۔ ان سے حاصل کردہ انڈوں اور گوشت کا استعمال بھی آمدنی میں اضافہ کی دوسری صورت ہے۔

-iii کیک و بسکٹ چپس، اچار، چٹنی وغیرہ گھر میں استعمال کے لیے اور آرڈر پر تیار کرنا جس سے اخراجات کی بچت اور آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

-iv کڑھائی کا کام آرڈر پر تیار کرنا۔ اسی طرح گوٹے کناری کا کام آرڈر پر تیار کرنا۔

-v مشین اور ہاتھ سے اونی سویٹر وغیرہ کی بنائی کا کام آرڈر پر تیار کرنا۔

-vi سجاوٹی اشیاء کی تیاری مثلاً مصنوعی پھول، مٹی کے برتن، مختلف انداز کی تصاویر، پیپر، چھوٹے قالین وغیرہ آرڈر پر تیار کرنا۔

-vii کروشیا کا کام اور کپڑوں کی سلائی خود کرنا نیز آرڈر پر بھی تیار کرنا۔

-viii حکومت کی بچت سکیموں میں سرمایہ کاری۔ مثلاً ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ، این آئی ٹی یونٹ، ماہانہ آمدنی کے سرٹیفکیٹ، شیئرز اور بانڈز خریدنا۔

-ix گھر کے زیادہ کام کو خود کرنا تاکہ ملازمین کی تنخواہ کے زائد اخراجات سے بچا جا سکے۔

-x بچوں کو خود پڑھانا تاکہ ٹیوشن کی رقم زائد اخراجات کا باعث نہ بنے۔ اس کے علاوہ دوسرے بچوں کو بھی ٹیوشن پڑھانا۔

-xi فیشن اور رواج کے مطابق لباس، زیورات، لیمپ شیڈ، ہینڈ بیگ اور چپل ڈیزائن تیار کرنا۔

خاتون خانہ کے لیے لازم ہے کہ بجٹ بناتے ہوئے بچت کی اہمیت کو نظر انداز نہ کرے۔ کہا جاتا ہے کہ بچت کی عادت، سادگی کی علامت ہے۔ یہ مقولہ کسی حد تک درست ہے۔ کیونکہ سادگی بچت کو جنم دیتی ہے۔ بچت کی عادت ترقی یافتہ قوموں کا شعار ہے۔ بچت کی عادت

فضول خرچی سے بچاتی ہے اور غیر متوقع حالات میں قرض سے محفوظ رکھتی ہے۔ سادگی اسلامی طرز زندگی کا نہ صرف ایک اصول ہے بلکہ یہ ایک ایسی عادت اور تربیت ہے جو کئی معاشرتی برائیوں سے بچاتی ہے۔ نیز مستقبل کے لیے خاتون خانہ کو پریشانیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

12.3.4 قوت وتوانائی (Energy)

انسانی ذرائع و وسائل میں قوت وتوانائی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ قوت وتوانائی انسان کے اندر اس صلاحیت کی صورت میں موجود ہوتی ہے جو اسے چلنے پھرنے، کھیلنے کودنے اور کام کاج کرنے کی ہمت عطا کرتی ہے اور یہ قوت وتوانائی خوراک سے حاصل ہوتی ہے اور جسمانی حرکات وسکنات سے استعمال ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح کسی کام یا کسی فعل میں کس قدر توانائی صرف ہوتی ہے اس کی مقدار کی پیمائش کرنا نہایت مشکل مسئلہ ہے۔ قوت کے استعمال کو ناپنے کے لیے جو اکائی استعمال ہوتی ہے وہ کیلوری (Calorie) کہلاتی ہے۔

قوت وتوانائی دو طرح کی ہوتی ہے یعنی جسمانی اور ذہنی۔ ان دونوں قوتوں کا انحصار جسمانی وذہنی صحت، وراثتی خواص اور جسمانی وذہنی کیفیت پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر لوگوں میں مخفی توانائی کا خزانہ بھی موجود ہوتا ہے جسے بوقت ضرورت حرکی توانائی میں تبدیل کر کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

اہم معلومات

قوت وتوانائی ہمارے جسم میں حراروں یا (Calorie) کی صورت میں موجود ہوتی ہے۔ حراروں سے مراد حرارت اور توانائی کی وہ مقدار ہے جو پانی کو صفر ڈگری سینٹی گریڈ کے درجہ حرارت سے ایک ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھانے میں صرف ہوتی ہے۔

(ا) قوت وتوانائی کا استعمال (Utilization of Energy)

روزمرہ زندگی میں مختلف طرح کے کام ہوتے رہتے ہیں جن کی تکمیل میں قوت وتوانائی کا استعمال ناگزیر ہے۔ جدید دور میں ہر خاتون خانہ کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وقت اور قوت وتوانائی کے صحیح اور مناسب استعمال سے اپنی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنائے تاکہ موجودہ حالات کا ساتھ خوش اسلوبی اور کم سے کم جسمانی وذہنی تھکاوٹ کے بغیر دے سکے۔ وقت اور جسمانی توانائی کی بچت یا صحیح استعمال کا مثبت اور تعمیری منصوبوں پر صرف ہونا نہایت اہم ہے۔ تاکہ کام خوش اسلوبی سے ہو سکے اور جسمانی وذہنی تھکاوٹ کم سے کم ہو۔

(ب) قوت وتوانائی کے صحیح استعمال کے اقدامات

قوت وتوانائی کے ساتھ ساتھ وقت کے صحیح استعمال کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔ جن کو اپنانے سے ہم ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مثلاً

1- گھریلو کاموں کی منصوبہ بندی کرنا۔
2- کام کو منظم کرنا نیز سامان وآلات کی ترتیب وتنظیم کرنا۔
3- کام کی جگہ ترتیب دینا۔
4- استعمال کی جانے والی اشیاء کو لیبل کرنا۔
5- نقل وحرکت کو کم سے کم فاصلہ تک محدود کرنا۔
6- قوت وتوانائی بچانے والے آلات وسامان استعمال کرنا۔

1۔ **گھریلو کاموں کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا:** موجودہ دور میں گھریلو کاموں کو سرانجام دینے کے لیے وقت کی منصوبہ بندی نہایت اہم ہے اور بہت کم خواتین اس کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ ہیں۔ اکثر خواتین اس کو صرف پڑھے لکھے اور امیر گھرانوں کا کھیل سمجھتی ہیں جبکہ سب سے زیادہ اہمیت اور توجہ ان خواتین کو دینی چاہیے جو معاشی درجہ بندی کے اعتبار سے درمیانہ اور اس سے بھی کم درجہ بندی کے زمرے میں آتی ہیں یا جو ملازمت پیشہ ہیں۔ ملازمت پیشہ خواتین معاشی اعتبار سے خواہ کسی بھی درجہ میں ہوں بحیثیت خاتون گھریلو کاموں کی منصوبہ بندی ان کے لیے نہایت اہم امر ہے۔

2۔ **کام کو منظم کرنا نیز سامان وآلات کی ترتیب وتنظیم کرنا:** اس کے لیے سامان وآلات کی سہولت اور استعمال کی مطابقت سے رکھنا بھی صرف اسی حالت میں کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ جب کام کو منظم کرنے کی اہلیت وصلاحیت پیدا کی جائے اور سامان وآلات کو استعمال کے فوراً بعد اسی جگہ ومقام پر آئندہ استعمال کے لیے ترتیب سے رکھ دیا جائے۔ کاموں کی اہمیت کے پیش نظر ان کی درجہ بندی کر لی جائے خواہ وہ ہفتوں، مہینوں یا سال کے کچھ عرصہ پر محیط ہوں۔ اس طرح خاتون خانہ کام کو منظم طریقے اور ترتیب سے مکمل کرسکتی ہے۔ کام میں تسلسل اور تواتر بھی تنظیم اور ترتیب کا موجب بنتے ہیں۔ کاموں کو اکٹھے ملا کر یا علیحدہ علیحدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر سالن کا مصالحہ بھوننے کے بعد سالن کو دم پر یا ہلکی آنچ پر رکھ کر کپڑوں کی دھلائی کی جاسکتی ہے لیکن اس عمل میں گزشتہ یا پہلے والے کام کو یاد رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ دو خصوصی توجہ طلب کاموں کو بیک وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر بچوں کے کھیل کی نگرانی اور کپڑے استری کرنے کا کام ساتھ ساتھ ہوسکتے ہیں۔ کھانا پکانے کے دوران بچوں کے سکول کے کام کی نگرانی بھی کی جاسکتی ہے۔

3۔ **کام کی جگہ ترتیب دینا:** اس سے نہ صرف کام جلد ہوجاتا ہے بلکہ قوت وتوانائی اور وقت کی بھی بچت ہوتی ہے۔ کام کسی بھی نوعیت کا ہو اس کو مکمل کرنے کے لیے چند مخصوص سامان اور آلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً سینے پرونے کے لیے سوئی دھاگا، قینچی، پیمائشی فیتہ اور سلائی مشین وغیرہ۔ پڑھنے کے لیے یا پڑھائی کے اوقات میں کتابیں، پنسل، سیاہی، قلم، کاغذ وکاپی وغیرہ۔ گھروں میں ان کاموں کو شروع کرنے سے پہلے چیزوں کو اکٹھا کرنے میں جتنا وقت صرف ہوجاتا ہے لہٰذا اس الجھن اور وقت کے ضیاع سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے مخصوص آلات وسامان ہمیشہ ایک جگہ پر رکھے جائے اور ان کو ایسی جگہ رکھا جائے جہاں سے انہیں سہولت سے حاصل کیا جاسکے خصوصاً باورچی خانہ میں کام کرنے کی جگہ کو باضابطہ طور پر عملی (Functional) بنانے کے لیے ضروری ہے کہ کام کی نوعیت اور سہولت کو پیش نظر رکھا جائے۔ کیونکہ یہ ترتیب عملی کام کو فعال بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خاتون خانہ کے لیے ان اقدامات کا جاننا ضروری ہے جن سے وہ کم سے کم حرکت اور تھکاوٹ کے بغیر کام کرسکے مثال کے طور پر

الف۔ عمودی طرز میں جگہ کا تعین کرنے کے لیے: کام کرنے کی جگہ کی فرش سے اونچائی، شیلف، دراز اور الماریوں کی اونچائی، سامان وآلات کی اونچائی اور سامان وآلات کے حجم اور وزن وغیرہ کو اس طریقے سے ترتیب دینے سے خاتونِ خانہ کے بازوؤں کی آسان پہنچ کے اندر کام ممکن ہوسکے گا، جس سے جسم کے کسی بھی حصہ پر تناؤ یا جھکاؤ پیدا نہیں ہوگا، غیرضروری قوت استعمال نہیں ہوگی نیز تھکان بھی کم ہوگی۔

ب۔ **افقی طرز میں جگہ کا ڈیزائن:** وقت اور قوت کے صحیح کے لیے کام کی جگہ پر آلات کی ترتیب اس طرز اور انداز میں کی جائے کہ کام کرنے والے کے دونوں ہاتھ بیک وقت یا باری باری دائیں بائیں مڑے اور قدم اٹھائے بغیر سامان تک پہنچ جائیں۔ اس کے لیے آلات وسامان اور متصل جگہ کی اونچائی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جس سے بے جا تناؤ، جھکاؤ اور غیر ضروری چلنے سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔

ج۔ **مختلف حصوں کی باہمی ترتیب:** کام کرنے کی مخصوص جگہ اور اس کے مختلف حصوں کی ترتیب اور ان کا آپس میں تعلق توانائی اور قوت کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ اس ترتیب سے وقت اور توانائی کو بھی منظم اور محدود پیمانے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کام کرنے کی جگہ اور اس جگہ کے سامان کا آپس میں تعلق، کام کرنے کی جگہ کی تقسیم، درازوں، دروازوں اور الماریوں کی جگہ کا تعین اور کام کرنے کی جگہ یعنی وہ مختص حصہ بالخصوص جگہ جہاں کام کیا جائے وغیرہ۔

4- **استعمال کی جانے والی اشیا کو لیبل کرنا:** باورچی خانہ میں استعمال ہونے والی اشیا کو لیبل کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ باورچی خانہ میں سٹور کی گئی اشیاء کو لیبل نہ کرنے سے وقت اور قوت کا ضیاع ہوتا ہے۔ مثلاً ایک دال نکالنے کے لیے دس مرتبان یا ڈبے کھولنے پڑتے ہیں۔ درازوں سے چمچ، کانٹے، چھریاں نکالنے کے لیے کم سے کم تین عدد درازیں کھولنی پڑتی ہیں۔ باورچی خانہ کی اشیا کو لیبل کرنے کی بجائے تمام اشیا پلاسٹک کے مرتبان میں رکھا جا سکتا ہے تاکہ باہر سے دیکھ کر با آسانی کھولا جا سکے مگر دوائیوں وغیرہ کے لیے الماری کا کوئی خانہ مخصوص کرنا اور ان کو لیبل کرنا ضروری ہے۔

5۔ **نقل و حرکت کو کم سے کم فاصلہ تک محدود کرنا:** قوت اور توانائی کے صحیح استعمال کے لیے لازم ہے کہ تمام کاموں کے دوران ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے فاصلے کو کم سے کم کیا جائے۔ اس طرح ہم وقت اور قوت کی بچت کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھانے کی میز لگانے اور برتن اٹھانے کے لیے اگر ٹرے یا ٹرالی استعمال کی جائے تو اس طرح غیر ضروری چکر مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے۔ دھلے ہوئے کپڑے تار پر ڈالتے ہوئے جسم کو بار بار جھکانے کی بجائے اگر کپڑوں کا ٹب سٹول یا کرسی پر رکھ لیا جائے تو جسم کی غیر ضروری حرکات کم کی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ ہر جسمانی حرکت میں وقت صرف ہوتا ہے۔ خواہ یہ چند سیکنڈوں میں ہوں یا چند منٹ میں۔

6۔ **قوت و توانائی بچانے والے آلات و سامان استعمال کرنا:** یہ کام کو تیز رفتاری سے کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا استعمال گھریلو انتظامی امور کو سہل اور بامقصد بنانا ہے۔ اس کی سادہ سی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ کند چھری، چاقو، قینچی وغیرہ کے استعمال سے ہاتھ دکھنے لگتے ہیں نیز وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ موجودہ دور میں خاتون خانہ کو بے شمار سہولتیں میسر ہیں جن سے کام پہلے کی نسبت آسانی سے اور کم وقت میں ہو جاتا ہے۔ گیس کے چولہے خواتین کے لیے ایک نعمت ہیں۔ اسی طرح پریشر ککر، مصالحہ پیسنے کے لیے بجلی کی مشین، بجلی کی استری، بجلی کا ٹوسٹر، ریفریجریٹر اور دھلائی کی مشین جیسے آلات کے استعمال سے وقت اور قوت کی بچت ہوتی ہے اور خاتونِ خانہ ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ سے محفوظ رہتی ہے۔

(ب) قوت وتوانائی کا انتظام (Management of Energy)

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ قوت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس سے زندگی میں رمق پیدا ہوتی ہے، مقاصد بنتے ہیں، جدوجہد ہوسکتی ہے۔ یہ انسان کو اچھی صحت بخشنے کی ضامن ہوتی ہے اور اس سے کھیل کود اور کام کاج حتیٰ کہ سوچنے سمجھنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہم زندگی کی تگ و دو میں اس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ ہمیں شعوری طور پر اس کا احساس نہیں ہوتا۔ قوت کا انتظام تین بڑے مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً قوت کا استعمال بہترین طریقہ سے کیا جائے تا کہ کم سے کم طاقت کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ کام سرانجام دیے جاسکیں، کام کے اختتام پر کام کرنے والے میں اتنی قوت ضرور موجود ہو جس کو وہ حسب خواہش استعمال کر سکے، اس کے علاوہ قوت کا کچھ حصہ محفوظ بھی ہو۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قوت وتوانائی کے انتظام کی منصوبہ بندی کی جائے یعنی کام کب کیے جائیں اور کیسے کیے جائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کاموں کی درجہ بندی اہمیت کے مطابق کر لی جائے، ہلکے اور بھاری کاموں کو باری باری ترتیب دیا جائے، کاموں کو آسان اور سادہ کرنے کے طریقوں، تھکاوٹ سے بچاؤ کے طریقوں اور کام میں دلچسپی پیدا کرنے کے طریقوں کو اپنایا جائے۔

قوت وتوانائی کی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام اقدامات پر مستعدی سے کاربند رہا جائے تا کہ منصوبہ بندی کے مقاصد حاصل ہوسکیں۔

اہم معلومات

گبرتھ (Gibreth) کے مطابق ''تھکاوٹ خواہ کیسی بھی ہو اس کا چوبیس گھنٹوں کے دوران مکمل طور پر رفع ہونا ضروری ہے۔ اگر تھکاوٹ زیادہ عرصہ برقرار رہے تو اس کا مطلب جسم میں کسی غذائی چیز کی کمی ہوسکتی ہے۔'' بلکہ ایک مصنف کے بقول کسی بھی تندرست شخص پر دن کے 1/3 حصے سے زیادہ عرصے کے لیے تھکاوٹ کا احساس برقرار نہیں رہنا چاہیے۔

اہم نکات

1- انتظام سے مراد ''اپنے استعمال کی چیزوں، روپے پیسے، وقت وقوت کو شعوری یا لاشعوری طور پر استعمال کرنے، خرچ کرنے اور رکھنے کے طریقوں سے ہے۔''

2- گھریلو انتظام سے مراد ''خاندانی مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع ووسائل کی منصوبہ بندی کرنے، اس منصوبہ بندی پر پابندی سے کاربند رہنے اور نتائج کی تنقیدی جانچ پڑتال کرنے سے ہے یا پھر ذرائع آمدنی کے مطابق اپنی ضروریات کی منصوبہ بندی کرنا، اسے کنٹرول کرنا اور اس کے نتائج پر غور کرنا تا کہ خاندانی مقاصد حاصل ہوسکیں۔

3- انتظام وانصرام کے عوامل منصوبہ بندی یا پیش بندی (Planning)، حکمت عملی یا انضباط (Policy or Control) اور جائزہ لینا (Evaluation) ہیں۔

-4 انتظام انصرام ہمیں بدانتظامی سے محفوظ رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔قلیل ومحدود ذرائع میں مقاصد حاصل کرنے میں معاون ہوتا ہے۔خوشحالی اور کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے، افراد کو ہر وقت اپنے موجود ذرائع ووسائل کو استعمال کرنے اور ان کے ذریعے مزید وسائل میں اضافہ کرنے پر اکساتا ہے، یہ خود انتظام یا عمل نہیں کرتا بلکہ یہ افراد و خاندان کے لیے وجہ عمل بنتا ہے اور اس کا ہر عمل ذہنی عمل ہوتا ہے جس میں فیصلے، منصوبہ بندی، مقاصد کا تعین اور عمل درآمد کرنے کے طریقے شامل ہوتے ہیں۔

-5 فیصلوں کا عمل (Decision Making) ایسا ذہنی عمل ہے جو سوچ، سمجھ، عقل، پیش بینی اور بصیرت کے علاوہ تجربات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ عمل انتخاب وتردید کا عمل کہلاتا ہے۔

-6 فیصلہ کرنے کے اقدامات میں مسئلے کا تجزیہ، مسئلے کا حل تلاش کرنا اور حل کا بغور مطالعہ کرنا اور جائزہ لینا شامل ہیں۔

-7 قدر (Values) سے مراد ''ہمارے وہ خوشگوار احساسات ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں۔''

-8 مقاصد (Goals) سے مراد ''ہماری ایسی خواہشات ہیں جن کے حصول کی خاطر ہمیں جدوجہد درکار ہوتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم اپنے ذرائع ووسائل کو استعمال کرتے ہیں تاکہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔ مقاصد کے حصول کے لیے کم مدت یا زیادہ مدت درکار ہوتی ہے۔

-9 معیار زندگی (Standard of Living) خواہشات کا وہ مجموعہ ہے۔ جن کا حصول زندگی کی تسکین، اطمینان اور خوشی کے لیے ضروری ہوتا ہے یا جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم زندگی گزارنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔

-10 اقدار کی تین اقسام بنیادی یا جبلتی اقدار، تعمیری یا مقاصدی اقدار اور دونوں اقدار کا امتزاج ہیں۔

-11 اقدار ہماری زندگی میں اولین اہمیت کی حامل ہیں۔

-12 مقاصد کی تقسیم ان کی تکمیل اور حصول کے لیے درکار مدت یا عرصہ پر کی جاتی ہے مثلاً فوری مقاصد (Immediate Goals)، معینہ مدت کے مقاصد (Short Term Goals) اور غیر معینہ مدت کے مقاصد (Long Term Goals) وغیرہ۔ مقاصد کا تعین ایک مسلسل عمل ہے۔

-13 ذرائع ووسائل (Resources) سے مراد ایسے اثاثے (Assets) اور طریقہ کار ہیں جن کا استعمال ہمارے مقاصد کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔

-14 ذرائع و وسائل کی دو اقسام ہیں مثلاً انسانی یا غیر مادی ذرائع و وسائل (Human or Non-Material Resources) مثلاً قوت، مہارت، علم اور وقت اور غیر انسانی یا مادی ذرائع و وسائل (Non Human or Material Resources) مثلاً روپیہ پیسہ، گھریلو اشیا اور ساز وسامان وغیرہ۔

-15 وقت ہمارے اہم ترین ذرائع میں سے ہے اور ہمارے پاس لمحات، گھنٹوں، دنوں، مہینوں اور سالوں کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا بیش بہا خزانہ ہے جس کا کوئی دوسرا نعم البدل نہیں کیونکہ کھوئی ہوئی دولت تو واپس آسکتی ہے لیکن گذرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔

-16 وقت کی منصوبہ کرنے کا ایک بہترین طریقہ کام کے آسان اور سادہ طریقوں کو اپنانا ہے۔ اس کے لیے جن عوامل پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ کام، کام کرنے والا، کام کرنے کی جگہ اور کام کرنے کے آلات کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانا ہے۔

-17 وقت کی منصوبہ بندی کا تنقیدی جائزہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ دن بھر میں کیے جانے والے متوقع کاموں کی فہرست بنا کر دن بھر کے تمام وقت کو ان پر تقسیم کر و یا جائے اور دن کے اختتام پر اس منصوبہ بندی کا جائزہ لے لیا جائے۔

-18 روپے پیسے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آمدنی سے مراد صرف روپے پیسے سے لی جاتی ہے۔ گھریلو آمدنی کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ روپے پیسے، خدمات، اشیا، ساز و سامان کا ایسا اجرا یا رواں سلسلہ جس کا انضباط کنبے کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ اُسے حسب منشا استعمال کر کے اپنی خواہشات اور ضروریات کی تکمیل کر سکے۔

-19 آمدنی کی اقسام نقد یا اقتصادی آمدنی (Money Income) اور اصل آمدنی (Real Income) ہیں۔

-20 آمدنی کے انتظام سے مراد گھریلو آمدنی کی منصوبہ بندی کرنا، اس پر منضبط عمل درآمد کے لیے اپنی ضروریات اور خواہشات پر قابو پانا اور پھر نتائج پر غور وخوض اور تنقیدی جائزہ لینے سے ہے۔

-21 آمدنی ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ جس کے انتظام کے پس پشت وہی مخصوص مقاصد پوشیدہ ہیں جو ہر ذرائع کے انتظام کے متقاضی ہوتے ہیں۔

-22 بجٹ سے مراد نقد آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگانے سے ہے تا کہ آمدنی اور اخراجات میں توازن پیدا کیا جا سکے۔

-23 بجٹ بنانا کوئی مشکل کام نہیں لیکن اہم ضرور ہے۔

-24 گھریلو سطح پر مختلف ہنروں کے استعمال اور محنت و کوشش سے آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے مثلاً گھریلو پیمانے پر سبزیاں اگانا، مرغبانی کا شوق، کیک و بسکٹ، اچار اور چٹنی وغیرہ گھر پر بنانا، کڑھائی وسلائی کا کام، کروشیا کا کام، ٹیوشن پڑھانا اور گھر کے کام کاج خود کرنا وغیرہ۔

-25 انسانی ذرائع و وسائل میں قوت و توانائی (Energy) ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ قوت و توانائی انسان کے اندر اس صلاحیت کی صورت میں موجود ہوتی ہے جو اسے چلنے پھرنے، کھیلنے کودنے اور کام کاج کرنے کی ہمت عطا کرتی ہے۔ یہ قوت و توانائی خوراک سے حاصل ہوتی ہے اور جسمانی حرکات و سکنات سے خارج ہوتی رہتی ہے۔

-26 قوت وتوانائی دو طرح کی ہوتی ہے یعنی جسمانی اور ذہنی۔

-27 قوت وتوانائی اور وقت کے صحیح استعمال کے اقدامات پر عمل کرنے سے ہم ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

-28 قوت کا انتظام تین بڑے مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے مثلاً قوت کا انتظام بہتر طریقے سے کرنا، کام کے اختتام پر اس میں قوت کا موجود ہونا، اس کے علاوہ قوت کا کچھ حصہ محفوظ ہونا وغیرہ۔

-29 گبرتھ (Gibreth) کے مطابق تھکاوٹ خواہ کیسی بھی ہو اس کا چوبیس گھنٹوں کے دوران رفع ہونا ضروری ہے۔ اگر تھکاوٹ زیادہ عرصہ برقرار رہے تو اس کا مطلب غذا میں کسی غذائی چیز کی کمی ہو سکتی ہے۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) گھریلو انتظام کے کتنے پہلو ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(ii) حکمت عملی ایک ایسا لائحہ عمل ہے جو منصوبوں کو کیا پہناتا ہے؟

(الف) عملی جامہ (ب) کامیابی (ج) ناکامی (د) پیش بینی

(iii) انتظام کیسا عمل ہے؟

(الف) جسمانی (ب) ذہنی (ج) پڑتالی (د) کامیاب

(iv) انتظام کس سے محفوظ رکھنے کی ترغیب دیتا ہے؟

(الف) نااہلی (ب) بدانتظامی (ج) کامیابی (د) معاونت

(v) فیصلہ کرنے کے کتنے اقدامات ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(vi) اقدار سے مراد ہمارے کیسے احساسات ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں؟

(الف) خوشگوار (ب) ناخوشگوار (ج) اہم (د) ناکام

(vii) مقاصد سے مراد ہماری ایسی خواہشات ہیں جن کے حصول کی خاطر کیا درکار ہوتا ہے؟

(الف) جدوجہد (ب) محنت (ج) احساس (د) سکون

(viii) معیار زندگی خواہشات کا کیا ہیں جن کا حصول زندگی کی تسکین، اطمینان اور خوشی کے لیے ضروری ہوتا ہے؟

(الف) کام (ب) مجموعہ (ج) خواہش (د) حصول

(ix) اقدار کی کتنی اقسام ہیں؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(x) اقدار کا ہماری زندگی سے کیسا تعلق ہونے کا ثبوت ملتا ہے؟

(الف) گہرا (ب) پوشیدہ (ج) پسندیدہ (د) ناپسندیدہ

(xi) کن مقاصد کے حصول کے لیے مدت یا وقت کا کوئی تعین نہیں ہوتا؟

(الف) فوری (ب) غیر معینہ (ج) معینہ (د) تکمیل

(xii) مقاصد کا تعین کیسا عمل ہے؟

(الف) مسلسل (ب) اہم (ج) غیر اہم (د) فوری

(xiii) انسانی زندگی کے اجرا کے لیے ذرائع و وسائل کیسا مقام رکھتے ہیں؟

(الف) کم اہم (ب) اہم ترین (ج) بہترین (د) خوشگوار

(xiv) ذرائع و وسائل کی کتنی اقسام ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) چار (د) پانچ

(xv) وقت کی تعریف کرنا نہایت مشکل مگر اس کی پیائش کرنا کیسا ہے؟

(الف) آسان (ب) دیرپا (ج) اہم (د) غیر اہم

(xvi) روپے پیسے کی اہمیت سے کیا نہیں کیا جا سکتا؟

(الف) اقرار (ب) انکار (ج) کام (د) ضرورت

(xvii) آمدنی کے انتظام کا عمل کیسا ہوتا ہے؟

(الف) افرادِ خانہ (ب) گروہی (ج) مقصدی (د) انفرادی

(xviii) آمدنی کے انتظام کے رہنما اقدامات کتنے ہیں؟

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) سات

(xix) آمدنی اور اخراجات کی صحیح تصویر کشی کس کے ذریعے ہو سکتی ہے؟

(الف) بجٹ (ب) اخراجات (ج) توازن (د) غیر متوازن

(xx) کن ذرائع و وسائل میں قوت و توانائی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے؟

(الف) انسانی (ب) غیر انسانی (ج) توانائی (د) آمدنی

(xxi) قوت وتوانائی کے صحیح استعمال کے اقدامات سے ہم کس سے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

(الف) ذہنی وجسمانی تھکاوٹ (ب) کام (ج) مناسب استعمال (د) ذہنی کیفیت

(xxii) قوت کا انتظام کتنے مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے؟

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

-2 مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) انتظام کی تعریف کریں؟

(ii) گھریلو انتظام سے کیا مراد ہے؟

(iii) انتظام کے کتنے عوامل ہیں؟

(iv) اقدار کی تعریف کریں؟

(v) مقاصد سے کیا مراد ہے؟

(vi) معیار زندگی کی تعریف کریں؟

(vii) اقدار کی کیا اہمیت ہے؟

(viii) مقاصد کی کتنی اقسام ہیں؟

(ix) ذرائع ووسائل کے انتظام سے کیا مراد ہے؟

(x) کام کو آسان اور سادہ بنانے کے کتنے عوامل ہے؟

(xi) بجٹ سے کیا مراد ہے؟

(xii) قوت وتوانائی کی تعریف کریں۔

(xiii) قوت کے انتظام سے کیا مراد ہے؟

-3 تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) انتظام کے عوامل پر نوٹ لکھیں۔

(ii) انتظام کی اہمیت بیان کریں۔

(iii) فیصلہ کرنے کے اقدامات کون کون سے ہیں؟

(iv) اقدار کی اقسام کے بارے میں لکھیں۔

(v) ذرائع ووسائل کی اقسام بیان کریں۔

(vi) وقت کے انتظام پر اثر انداز ہونے والے عوامل کیونکر ضروری ہیں؟

(vii) وقت کی منصوبہ بندی کے آلات تحریر کریں؟

(viii) آمدنی سے کیا مراد ہے۔خاندانی ضروریات کو پورا کرنے میں آمدنی کے انتظام کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ix) بجٹ کی کتنی اقسام ہیں۔گھریلو سطح پر آمدنی میں اضافہ کیونکر کیا جاسکتا ہے؟

(x) قوت کا انتظام کیونکر اہم ہے؟

عملی کام

گھریلو کاموں کی منصوبہ بندی پر مشتمل چارٹ ذیل میں دیے گئے طریقے سے بنائیں۔

روزانہ کیے جانے والے کام	ہفتہ وار کیے جانے والے کام	مہینے یا چند مہینوں بعد کیے جانے والے کام

13 ماحول اور انتظام
(Environment and Management)

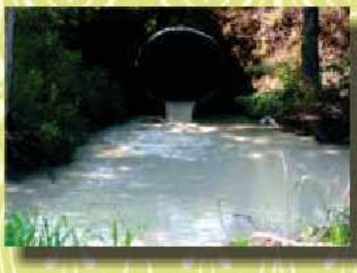

عنوانات (Contents)

13.1 صحت مند ماحول
13.2 صفائی اور فاضل مواد ٹھکانے لگانے کا انتظام
13.3 گھر میں تحفظ

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- ماحول کی تعریف کر سکیں اور اس کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- آلودگی کی اقسام اور آلودگی کم کرنے کے طریقوں پر بحث کر سکیں۔
- صفائی اور فاضل مواد کے انتظام کی تعریف کر سکیں اور اس کے انتظام کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- فاضل مواد کو ٹھکانے لگانے کے طریقوں پر بحث کر سکیں۔
- صفائی کے طریقے بیان کر سکیں۔
- گھریلو حفاظتی اقدامات کی اہمیت اور ان کے فوائد بتا سکیں۔

13.1 صحت مند ماحول (Healthy Environment)

ماحول کی تعریف اور اہمیت

ماحول عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس سے مراد ہمارے گردونواح اور اس میں پائی جانے والی اشیا ہیں۔ لوگ، درخت، چرند پرند، مکان، ندی نالے، پہاڑ، صحرا، جنگل، سمندر، گاڑیاں، عمارات وغیرہ ہمارے ماحول کا حصہ ہیں۔ قدرت نے زمین کی بقا کے لیے ان تمام چیزوں میں توازن قائم کر رکھا ہے۔ جس کی بدولت یہ ایک دوسرے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ تیزی سے آگے بڑھنے کی روش انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ اپنی زندگی کو آسان سے آسان تر بنانے کے لیے جہاں وہ نت نئی ایجادات کر رہا ہے وہاں بہت سے ایسے معاملات بھی ہیں جو انسانی زندگی کے لیے انتہائی مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی ان میں سرفہرست ہے۔ آبادی میں بے پناہ اضافے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قدرتی وسائل بے دریغ استعمال ہو رہے ہیں جس سے ماحول تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور انسان مسائل میں گرتا جا رہا ہے۔

13.2 ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

ماحولیاتی آلودگی ایک خطرناک جن کی صورت میں سامنے آ رہی ہے اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو یہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر برباد کر دے گی۔ ماحول میں کسی غیر ضروری چیز کا اضافہ آلودگی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ آلودگی پیدا ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن ان میں سے کچھ وجوہات ایسی ہیں جن میں ہم سب برابر کے حصہ دار ہیں مثلاً پلاسٹک کے لفافے، چائے، آئسکریم، دودھ یا دہی کے خالی کپ کوڑے دان میں پھینکنے کی بجائے ادھر اُدھر پھینک دینا وغیرہ۔ ناگہانی آفات اور تباہیاں مثلاً تیل کی نقل و حمل کے دوران حادثاتی طور پر سمندر میں آئل ٹینکر سے تیل کا اخراج شروع ہونا۔ کسی کیمیکل فیکٹری میں فنی خرابی کے باعث آگ بھڑک اُٹھنا اور دھماکہ کی صورت میں زہریلی گیس کا پھیل جانا وغیرہ۔ تھوڑی سی احتیاط اور ذمہ داری کا ثبوت دے کر حادثاتی طور پر پیدا ہونے والی بیشتر آلودگی سے بچا جا سکتا ہے۔ آلودگی کی درج ذیل اقسام ہیں۔

1- فضائی آلودگی (Air Pollution)
2- آبی آلودگی (Water Pollution)
3- صوتی آلودگی (Noise Pollution)

1- فضائی/ہوائی آلودگی (Air Pollution)

فضائی آلودگی پیدا ہونے کی اہم وجہ بطور ایندھن استعمال ہونے والی اشیا ہیں جن میں لکڑی، کوئلہ، فرنس آئل، مٹی کا تیل اور ڈیزل شامل ہیں۔ دوران استعمال اگر یہ اشیا مکمل طور پر جلنے نہ پائیں تو فضائی آلودگی میں اضافے کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ ماحول میں مختلف گیسوں کے اخراج سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کی وجہ زمین پر انسانی سرگرمیاں بھی ہیں۔ قدرتی واقعات میں مختلف جانوروں کا مر جانا، پودوں اور پتوں کا خشک ہو کر گر جانا اور پھر اُسی جگہ پر ان کے گلنے سڑنے کا فطری عمل شروع ہو جانا، شدید گرمی سے جنگلات میں آگ

بھڑک اٹھنا، آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹ جانا، ان تمام حادثات وواقعات کی وجہ سے فضا میں امونیا گیس کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ جو فضائی آلودگی کے زمرے میں آتا ہے۔

انسانی سرگرمیوں سے فضائی آلودگی میں اضافہ کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- موٹر گاڑیوں ٹرکوں، بسوں، موٹر سائیکلوں اور رکشوں وغیرہ سے دھوئیں کا اخراج۔

2- اُن فیکٹریوں کی چمنیوں کا دھواں جہاں جہاں مٹی کا تیل، فرنس آئل، کوئلہ، ڈیزل اور لکڑی یا اس کے بُرادے کا استعمال بطور ایندھن کثرت سے ہوتا ہے۔

3- سڑکوں پر کوڑا کرکٹ کو اکٹھا کر کے آگ لگا کر جلانا۔

فضائی آلودگی کم کرنے کے طریقے (Methods used to Reduce Air Pollution)

فضائی آلودگی کو کم کرنے میں درج ذیل اقدامات مددگار و معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

1- گاڑیوں میں کیٹالیٹک کنورٹرز (Catalytic Convertors) کا استعمال کیا جائے۔ یہ آلہ گاڑیوں میں سے خارج ہونے والی مضر گیس کے منفی اثرات کو کم نقصان دہ حالت میں منتقل کر دیتا ہے۔

2- گاڑیوں کا استعمال کم کیا جائے۔ کیونکہ پیٹرول میں سیسے (lead) کا استعمال گاڑی کے انجن میں شور کو روکنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جس سے فضا میں سیسے کی مقدار بڑھتی جا رہی ہے۔

3- فیکٹری کی چمنیوں سے خارج ہونے والے دھوئیں اور سلفر ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کم کرنے کے لیے مختلف طرح کے فلٹرز استعمال کیے جائیں۔

4- فیکٹریوں سے خارج ہونے والے تیزاب ملے فاضل مادوں کو ماحول میں شامل ہونے سے پہلے الکلی (Alkali) کے استعمال سے بے اثر کیا جائے۔

5- اوزون تہہ (Ozone Layer) کی حفاظت کے لیے ہائیڈروکاربن اور نائٹروجن پر آکسائیڈ پر کنٹرول کی ضرورت ہے۔

کیونکہ اوزون کی تہہ سورج سے خارج ہونے سے تابکار شعاعوں کو روکتی ہیں اور ایک حفاظتی چھتری کا کام کرتی ہے۔ مگر اس تہہ کی موٹائی میں کمی سے ہمارے ماحول پر خطرناک اثرات پڑنے شروع ہو گئے ہیں۔

-2 آبی آلودگی (Water Pollution)

آبی آلودگی کا سبب پانی میں ملے ہوئے مضر مادے ہیں۔ فیکٹریوں سے استعمال شدہ پانی کے اخراج میں عام طور پر سیسہ (Lead) ڈیٹرجنٹ (Detergent)، فینول (Phenol)، ایتھر (Ether)، بینزین (Benezene)، امونیا (Ammonia)، سلفیورک ایسڈ (Sulphuric Acid) جیسے مضرِ صحت اجزا کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے جو استعمال شدہ پانی میں شامل ہو کر اسے آلودہ کر دیتا ہے۔

بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافہ ضروری ہو گیا ہے۔ پیداوار میں اضافے کے لیے نائٹروجن اور نائٹریٹ والی مصنوعی کھادوں اور پانی کے بے دریغ استعمال کے ساتھ کیڑے مکوڑوں اور غیر ضروری جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لیے کرم کش زہریلی دوائیوں کے استعمال میں بھی اضافہ ہوا ہے نتیجتاً آبی آلودگی کا دائرہ ندی نالوں، جھیلوں، نہروں اور دریاؤں سے ہوتا ہوا ساحل سمندر تک پہنچ گیا ہے۔ کارخانوں اور صنعتوں سے خارج ہونے والے پانی میں بے شمار زہریلے مادے شامل ہوتے ہیں۔ جو پانی کو آلودہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ گندگی اور کوڑا کرکٹ پانی میں پھینک دینا بھی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ گھروں کے باہر فرش یا گاڑیاں دھونے کے بعد پانی کھڑا رہنے سے مچھروں کی افزائش ہوتی ہے۔

آبی آلودگی کے اثرات آہستہ آہستہ زیرِ زمین پانی کے معیار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پانی کی آلودگی کے اس اضافے سے کئی موذی امراض میں اضافہ ہوا ہے۔ جن میں پیٹ کے امراض، پیچش اور ہیپا ٹائٹس (Hepatitis) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

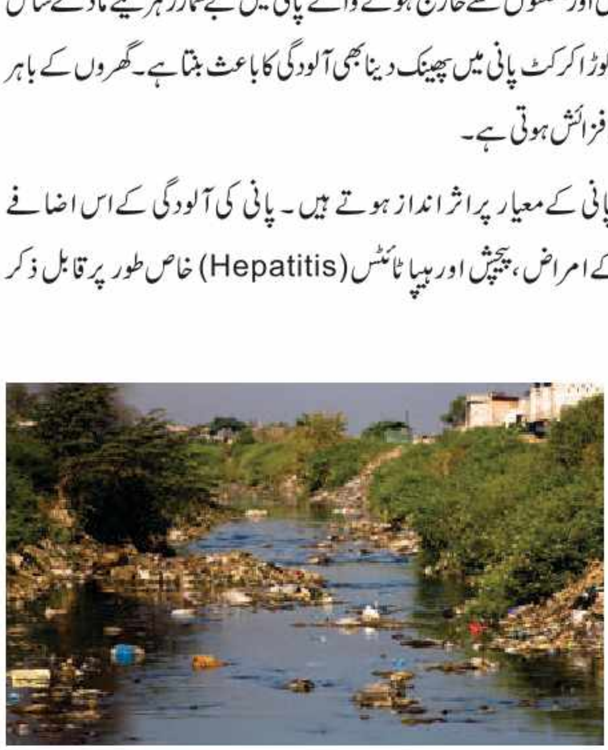

آبی آلودگی کم کرنے کے طریقے (Methods to Reduce Water Pollution)

1- آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے صنعتی اور شہری اخراج کے لیے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں۔
2- صنعتوں میں پانی کی بچت کے لیے اس کی ری سائیکلنگ (Recycling) کی جائے۔
3- سمندر میں پانی کی کم از کم مقدار جانے دی جائے۔
4- گھر کے سیوریج (Domestic Sewerage) کو صاف کرنے کے بعد دوبارہ استعمال کیا جائے۔
5- پانی کی سپلائی اور ڈیمانڈ کے درمیان صحیح توازن برقرار رکھا جائے۔
6- تالابوں اور دوسرے مقامات پر بارش کے پانی کو سٹور کیا جائے اور اس محفوظ ذخیرے کو ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے۔
7- نوجوان ملکی آبادی کا ایک اہم حصہ ہیں تحفظ آب کے سلسلے میں ان کی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔

3- صوتی آلودگی (Noise Pollution)

آبادی میں اضافے کے ساتھ ساتھ آلودگی کی نئی اقسام بھی وجود میں آنا شروع ہوگئی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم صوتی آلودگی ہے۔ جو اردگرد کے ماحول میں شور پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

صوتی آلودگی کے اسباب

بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر خاموش اور پرسکون مقامات کا ملنا محال ہے اور مناسب آوازوں سے واسطہ پڑنا ایک معمول کی بات ہے۔ تاہم شور وغل کی آلودگی کے چند ذرائع جن میں اس کا احساس شدت سے پایا جاتا ہے ان میں زیادہ اہم موٹر گاڑیاں، ریل گاڑیاں، ہوائی جہاز، تعمیراتی کام اور بعض صنعتیں ہیں۔

(i) **گاڑیوں کا شور:** صوتی آلودگی میں گاڑیوں کا شور کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شور سفر کو کٹھن آمیز اور اعصاب شکن بنا دیتا ہے۔ ویگنوں اور بسوں کے بلاضرورت ہارن کا شور اور ٹیپ ریکارڈر کا استعمال صوتی آلودگی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

(ii) **تعمیراتی شور:** پاکستان کی ترقی میں تعمیراتی صنعت نمایاں کردار کی حامل ہے۔ تعمیراتی سرگرمیوں کے دوران ساز و سامان، گاڑیاں، کارکن اور معماروں کا شور آس پاس بسنے والوں کے لیے پریشان کن ہوتا ہے۔

(iii) **صنعتی شور:** صنعتی یونٹوں میں کمرے میں بند مشینوں کے چلنے سے شور زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کا کارکنوں کی صحت پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ان میں سب سے اہم نیند کا پورا نہ ہونا ہے۔ نیند کی تسکین اگر مناسب طریقے سے نہ ہو تو اٹھنے کے بعد بھی تھکاوٹ کا شکار رہتا ہے۔ ذہنی تناؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی جسمانی بیماریوں کی ایک اہم وجہ شور وغل بھی ہے۔ جن میں معدے کا السر اور بلند فشار خون (High Blood Pressure) عام ہیں اور یہ بڑھتا ہوا فضائی شور ہماری زندگیوں اور خوشیوں کی تکمیل کے لیے ایک بڑھتا ہوا خطرہ ہے۔ شور وغل کی آلودگی سے انسان کی تخلیقی صلاحتیں مفلوج ہو جاتی ہیں اور وہ کوئی کام بھی یکسوئی سے نہیں کر پاتا۔

صوتی آلودگی کو کنٹرول کرنا(Controlling the Noise Pollution)

اس آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے تین رخی منصوبہ بنانا ہوگا مثلاً

1- صوتی آلودگی کے اسباب پر قابو پانا تاکہ کم از کم شور پیدا ہو سکے مثلاً حکومتی اقدامات۔

2- شور کے ترسیلی راستے کو مشکل بنانا تاکہ شور کے منبع سے ہدف تک پہنچنے میں رکاوٹیں پیدا کی جاسکیں مثلاً عوام الناس کے لیے آگاہی پروگرام۔

3- شور سے متاثرہ افراد کی مناسب حفاظت کرنا مثلاً درخت لگانا(Plantation)۔

شور کے مضر اثرات کو کم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

☆ بلاضرورت ہارن بجانے پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

☆ سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کا درست حالت میں ہونا لازمی قرار دیا جائے۔

☆ ریلوے اسٹیشن اور ہوائی اڈے کو رہائشی علاقوں سے کافی فاصلے پر بنایا جائے۔

☆ عوام کو شور کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے۔

☆ مشینوں میں آواز کو کم کرنے والے آلات نصب کیے جائے۔

☆ شور پیدا کرنے والی مشینوں کو علیحدہ ایسی جگہ پر رکھا جائے جہاں دیواروں اور چھتوں میں آواز جذب کرنے والا میٹریل استعمال کیا گیا ہو۔

☆ فیکٹریوں میں کام کرنے والے کارکنوں کے لیے شور جذب کرنے والے آلات (Ear Mufflers) لازمی طور پر استعمال کرائے جائیں۔

☆ ہوائی اڈوں، ریل کی پٹریوں، سڑک اور کارخانوں کے اردگرد زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخت لگائے جائیں۔ درختوں میں آواز کو جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لیے یہ فضائی آلودگی کے ساتھ ساتھ آواز کی آلودگی کو بھی کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

13.2 صفائی اور فاضل مادے ٹھکانے لگانے کا انتظام (Sanitation and Waste Management)

13.2.1 صفائی (Sanitation)

ماحول کو آلودگی سے پاک کرنے کے لیے شہروں اور دیہاتوں میں صفائی کا خاص انتظام کرنا ضروری ہے۔ یہ عوام کا فرض ہے کہ وہ کوڑا کرکٹ سڑکوں پر یا گھروں کے باہر رکھنے کی بجائے مخصوص جگہوں پر پھینکیں۔ پولی تھین (Polythene) کے لفافے آلودگی پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ گھروں، ہوٹلوں اور ہسپتالوں وغیرہ کا کوڑا عموماً پولی تھین کے لفافوں میں بند کر کے پھینک دیا جاتا ہے یہ نہ صرف علاقے کی خوبصورتی کو متاثر کرتا ہے بلکہ بدبو اور گندگی کا باعث بھی بنتا ہے۔ سیوریج کے ناقص استعمال کی وجہ سے گٹر اکثر بند رہتے ہیں جن کے باعث گندہ پانی گٹروں سے نکل کر سڑکوں اور گلیوں میں جمع رہتا ہے۔ بہر کیف یہ ساری آلودگیاں انسانی صحت کے لیے خطرناک حد تک مضر اور نقصان دہ ہیں۔

ذاتی صفائی

ذاتی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ذاتی صفائی سے مراد یہ ہے کہ اپنے جسم کے تمام اعضا مثلاً ہاتھ، منہ، دانت اور بدن کو صاف رکھیں۔ صاف ستھرا لباس پہنیں۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔ دانتوں کی باقاعدہ صفائی بھی اچھی صحت کی ضامن ہے۔

ماحولیاتی صفائی

اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں، محلوں اور گلی کوچوں میں گندگی کے ڈھیر نہ لگنے دیں۔ اکثر لوگ اپنے گھروں کی صفائی کر کے کوڑا کرکٹ گلی کوچے یا سڑکوں پر پھینک دیتے ہیں۔ کیونکہ صرف گھر کو صاف کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ محلے اور سڑک کی صفائی کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ اس لیے کوڑا کرکٹ ایک مخصوص جگہ پر ڈالنا چاہیے۔ تاکہ ہمارے اردگرد کا ماحول صاف ستھرا رہے۔ اگر کسی ملک کے لوگ صحت مند ہوں گے تو وہ فرائض منصبی پوری طرح انجام دے سکیں گے جس سے ملک ترقی کرے گا اور لوگ خوشحال زندگی بسر کریں گے۔

13.2.2 فاضل مواد ٹھکانے لگانے کے طریقے (Ways of Waste Management)

گھروں میں بہت سے فاضل مواد یا کوڑا کرکٹ مختلف چیزوں کے استعمال کے بعد اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس میں سبزیوں اور پھلوں کے چھلکے، بچی ہوئی کھانے کی چیزیں، گردوغبار اور ردی کاغذ، جھاڑو کے ذریعہ سے نکالا ہوا کوڑا کرکٹ، درختوں اور پودوں کے گلے سڑے پتے، لکڑی اور کوئلوں کی راکھ، مویشیوں کا گوبر سبھی کچھ شامل ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب پاخانے کی غلاظت ہوتی ہے۔ یہ سب غلاظتیں گھروں سے دور لے جا کر بے ضرر بنادی جاتی ہیں۔ ان تمام غلاظتوں کو ٹھکانے لگانے کے مختلف طریقے ہیں۔

گھریلو کوڑا کرکٹ صاف کرنا

گھر کا کوڑا کرکٹ اور راکھ، مٹی، ردی کاغذ، سبزی اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ کوڑے کے بڑے بڑے ٹینوں (Containers) میں اکٹھے کر دیے جاتے ہیں۔ میونسپل کمیٹی کی گاڑیاں آ کر کوڑے کے ٹین خالی کر کے آبادی سے دور لے جاتی ہیں۔ پھر اس کوڑے کو بےضرر کرنے کے لیے ایک خاص قسم کی بھٹی میں ڈال کر جلایا جاتا ہے۔ جس سے نامیاتی مادے جل کر کاربن ڈائی آکسائڈ اور نائٹروجن میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور معدنی مادے باقی رہ جاتے ہیں۔ جو سڑکیں تعمیر کرنے، گڑھے بھرنے اور سیمنٹ بنانے میں کام آتے ہیں۔ مویشیوں کی غلاظت کھاد میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ تلف کرنے کے لیے آبادی سے دور خالی جگہ بڑے بڑے گڑھے بنائے جاتے ہیں اور میونسپل کمیٹی کی گاڑیاں ان گڑھوں میں شہر سے کوڑا کرکٹ ڈالتی رہتی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد زمین ہموار ہو جاتی ہے یہ زمین فصل کی کاشت کے لیے بہت عمدہ ہوتی ہے۔

غلاظت کو دور کرنا

گھریلو غلاظت کو دور کرنا: گھریلو غلاظتیں دور کرنے کے عام طور پر دو طریقے ہیں۔

1- پیشاب پاخانے کی غلاظتیں بھنگی گھروں سے لیجاتے ہیں اور ایک خاص قسم کے بند ٹینوں میں جمع کر کے گاڑیوں کے ذریعے شہر سے باہر پہنچا دیتے ہیں۔ (یہ بہت پرانا طریقہ ہے اور اب کم جگہوں پر عملاً ہوتا ہے)

2- اس طریقے میں گھر کی تمام غلاظت پانی کے بہاؤ کے ذریعے بند نالیوں میں سے گزر کر گندے نالے میں پہنچ جاتی ہے۔ اس کو بہاؤ کا طریقہ (Flush System) بھی کہتے ہیں۔ غلاظت کو دور کرنے کا یہ سب سے اچھا، صاف ستھرا اور کم خرچ ہے۔ جن شہروں میں آب رسانی کا انتظام تسلی بخش ہو وہاں یہ طریقہ ضرور رائج کرنا چاہیے۔ یہ طریقہ ہمارے ملک میں تقریباً تمام بڑے شہروں اور گاؤں میں رائج ہے۔

گھر سے باہر غلاظت کو دور کرنا: مذکورہ بالا غلاظتوں کو جب میونسپل کمیٹی کی گاڑیاں شہر سے باہر پہنچاتی ہیں تو انہیں ضائع کرنے کے لیے دو طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

1- **خندقوں والا طریقہ (Trenching):** تقریباً ایک ایک فٹ کے فاصلے پر دو فٹ چوڑی اور ڈیڑھ فٹ گہری خندقیں کھود کر اس میں گندگی کی ایک فٹ موٹی تہہ بچھا دی جاتی ہے اور اس پر مٹی ڈال کر زمین کو ہموار کر دیتے ہیں۔ زمین کے نیچے کی مٹی میں موجود جراثیم اس غلاظت کو تین چار ہفتوں میں عمدہ کھاد میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ خندقیں زیادہ گہری نہیں کھودنی چاہییں کیونکہ زیادہ گہری جگہ پر جراثیم نہیں پائے جاتے۔ تین مہینے کے بعد زمین پر ہل چلا کر کوئی جلد اگنے والی فصل بو دینی چاہیے۔

2- **جلانے کا طریقہ (Incineration):** یہ طریقہ اس صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب بھٹیاں مناسب طریقے پر بنی ہوں۔ ان میں ہوا کا گزر اچھی طرح سے ہو سکتا ہو ورنہ دھواں اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ غلاظت میں ایندھن ملانے کے لیے پکا چبوترہ ہونا چاہیے

اوپر سائبان بھی ہونا چاہیے تا کہ بارش سے حفاظت کی ہو سکے۔ ایندھن مثلاً لکڑی کا برادہ، کوئلے کا چورا اور خراب قسم کا بھوسہ کافی مقدار میں ملانا چاہیے۔ اس کے علاوہ زیادہ غلاظت کو ایک ہی وقت میں بھٹیوں میں نہ ڈالا جائے اس طرح سے غلاظت پورے طور سے نہیں جلتی اور آگ جلنے بجھنے لگتی ہے جس سے دھواں پیدا ہو جاتا ہے۔

3- **گندے نالے (Sewerage) کے ذریعے گندگی کو بہانے کا طریقہ:** گندگی کو بہانے کے طریقے میں گندے نالے کی غلاظت کو ضائع کرنے کی مختلف صورتیں ہیں۔

1- جو شہر یا قصبے سمندر سے قریب ہیں وہاں یہ غلاظت سمندر میں پہنچا دی جاتی ہے۔ یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔

2- کیمیائی طریقے سے محلول غلاظت کو ٹھوس حالت میں تبدیل کرنا۔ اس طریقے میں گندے نالے کے محلول غلاظت کو تالاب میں اکٹھا کرتے ہیں۔ اس کے کچھ ٹھوس اجزا تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ جو اجزا محلول غلاظت میں موجود رہتے ہیں ان کو تہہ میں بٹھانے کے لیے پھٹکڑی، چونا یا لوہے کا کوئی نمک تالاب میں ڈال دیتے ہیں۔ اس سے وہ اجزا بھی فوراً تالاب کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اوپر کے پانی کو کسی حوض میں منتقل کر دیتے ہیں۔ جو اجزا تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں ان کو دبا دبا کر ٹکیوں کی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ ٹکیاں کھاد کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور بازار میں فروخت ہوتی ہیں۔

3- گندے نالے کی غلاظت کو کھیتی باڑی کے کام میں بھی لاتے ہیں۔ نالے کی غلاظتوں کو علیحدہ کیے بغیر زمین پر بہنے دیتے ہیں۔ مگر اس صورت میں زمین کا رقبہ کافی بڑا ہونا چاہیے اور نالیوں کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیے۔ تا کہ ضرورت کے مطابق گندہ پانی زمین پر چھوڑا جا سکے۔ اس کے بعد زمین میں جلد اگنے والی فصل بو دینی چاہیے۔

4- **متعفن تالاب کا طریقہ:** گندے نالے کی غلاظت کو پہلے ایک بند تالاب میں اکٹھا کرتے ہیں۔ یہاں اس کو کئی روز تک رکھا جاتا ہے۔ اس میں جراثیم خوب پرورش پاتے ہیں اور تالاب کے اوپر کی سطح پر جھاگ آ جاتی ہے۔ غلاظت کے ٹھوس اجزا نیچے بیٹھتے جاتے ہیں مگر جراثیم کے عمل سے وہ گیس کے بلبلوں کی شکل میں پھر اوپر اٹھتے ہیں۔ گیس خارج ہوجاتی ہے اور معلق ذرات پھر نیچے تہ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ غلاظت کے تمام معلق اجزا جراثیم کے عمل سے سیال شکل اختیار نہیں کر لیتے۔ کچھ عرصہ بعد تمام غلاظت صاف پانی میں تبدیل ہو جاتی ہے اس پانی کو زمین کی کاشت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

5- **گندے پانی کا نکاس (Drainage):** نہانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے اور مختلف کام کرنے میں پانی استعمال ہوتا ہے۔ استعمال ہونے کے بعد گندے پانی کو گھروں سے دور لے جانا نہایت ضروری ہے۔ گاؤں اور دیہاتوں میں گندے پانی کے نکاس کا عام طور پر کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا۔ بعض گھروں کا پانی تو گھر کے صحن میں یا گلی میں پھیلتا رہتا ہے۔ بعض جگہ کچھ نالیاں بھی ہوتی ہیں اور گاؤں سے باہر کسی گڑھے میں گندا پانی جمع ہوتا رہتا ہے اور یہاں پر مکھیاں اور مچھر نشوونما پاتے ہیں۔ پانی کے نکاس کے لیے پختہ نالیوں کے ذریعے پانی بڑے پختہ نالوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ پھر متعفن تالاب میں اس پانی کو صاف کر کے کھیتوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

6- سیوریج کا طریقہ (Sewerage System): اس میں گھروں کا پانی نالیوں یا پائپ کے ذریعے شہر سے دور پہنچا دیا جاتا ہے۔

اس پانی میں نامیاتی مادے، کاربوہائیڈریٹس، چربی، صابن اور یوریا پائے جاتے ہیں۔ قدرتی طریقہ سے پائپ کے اندر سے گندہ نالہ صاف ہوجاتا ہے مگر اس میں دیر لگتی ہے۔ عمل کو تیز کرنے کے لیے چونا، پھٹکڑی، کلورین اور لوہے کا نمک ملا کر اس پانی کو بے ضرر بنا دیا جاتا ہے۔ پھر اس پانی کو کھیتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

13.3 گھر میں حفاظتی اقدامات کی اہمیت اور فوائد (Safety in Home)

آرام دہ اور محفوظ گھر وہ ہے جس میں ہر طرح کا تحفظ ہو۔ گھروں میں سینکڑوں چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بے احتیاطی کرنے سے خطرے کا باعث بن جاتی ہیں۔ ہماری یہ لاپرواہی اور غفلت گھر کے کسی عزیز یا پڑوسی کی موت یا اس کے زخمی ہونے یا قیمتی اشیا کے تباہ ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لیے گھر ایسے ہونے چاہییں جن میں چلتے پھرتے وقت حادثات پیش نہ آئیں۔ عام طور پر درج ذیل قسم کے حادثات گھروں میں پیش آتے ہیں۔

پھسل کر گرنا: گھروں میں پانی پھینکنے سے کیچڑ یا پھسلن ہوجائے تو بے احتیاطی کی وجہ سے پاؤں پھسل سکتا ہے۔ بعض اوقات فرش پر پڑے ہوئے پھلوں یا ترکاری کے چھلکوں سے بھی پھسل کر گر پڑتے ہیں۔ فرش کی سطح ہموار نہ ہو تو بچے اور بڑے دونوں ٹھوکر لگنے سے گر سکتے ہیں۔ ایسے حادثات سے بچاؤ کے لیے پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے فرش کی بجائے کوڑے دان میں پھینکنے چاہییں۔

چیزوں سے ٹکرا کر چوٹ لگنا: جب گھر کا ساز و سامان بے ترتیبی سے پڑا ہوا یا ایسی جگہوں پر رکھا گیا ہو جہاں سے گھر والے بار بار گزرتے ہوں تو اس سے چوٹ لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ روشنی ناکافی ہونے کی وجہ سے بھی ٹھوکر لگ سکتی ہے۔ اس لیے جہاں سامان رکھا گیا ہو وہاں روشنی کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔

سوئی یا کیل کانٹے کا چبھنا: گھروں میں اکثر اوقات سوئی چبھنے اور کیل یا کانٹے لگنے کے واقعات ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی سوئی کا چبھنا بھی بے حد تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح سیدھی پڑی ہوئی کیل یا پن بھی پاؤں میں لگ جائے تو آر پار نکل سکتی ہے۔ آمد و رفت کے راستے میں اگر کوئی کیل یا کسی دروازے کی چٹخنی باہر کو نکلی ہوئی ہو تو اس سے بھی چوٹ لگ سکتی ہے۔ قالین سے الجھ کر گرنا، دری یا چٹائی میں بچھاتے وقت سلوٹیں رہ جاتی ہیں۔ ان میں اُلجھ کر گرنے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سینے پرونے کے بعد سوئی دھاگا احتیاط سے کسی مناسب جگہ پر رکھا جائے اور کیل بھی استعمال کے بعد ادھر اُدھر نہ بکھرے رہیں۔

زینے سے لڑھکنا: ہمارے شہر اور گاؤں کے اکثر گھروں میں کئی طرح کی سیڑھیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہ سیڑھیاں بہت اونچی اونچی اور تنگ ہوں، سیڑھیوں کا جنگلا ٹوٹا ہوا ہو یا مضبوط نہ ہو تو یہ بہت غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ ایسی سیڑھیوں پر اترتے اور چڑھتے ہوئے اگر احتیاط نہ کی جائے تو لڑھک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات سیڑھیوں پر چھوٹی چھوٹی چیزیں پڑی رہتی ہیں یہ بھی گرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ کھیلنے کے بعد بچوں کو اپنے کھلونے وغیرہ سیڑھیوں پر نہیں چھوڑنے چاہییں۔ نیز سیڑھیوں میں روشنی کا مناسب انتظام بھی ہونا چاہیے۔

بجلی کے حادثے: ایسے حادثات اکثر جان لیوا ثابت ہوتے ہیں ان کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ اگر بجلی کے تار گیلے یا ٹوٹے ہوئے ہوں تو انہیں درست کریں۔ ٹوٹے ہوئے پلگ کا استعمال بھی نہ کریں۔

موم بتی کا غلط استعمال: چھوٹے موٹے سفر پر ماچس یا موم بتی کی بجائے ٹارچ کا استعمال آسان اور محفوظ ہوتا ہے۔ موم بتی سٹینڈ پر لگائیں۔ جلتی موم بتی ہرگز نہ چھوڑیں کیونکہ ہوا کا اچانک جھونکا اگر موم بتی کو جلنے والی اشیا پر گرا دے تو اس طرح آگ پلنگ کی چادروں، پردوں اور کپڑوں کے ذریعے پھیل جاتی ہے۔

چوہوں اور کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ: چوہوں اور دیگر نقصان دہ کیڑوں سے بچنے کے لیے چوہے مار گولیاں یا چوہے دان استعمال کریں۔ گھر میں صفائی رکھی جائے تا کہ زہریلے کیڑے پیدا نہ ہونے پائیں۔ ایسی زہریلی دوائیوں کو احتیاط سے رکھنا چاہیے تا کہ افرادِ خانہ اس سے محفوظ رہ سکیں۔

آگ یا گرم چیزوں سے جلنا یا جھلسنا: آگ لگنے کے خطرے سے بچاؤ کے لیے ماچس وغیرہ کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھنی چاہییں اور بچوں کو اس کے نقصان سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ گھر میں ریت اور آگ بجھانے والا پمپ وغیرہ رکھنا چاہیے۔

دہکتے ہوئے چولہے، انگیٹھی اور بجلی و گیس کے ہیٹر کے قریب بیٹھتے وقت اپنے کپڑوں کو سنبھالنا ضروری ہے۔ آگ کے قریب نائلون کے کپڑے پہن کر نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ نائلون جلد آگ پکڑتا ہے۔ بجھے ہوئے کوئلے یا لکڑی کو اٹھاتے وقت خیال رکھیں کہ اس میں چنگاری نہ ہو۔ کھولتے ہوئے پانی، گرم تیل یا گھی اور اُبلتے ہوئے دودھ کو چولہے سے اتارتے وقت پتیلی کو صافی یا ڈسٹر کے ساتھ مضبوطی سے پکڑیں اور الگ رکھیں تا کہ کوئی دوسرا کام کرتے وقت گرم گرم پانی یا چیز گرنے کا امکان ہو تیزاب اور جسم کو جھلسانے والی دواؤں سے بھی احتیاط کریں۔ دواؤں کو ہمیشہ ڈھکن یا کارک والی بوتل میں رکھیں۔ دواؤں کی بوتلوں پر ان کا نام ضرور لکھیں اور انھیں بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

چاقو یا شیشے سے زخم لگنا: گھروں میں چاقو یا بلیڈ کھلے چھوڑ دینے یا چھری کو بے احتیاطی سے رکھ دینے سے بچے یقیناً اسے استعمال کرنے لگتے ہیں اور کہیں نہ کہیں اپنے آپ کو زخم لگا لیتے ہیں۔ تیز دھار دار چیزوں کی بہت احتیاط کرنی چاہیے اور انھیں استعمال کے بعد کسی محفوظ جگہ پر اور بچوں کی ہاتھ کی پہنچ سے دور رکھنا چاہیے۔ شیشوں کے ٹکڑے اور کرچیوں سے بھی ہاتھ پاؤں کٹ سکتا ہے۔ اس لیے اگر کسی جگہ بوتل یا شیشہ ٹوٹ جائے تو اسے بہت اچھی طرح مکمل طور پر صاف کرنا چاہیے۔ کٹے ہوئے ٹین کو اٹھاتے اور کھولتے ہوئے بہت احتیاط سے

کام لینا چاہیے کیونکہ ٹین کا زخم بھی چاقو یا چھری کے زخم سے کچھ کم تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ مناسب تو یہ ہے کہ ٹین کو کاٹنے کے بعد اگر استعمال کرنا مقصود ہو تو اس کی کٹی ہوئی سطح کو کوٹ کر برابر کر لیا جائے۔

لوہے یا بجلی کی استری: لوہے یا بجلی کی استری کو کبھی لکڑی پر یا جلد آگ پکڑنے والی چیزوں پر نہ رکھیں۔

گھریلو حادثات سے محفوظ رہنے کے لیے مذکورہ بالا باتوں کو اگر مدنظر رکھا جائے تو بہت حد تک ان خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور گھر پر ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔

اہم نکات

-1 ماحول سے مراد ہمارے گرد و نواح اور اس میں پائی جانے والی اشیا سے ہے۔

-2 ماحول میں کسی غیر ضروری چیز کا اضافہ آلودگی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

-3 آلودگی پیدا ہونے کی بہت سی وجوہات ایسی ہیں جس میں ہم سب برابر کے حصہ دار ہیں مثلاً پلاسٹک کے لفافے، چائے، آئس کریم کے خالی ڈبے یا کپ ادھر اُدھر پھینک دینا وغیرہ وغیرہ۔

-4 آلودگی کی تین اقسام ہیں مثلاً فضائی آلودگی، آبی آلودگی اور صوتی آلودگی وغیرہ۔

-5 فضائی آلودگی پیدا ہونے کی اہم وجہ بطور ایندھن استعمال ہونے والی اشیا ہیں جن میں لکڑی، کوئلہ، فرنس آئل، مٹی کا تیل اور ڈیزل شامل ہیں۔ دورانِ استعمال اگر یہ اشیا مکمل طور پر جلنے نہ پائیں تو فضائی آلودگی میں اضافہ کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

-6 آبی آلودگی کا اہم ذریعہ پانی ہے۔ فیکٹریوں میں استعمال شدہ پانی کے اخراج میں عام طور پر سیسہ (lead) ڈیٹرجنٹ (Detergent)، امونیا (Ammonia) اور سلفیورک ایسڈ (Sulphuric Acid) جیسے مضر صحت اجزا کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے جو استعمال شدہ پانی میں شامل ہو کر اسے آلودہ کر دیتی ہے۔ اس کے اثرات آہستہ آہستہ زیرزمین پانی کے معیار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

-7 پانی کی آلودگی سے کئی موذی امراض میں اضافہ ہوا ہے جن میں پیٹ کے امراض، پیچش اور ہیپا ٹائٹس خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

-8 گھروں کے باہر پانی کے کھڑے رہنے سے مچھروں کی افزائش ہوتی ہے۔

-9 سماعتی آلودگی اردگرد کے ماحول میں شور پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے مثلاً گاڑیوں کا شور، تعمیراتی شور، صنعتی شور، گھروں میں ٹی وی کا شور وغیرہ۔ شور کے مضر اثرات کو کنٹرول کرنے کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے۔

-10 صاف ستھرے اور روشن خیالات کے ساتھ جسم اور لباس کی صفائی نہایت ضروری ہے اس کے علاوہ اپنے گھر، محلے، دفتر، سکول، کالج اور پورے گاؤں اور شہر کی صفائی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

-11 اگر کسی ملک کے لوگ صحت مند ہوں گے تو فرائضِ منصبی پوری طرح انجام دے سکیں گے جس سے ملک ترقی کرے گا اور لوگ خوشحال زندگی بسر کریں گے۔

-12 گھروں میں بہت سی غلاظتیں اور کوڑا اکٹھا ہو جاتا ہے۔ یہ غلاظتیں گھروں سے دور لے جا کر بے ضرر بنا دی جاتی ہیں۔ ان غلاظتوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

-13 آرام دہ اور محفوظ گھر وہ ہے جس میں ہر طرح کا تحفظ ہو۔ گھروں میں سینکڑوں چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بے احتیاطی کرنے سے خطرے کا باعث بن جاتی ہیں مثلاً پھسل کر گرنا، چیزوں سے ٹکرانا، زینے سے لڑھکنا، موم بتی کا غلط استعمال چوہوں اور کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ، آگ یا گرم چیزوں سے جھلسنا یا جلنا، چاقو یا چھری سے زخم کا لگنا، کیل کانٹے یا سوئی کا چبھنا، لوہے یا بجلی کی استری کا غلط استعمال وغیرہ وغیرہ۔

-14 گھریلو حادثات سے محفوظ رہنے کے لیے ایسے اقدامات اختیار کرنا ضروری ہے جو افراد خانہ کے لیے تحفظ فراہم کرسکیں۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے بیانات میں سے ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) ماحول سے کیا مراد ہے؟

(الف) گھر میں پائی جانے والی اشیا　(ب) گردونواح میں پائی جانے والی اشیا

(ج) سڑکیں　(د) باغات

(ii) ماحول میں کس چیز کا اضافہ آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

(الف) ضروری اشیا　(ب) غیر ضروری اشیا　(ج) اہم اشیا　(د) فالتو اشیا

(iii) آلودگی کی کتنی اقسام ہیں۔

(الف) ایک　(ب) دو　(ج) تین　(د) چار

(iv) صوتی آلودگی کس وجہ سے ہوتی ہے؟

(الف) ماحول میں شور　(ب) پانی　(ج) گیس　(د) ہوا

(v) گھریلو غلاظت دور کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

(الف) دو　(ب) چار　(ج) چھ　(د) سات

(vi) گھر سے باہر غلاظت کو دور کرنے کے لیے کتنے طریقے استعمال ہوتے ہیں؟

(الف) ایک　(ب) دو　(ج) تین　(د) پانچ

(vii) پھسلنے کے حادثات سے بچنے کے لیے پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے کہاں پھینکنے چاہییں؟

(الف) فرش پر　　(ب) کوڑے دان میں　　(ج) سڑک پر　　(د) لان میں

2- مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) ماحول سے کیا مراد ہے؟

(ii) آلودگی کی کتنی اقسام ہیں۔ نام لکھیں۔

(iii) صوتی آلودگی کو کیونکر کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟

(iv) صفائی سے کیا مراد ہے؟

(v) گھریلو غلاظت کو دور کرنے کے لیے کون سے طریقے استعمال ہوتے ہیں؟

(vi) گھر میں عام طور پر کس قسم کے حادثات پیش آ سکتے ہیں؟

3- تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) آلودگی کی اقسام پر نوٹ لکھیں۔

(ii) فاضل مادوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے کون کون سے طریقے استعمال ہوتے ہیں؟

(iii) گھر میں فوری حادثات پر کیونکر قابو پایا جا سکتا ہے؟

عملی کام

گروہی سرگرمی: آلودگی کی وجوہات پر مشتمل ایک پوسٹر بنائیں:

طلبہ اپنی استاد کی مدد سے ری سائیکلنگ (Recycling) پر ایک پروجیکٹ تیار کریں۔

آرٹ اور ڈیزائن

(Art and Design)

14

عنوانات (Contents)

14.1 ڈیزائن کو سمجھنا

14.2 ڈیزائن کے عناصر اور اصولوں کو سمجھنا

14.3 آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ تعلق

طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل (Students' Learning Outcomes)

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- آرٹ کی تعریف کر سکیں
- ڈیزائن کی تعریف کر سکیں
- ڈیزائن کے عناصر اور اصولوں پر بحث کر سکیں
- آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ تعلق بیان کر سکیں

14.1 ڈیزائن کو سمجھنا (Understanding of Design)

14.1.1 آرٹ کی تعریف (Definition of Art)

حسن و خوبصورتی نہ صرف انسان کی کمزوری ہے بلکہ خود خالق کائنات کی بھی خاصیت ہے جس کا مظہر خود اس کی بنائی ہوئی کائنات ہے جو رنگا رنگ پھولوں، پرندوں، جانوروں، سمندروں، آسمان اور چاند ستاروں سے لے کر عرش تک حسن سے مرصع ہے۔ خوبصورتی ایک ایسی خاصیت ہے جس کو ہر کوئی اپنی ذات میں، اپنے سے متعلق ہر چیز میں، ماحول میں اور اپنے گھروں میں جہاں تک ہو سکے اپنانا پسند کرتا ہے۔ کیونکہ خوبصورتی سے دل، ذہن، نگاہوں اور حسِ لطیف کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

آرٹ سے مراد ہر وہ کارآمد چیز ہے جس میں جمالیاتی حس اور خوبصورتی کا احساس پیدا ہو مثلاً کمرے میں رکھا ہوا فرنیچر دیکھنے میں تو خوبصورت ہو لیکن استعمال میں آرام دہ نہ ہو، اسی طرح لباس دیکھنے میں تو خوبصورت ہو لیکن پہننے میں آرام دہ نہ ہو تو وہ آرٹ کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوگا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہر بچے میں حسِ جمال موجود ہوتی ہے۔ گھریلو ماحول، اشیا کی دستیابی اور بعض اوقات آمدنی اس ذوق کو بڑھانے، نکھارنے اور پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے ''کہ آرٹ انسان کی ایسی ذہنی اور اندرونی کیفیت ہے جس کا تعلق حسِ جمال سے ہوتا ہے جو ذوق کو جنم دیتا ہے اور جس کے اظہار کے لیے کسی بھی فنون لطیفہ کا ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً تصویر کشی، ڈرائنگ، پینٹنگ، مجسمہ سازی، لباس کی ڈیزائننگ اور گھروں کی تعمیر وغیرہ۔''

آرٹ کا ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے اس کی مدد سے ہم اپنی زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے پہلو کو نہایت سادگی اور خوبصورتی سے سنوارنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اسی لیے آرٹ ہماری روزمرہ زندگی سے گہری وابستگی رکھتا ہے۔

اہم معلومات

آرٹ کے مفہوم میں چیزوں کی بناوٹ، اس کے سائز اور ان کے رنگ و روپ سے لے کر ان کی ترتیب و تشکیل تک پوشیدہ ہے۔

14.1.2 ڈیزائن کی تعریف (Definition of Design)

ڈیزائن انگریزی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد نقشہ یا خاکہ ہے۔ یہ نقشہ یا خاکہ کسی بھی چیز کا ہو سکتا ہے لہٰذا ''کسی بھی چیز کا خاکہ اس کا ڈیزائن کہلاتا ہے۔'' نقشہ یا خاکہ سے مراد اس کی شکل و صورت یا وضع قطع، حجم یا لمبائی چوڑائی، رنگت اور سطح وغیرہ سے ہے۔ جس میں اس کے اجزا مثلاً خطوط، رنگ، ہیئت، سطح کی بناوٹ (ٹیکسچر) اور حجم کو ایک خاص منصوبے کے تحت ترتیب دیا جاتا ہے۔'' ڈیزائن دو طرح کے ہوتے ہیں یعنی

1- بناوٹی یا بنیادی ڈیزائن (Structural Design) 2- سطحی یا آرائشی ڈیزائن (Decorative Design)

1- بناوٹی یا بنیادی ڈیزائن (Structural Design)

''چیزوں کے حجم، رنگ، وضع اور ٹیکسچر سے جوڑ ھانچہ یا خاکہ تشکیل پاتا ہے وہ بناوٹی یا بنیادی ڈیزائن کہلاتا ہے۔'' بناوٹی ڈیزائن کسی بھی چیز کے وجود کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ خواہ یہ ڈیزائن خاکے یا نقشے کی صورت میں کاغذ پر موجود ہو یا مادی وجود میں ڈھل کر کسی جگہ پڑا ہوا ہو مثلاً کرسی، میز، گلدان وغیرہ۔

اہم معلومات

کسی بھی چیز کا بنیادی ڈیزائن اس کے سجاوٹی ڈیزائن سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی چیز کو بنانے کے لیے اس کے بنیادی ڈیزائن کا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ سجاوٹی ڈیزائن کی حیثیت اس لیے ثانوی ہوتی ہے کہ یہ محض سطح کو خوشنما اور دلکش بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بنیادی ڈیزائن

2- سطحی یا آرائشی ڈیزائن (Decorative Design)

''کسی بنیادی ڈیزائن میں خوبصورتی پیدا کرنے یا خوبصورتی میں اضافے کے لیے اس کی سطح پر رنگوں اور خطوط وغیرہ کے امتزاج سے جو ہیئت وضع کی جاتی ہے وہ اس کا سطحی یا آرائشی ڈیزائن کہلاتی ہے۔''

آرائشی ڈیزائن

14.2 ڈیزائن کے عناصر اور اصولوں کو سمجھنا
(Understanding Elements and Principles of Design)

گھر کی سجاوٹ اس گھر میں رہنے والوں کے ذوق حسن اور سلیقے کی آئینہ دار ہوتی ہے گھر میں موجود چیزوں کی خوبصورتی دیکھنے والوں کی توجہ فوراً حاصل کر لیتی ہے، انفرادیت کو قائم رکھتی ہے اور ذہنی سکون کا باعث بنتی ہیں۔ چیزوں، لباس، گھر اور عمارتوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کے عناصر اور اصولوں کے بارے میں جاننا ضروری ہے تاکہ ان کا استعمال بہتر طریقے سے کیا جا سکے۔

14.2.1 ڈیزائن کے عناصر (Elements of Design)

ڈیزائن کے بنیادی عناصر/ اجزا جن سے کوئی ڈیزائن تشکیل پاتا ہے اور جن کے بغیر ڈیزائن کا وجود ممکن نہیں ہوتا مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) خطوط (Lines) (ii) سطحی کیفیت/ٹیکسچر (Texture)
(iii) شکل و ہیئت (Shape and Form) (iv) رنگ (Colour)

(i) خطوط (Lines)

کسی بھی ڈیزائن کی تشکیل (Composition) میں خطوط بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے مختلف طریقوں سے امتزاج یا ملاپ سے ڈیزائن وجود میں آتا ہے۔" خطوط مل کر کسی بھی ڈیزائن یا ساخت کو بناتے ہیں۔ نقاط کے مجموعے کو جب ایک قطار میں ساتھ ساتھ لگایا جاتا ہے تو اسے خط یا لائن (Line) کہتے ہیں۔ ایک نقطہ کو افقی یا عمودی سمت میں حرکت دینے سے لائن وجود میں آتی ہے۔

خطوط کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ نگاہوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک لے جاتے ہیں اور بغیر کسی ٹھہراؤ یا رکاوٹ کے آگے بڑھنے میں معاونت کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

احساسات اور جذبات کا اظہار بھی لائنوں کے استعمال سے کیا جا سکتا ہے۔

خطوط کی اقسام (Kinds of Lines):

خطوط نہ صرف کسی ڈیزائن کا بنیادی ڈھانچہ تشکیل دیتے ہیں بلکہ جذبات اور ماحول پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ خطوط کی اقسام درج ذیل ہیں۔

(ا) عمودی خطوط (Vertical Lines):

یہ خطوط اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر کی طرف جاتے ہیں اور لمبائی کا تاثر دیتے ہیں۔ عمودی خطوط روایتی اور متوازن ہوتے

ہیں۔ یہ وقار اور متانت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ چھوٹی اشکال کی لمبائی میں اضافے کے لیے ان لائنوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دروازے، پردے، عمودی رخ کی الماریاں اور کمروں کے کونے وغیرہ کے عمودی خطوط کمرے کی لمبائی میں اضافہ کرتے ہیں۔ زیادہ پھیلاؤ والی جگہ پر عمودی خطوط کا استعمال کرنے سے ان کے پھیلاؤ میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ رقبے کو تقسیم کرتے ہیں۔

عمودی خطوط کا استعمال

(ب) افقی خطوط/ لائنیں (Horizontal Lines)

یہ خطوط زمین کے متوازی دائیں سے بائیں رخ میں ہوتے ہیں اور آرام وسکون کا تاثر دیتے ہیں اس کے علاوہ ڈیزائن میں چوڑائی یا افقی پھیلاؤ کے تاثرات پیدا کرتے ہیں۔ تنگ جگہوں یا چیزوں کو ان لائنوں کے استعمال سے بڑا یا کھلا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اندرون خانہ آرائش میں ان خطوط کا استعمال میز، صوفے، پلنگ، کھانے کی میز یا سائیڈ ٹیبل میں ہوتا ہے۔ کمرے کے فرش اور دیوار سے بنتے چاروں طرف کے خطوط، دیوار اور چھت سے بنتے خطوط بھی افقی خطوط ہوتے ہیں۔ لمبے ستونوں اور زیادہ اونچی دیواروں پر افقی خطوط کا استعمال کیا جاتا ہے۔

افقی خطوط کا استعمال

(ج) قوسی خطوط/لائنیں (Curved Lines)

یہ خطوط گول یا گولائی نما ہوتے ہیں۔ان میں نرمی اور دھیما پن پایا جاتا ہے۔یہ خطوط تسلسل اور حرکت کا تاثر پیدا کرتے ہیں۔گھروں میں یہ خطوط محرابوں، فرنیچر اور پردوں وغیرہ میں موجود ہوتے ہیں۔ بڑے ہال کمروں اور دالانوں میں ان کا استعمال تسلسل پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

قوسی خطوط کا استعمال

(د) ترچھے خطوط/ترچھی لائنیں (Diagonal Lines)

یہ خطوط نہ تو اُفقی ہوتے ہیں اور نہ ہی عمودی بلکہ ان دونوں کے درمیان ترچھے ہوتے ہیں اور تناؤ و بے چینی کا احساس دلاتے ہیں۔آگے کی طرف بڑھتے ہوئے ترچھے خطوط دھکیلنے اور پچھلے کی طرف جاتے ہوئے ترچھے خطوط کھینچنے کا احساس دلاتے ہیں۔

ترچھے خطوط کا استعمال

ترچھے خطوکا استعمال

(ii) سطحی کیفیت/ٹیکسچر (Texture)

ہر ڈیزائن مادے سے وجود پاتا ہے اور ایک سطح یا ٹیکسچر کا حامل ہوتا ہے''۔کسی چیز کو دیکھنے یا چھُونے سے پیدا ہونے والا احساس

اس چیز کی سطحی کیفیت کہلاتا ہے۔'' گھر میں موجود استعمال کی چیزیں مختلف سطحی کیفیت رکھتی ہیں۔ مثلاً کُھردری، ملائم، ہموار اور چکنی۔ کُھردری سطح روشنی کو جذب کرتی ہے جبکہ ہموار اور چمکدار سطح پر روشنی کی چمک بڑھ جاتی ہے۔

کسی چیز کا انتخاب کرتے وقت اس چیز کے استعمال کے مقصد کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ زیادہ ملائم چیزوں مثلاً شیشے کی صفائی کرنا آسان ہوتا ہے لیکن اس کی سطح پر گرد بہت جلد اور واضح نظر آنے لگتی ہے۔ کُھردری سطح پر گرد تو واضح نظر نہیں آتی لیکن اس کی صفائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جیسے بید یا لکڑی کی غیر پالش شدہ میز۔ اس کے برعکس درمیانہ کُھردری سطح کی صفائی کرنا آسان ہے اور اس کو استعمال کرنے میں بھی سہولت رہتی ہے مثلاً لکڑی کے پالش شدہ فرنیچر وغیرہ۔

گھریلو پردے، پوشش، لکڑی کے فرنیچر، دیواریں، تصویریں، گلدان غرض ہر چیز کسی نہ کسی طرح کا ٹیکسچر رکھتی ہے جن کو ایک ہی جگہ پر استعمال کرتے وقت ٹیکسچر کے لحاظ سے جوڑ اور ہم آہنگی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اہم معلومات

کمرے کی آرائش کرتے وقت سطحی کیفیت کے مطابق چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر صوفے ملائم کپڑے کے ہوں تو پردوں میں بھی کُھردرا کپڑا استعمال نہ کیا جائے۔

ٹیکسچر کی مختلف اقسام

(iii) شکل و ہیئت (Shape and Form)

جب دو یا دو سے زائد خطوط آپس میں کسی خاص زاویے سے ملتے ہیں تو شکل و بناوٹ یا ڈیزائن وجود میں آتا ہے، کسی بھی چیز کی شکل و ہیئت مختلف قسم کے خطوط، سطحی کیفیت اور سائز سے تشکیل پاتی ہے مثلاً

1- جب عمودی اور افقی خطوط ملتے ہیں تو مربع یا مستطیل وضع بنتی ہے۔

2- ترچھے، عمودی اور افقی خطوط کا امتزاج، مثلث، مخمس اور مسدس وضع کو تشکیل دیتا ہے۔

3- قوسی خطوط کے ملاپ سے بیضوی اور گول اشکال بنتی ہیں جن میں سلنڈر نما، گیند نما اور قیف نما شامل ہیں۔

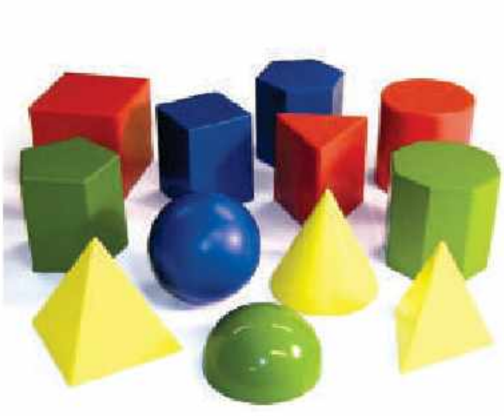

شکل و ہیئت

مختلف چیزوں کی شکل و ہیئت مختلف تاثرات کی مظہر ہوتی ہے مثلاً

i- مربع چوکور چیزوں یا شکلوں کو دیکھنے سے با قاعدگی کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے چاروں کونے برابر ہونے کی وجہ سے یکساں ہوتے ہیں لیکن اگر ایک ہی جگہ پر بہت سی چوکور چیزیں جمع کر دی جائیں تو اس سے اکتاہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح مستطیل شکل سے فعالیت و تبدیلی کا احساس ہوتا ہے اور حرکت محسوس ہوتی ہے کیونکہ ان کی لمبائی اور چوڑائی مختلف ہوتی ہے۔

دلچسپ بات

مختلف سائز اور شکلوں کے مربع، مستطیل، مثلث وغیرہ کو یکجا کر کے یکسانیت اور تنوع اور اختلاف کی کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے۔

ii- تکونی چیزوں کے یکجا استعمال سے تسلسل اور یگانگت کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ عموماً گھروں میں تکونی اشکال کا استعمال کم کیا جاتا ہے تاہم صوفوں پر رکھے ہوئے کشن یا پردوں کے ڈیزائن سے جداگانہ کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے۔

iii- گول شکلیں تسلسل کی کیفیت پیدا کرتی ہیں مثلاً صوفوں یا بیڈ پر گول اور بیضوی کشن کے استعمال سے خوشگوار تاثرات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ شکل و ہیئت کو مقصد کے مطابق معتدل انداز میں استعمال کیا جائے۔

(iv) رنگ (Colour)

اس کائنات کی ہر چیز کوئی نہ کوئی رنگ ضرور رکھتی ہے۔ رنگ چیزوں اور ماحول میں دلکشی اور رونق پیدا کرتے ہیں۔ رنگ، شوخ، دھندلے، گہرے یا ہلکے بھی ہوتے ہیں اور یہ چیزوں کو روشن، دھندلا، نزدیک، دور، ہلکا، وزنی یا چھوٹا بڑا دکھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کمروں میں آرائش کرتے وقت چیزوں کے رنگوں میں مناسبت اور ہم آہنگی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

اہم معلومات

سفید روشنی مختلف رنگوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اگر روشنی کی شعاع کو منشور میں سے گزاریں تو وہ سات مختلف رنگوں میں بٹ جاتی ہے۔ یہ رنگ بنفشی (Violet)، جامنی (Indigo)، نیلا (Blue)، سبز (Green)، پیلا (Yellow)، نارنجی (Orange) اور سرخ (Red) ہیں۔ اگر آپ فطرت کی بنائی گئی قوس وقزح اور رنگوں کے دائرہ کا مشاہدہ کریں تو یہی سات رنگ اس میں اسی ترتیب میں نظر آتے ہیں۔

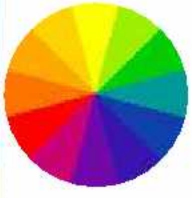

رنگوں کا دائرہ

قوس وقزح

ماہرین نے رنگوں سے متعلق مختلف نظریات پیش کئے ہیں ان میں سے رنگ کے بارے میں سب سے سادہ اور مشہور نظریہ یہ ہے کہ صرف سرخ، پیلا اور نیلا بنیادی رنگ ہیں جو خود سے موجود ہوتے ہیں اور ان بنیادی رنگوں کو ملانے سے دیگر رنگ بنائے جاسکتے ہیں۔

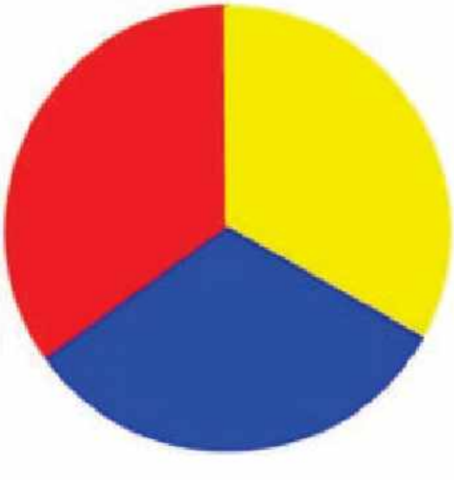

بنیادی رنگ

(ا) بنیادی رنگ(Primary Colour):

ایسے رنگ قدرتی طور پر کائنات میں موجود ہوتے ہیں اور ان میں کسی رنگ کی آمیزش نہیں ہوتی ایسے رنگ بنیادی رنگ کہلاتے ہیں۔

(ب) ثانوی رنگ(Secondary Colour)

یہ رنگ بنیادی رنگوں کی آمیزش سے بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً

سرخ + پیلا = نارنجی

پیلا + نیلا = سبز

سرخ + نیلا = جامنی

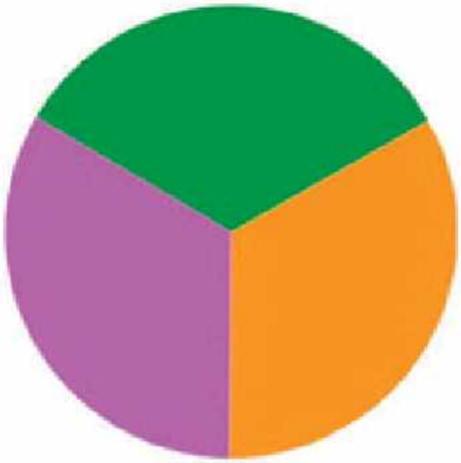

ثانوی رنگ

(ج) درمیانی رنگ

(Intermediate/Tertiary Colours)

یہ رنگ بنیادی اور ثانوی رنگوں کی آمیزش سے بنتے ہیں مثلاً سبز رنگ میں نیلا رنگ ملانے سے نیلاہٹ مائل سبز، سبز رنگ میں پیلا رنگ ملانے سے پیلاہٹ مائل سبز، جامنی رنگ میں نیلا رنگ ملانے سے نیلاہٹ مائل جامنی، جامنی رنگ میں سرخ رنگ ملانے سے سرخی مائل جامنی، نارنجی رنگ میں سرخ رنگ ملانے سے سرخی مائل نارنجی اور نارنجی رنگ میں پیلا رنگ ملانے سے پیلاہٹ مائل نارنجی وغیرہ۔ ان

رنگوں کی قدر نسبتاً کم ہوتی ہے اور ڈیزائن میں رنگوں کی ہم آہنگی کے لیے انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔

رنگوں کا دائرہ (Colour Wheel)

رنگوں کے دائرے میں بارہ رنگ ہوتے ہیں جن میں سے تین بنیادی رنگ اور چھ درمیانی رنگ ان تمام رنگوں کو ملانے سے مزید رنگ بنائے جا سکتے ہیں اور رنگوں کے دائرے پر موجود رنگوں سے مختلف ہم آہنگیاں بنائی جاتی ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

رنگوں میں مختلف رنگ ملانے سے ان کا گہرا پن کم ہو جاتا ہے جس کو رنگوں کی قدر کم کرنا کہتے ہیں۔ رنگوں کا ہلکا اور گہرا پن رنگوں کی قدر کہلاتا ہے۔

گرم رنگ: رنگوں کے دائرے کے دائیں طرف والے رنگ مثلاً سرخ، اور نارنجی وغیرہ گرم رنگ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان رنگوں سے جوش اور تیزی کا تاثر ملتا ہے اور یہ آگے کی جانب بڑھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ بڑے کمروں میں گرم رنگوں کا استعمال مناسب رہتا ہے۔

ٹھنڈے رنگ: رنگوں کے دائرے پر موجود بائیں طرف کے رنگ ٹھنڈے رنگ کہلاتے ہیں مثلاً نیلا، سبز اور جامنی رنگ۔ یہ رنگ آسمان اور پانی سے مناسبت رکھتے ہیں ان کا تاثر بہت پر سکون ہوتا ہے اور یہ پیچھے کی جانب ہٹتے اور غیر نمایاں ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ تاریک اور تنگ جگہوں پر ٹھنڈے رنگوں کے استعمال سے جگہ کو ہوادار اور روشن بنایا جا سکتا ہے۔

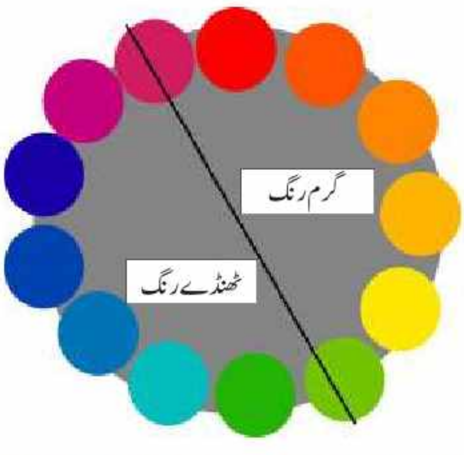

اہم معلومات

1- رنگوں کے دائرے کا آدھا حصہ گرم رنگوں پر اور باقی کا آدھا حصہ ٹھنڈے رنگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- رنگوں میں مختلف رنگ ملانے سے ان کا گہرا پن کم یا زیادہ ہو جاتا ہے جو رنگوں کی قدر (Value) کہلاتا ہے۔

14.2.2 ڈیزائن کے اصول (Principles of Design)

ڈیزائن کے اصولوں سے مراد ''ان اصولوں سے ہے جو آرٹ یا ڈیزائن کے عناصر کو بہترین طریقہ سے استعمال کر کے خوبصورت اور معیاری ڈیزائن بنانے میں مدد دیتے ہیں اور جن کو اپنا کر ہر چیز میں خوبصورتی کا عنصر پیدا کیا جا سکتا ہے۔'' ڈیزائن کے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) توازن (Balance)　　(ii) ہم آہنگی (Harmony)

(iii) نمایاں کرنا (Emphasis)　　(iv) تسلسل (Rhythm)

(v) تناسب (Proportion)

(i) توازن (Balance)

توازن سے مراد ''ایسی ترتیب سے ہے جو نگاہوں میں آرام و سکون اور اطمینان کا تاثر پیدا کرے۔'' آرٹ میں توازن کی مثال تولنے والے ترازو سے دی جاسکتی ہے۔ جیسے متوازن کرنے کے لیے اس کے مرکز کے دونوں اطراف میں ہم وزن اشیاء یا برابر کی دلکشی اور جاذبیت کا ہونا ضروری ہے۔

گھریلو آرائش میں توازن تین طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

ترازو

(ا) رسمی توازن (Formal Balance)

رسمی توازن سے مراد ایسا توازن ہے جس کی دونوں اطراف برابر ہوں یعنی کمرے میں رکھے ہوئے بیڈ کے دونوں اطراف کی میزوں پر ایک جیسے لیمپ ہوں یا کمرے میں رکھے ہوئے سائیڈ بورڈ کے درمیان میں بڑا سا شیشہ ہو اور اس کے دونوں اطراف پر فوٹو فریم رکھ دیئے جائیں جو رنگ، شکل، حجم اور سطح کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہوں تو اس سے وزن کی جو سکون آور کیفیت پیدا ہوگی وہ رسمی توازن ہوگا۔

رسمی توازن

(ب) غیر رسمی توازن (Informal Balance)

غیر رسمی توازن میں دونوں اطراف پر رکھی گئی اشیاء، رنگ، حجم، وضع اور سطح کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں لیکن ان میں کشش کی قوت برابر ہوتی ہے۔ کم حجم اور چھوٹے کمروں میں زیادہ تر غیر رسمی توازن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے سجاوٹ میں حرکت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

غیر رسمی توازن

(ج) گھومتا ہوا توازن (Radial Balance)

اس قسم کے توازن میں دلکشی کا احساس ایک نقطے سے شروع ہو کر تمام اطراف پر برابر ہوتا ہے۔ اس سے نگاہ ایک مرکز پر رہنے کی بجائے ہر طرف گھومتی جاتی ہے۔ اس کی مثال پھول کی پتیاں ہیں جو درمیان سے باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوتی ہوتی ہیں۔ اس قسم کا توازن زیادہ تر ہال کمروں اور کھلی جگہوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔

گھومتا ہوا توازن

(ii) ہم آہنگی (Harmony)

ڈیزائن میں استعمال کئے گئے مختلف عناصر کی جب ایک دوسرے سے مکمل مطابقت اور یگانگت ہو تو اسے ہم آہنگی کہتے ہیں" جس کی مدد سے یکسانیت کی کیفیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ مختلف قسم کی شکلوں کو حجم اور ساخت کے اختلاف کے باوجود ایک مرکزیت دے کر ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے مثلاً اگر کسی کمرے میں نیلے رنگ کا قالین ہو اور اسی رنگ کا کوئی شیڈ پردوں یا صوفہ سیٹ میں استعمال ہو تو اس کمرے میں رنگوں کے ذریعے ہم آہنگی نظر آئے گی۔ ہم آہنگی مندرجہ ذیل عناصر کے ذریعے پیدا کی جا سکتی ہے۔

(ا) ہم آہنگ خطوط و اشکال کے ذریعے (Harmony in Lines and Shapes)

(ب) ہم آہنگی حجم کے ذریعے (Harmony in Size)

(ج) ہم آہنگی ٹیکسچر یا سطح کے ذریعے (Harmony in Texture)

(د) ہم آہنگی رنگ کے ذریعے (Harmony in Colour)

ہم آہنگی

(iii) نمایاں کرنا (Emphasis)

یہ آرٹ کا ایسا اصول ہے جس کے ذریعے نگاہیں سب سے پہلے سجاوٹ میں اہم ترین چیز یا مقام پر پڑتی ہیں اور پھر

قوتِ کشش کے اعتبار سے بالترتیب دوسری چیزوں پر حرکت کرتی جاتی ہیں۔ اگر ڈیزائن بناتے وقت کسی چیز کو بھی نمایاں نہ کیا جائے تو وہ ڈیزائن اکتاہٹ اور بوریت کا تاثر دیتا ہے۔ چیزوں کو نمایاں کرنے کے متعدد طریقے ہیں۔ مثلاً

1- چیزوں کو نمایاں کرنے کے لیے انہیں علیحدہ علیحدہ رکھنے کی بجائے ایک گروپ میں رکھنا۔
2- ایسے رنگ استعمال کرنا جن میں تضاد اور فرق موجود ہو۔
3- سجاوٹ اور آرائش کا استعمال کرنا۔
4- نمایاں کی جانے والی چیز کے ارد گرد کا پس منظر سادہ ہونا۔
5- نمایاں کی جانے والی چیز پر بلاواسطہ روشنی کا استعمال کرنا۔

ہم آہنگی

(iv) تسلسل (Rhythm)

تسلسل سے مراد ''ایسی نرم اور مسلسل حرکت ہے جو نگاہوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھماتی ہوئی لے جائے۔'' مثلاً اگر صوفے پر رکھے ہوئے کشن پردوں کے ہم رنگ ہوں تو اس میں تسلسل پایا جائے گا۔ کسی بھی سجاوٹ میں تسلسل مندرجہ ذیل طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔

1- بار بار دہرانے سے (Through Repetition)
2- کسی سائز کو بتدریج بڑھاتے جانے سے (Through Gradation)
3- چیزوں کو مسلسل خطوط کے ذریعے ملانے سے (Through Continuous Lines)
4- مرکز سے پھیلتے خطوط کے ذریعے (Through Radiation)

ماحول میں دلچسپی اور تسلسل کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے مختلف چیزوں کو ایک خاص جگہ پر یکجا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر کمرے کی ایک دیوار پر کوئی سجاوٹ کی چیز لگی ہو تو کمرے میں داخل ہوتے ہی نظر ایک جگہ ٹھہر جائے گی لیکن اگر اسی دیوار پر تین یکساں چیزیں اسی طرح لگا دی گئی ہوں کہ نظر تینوں چیزوں پر ایک خاص انداز سے پڑے تو تسلسل کی کیفیت نمایاں ہوگی۔

تسلسل

(v) تناسب (Proportion)

جب بھی چیزوں کو اکٹھا رکھ کر سجایا یا ترتیب دیا جاتا ہے تو ان چیزوں میں خود بخود اچھا یا بُرا تناسب اور تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے تناسب کے اصول کو ''تعلق کا اصول'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اشیاء میں تعلق اور وابستگی پیدا کر کے یک جہتی کا ضامن ہوتا ہے۔ یہ اصول کسی چیز کو چھوٹے بڑے مختلف حصوں میں اسی طرح تقسیم کرتا ہے کہ پہلی نظر میں ہی وہ چیز صحیح اور متناسب ہونے کا تاثر پیدا کرتی ہے۔

روزمرہ زندگی میں اور گھریلو آرائش میں دلکشی اور تناسب پیدا کرنے کے لیے:

1- رقبے کی خوبصورت تقسیم کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔

2- سکیل یا پیمائش کے اصولوں سے واقفیت ضروری ہے۔

3- مختلف اشیاء میں رنگوں اور خطوط کی مختلف خصوصیات کے ذریعے ان کی لمبائی، چوڑائی اور حجم کے تاثرات میں تبدیلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

تناسب

14.3 آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ تعلق
(Relation of Art to Home and Environment)

گھر ایک ایسی جگہ ہے، جہاں گھرانے کے سب افراد مل جل کر رہتے ہیں۔ ایک معیاری، خوبصورت اور آرام دہ گھر سے مُراد ایک ایسا گھر ہے، جہاں افراد کی ضروریات بخوبی پوری ہوتی ہیں اور وہ آرام و سکون سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ آرٹ انسان کی ایسی ذہنی اور اندرونی کیفیت کا نام ہے۔ جس کا تعلق حسِ جمال سے ہوتا ہے اور یہ حسِ جمال ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔ گھریلو ماحول، اشیا کی دستیابی اور بعض اوقات آمدنی اس ذوق کو بڑھانے اور نکھارنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر گھر کے مختلف حصے بے ترتیب ہوں تو نہ صرف طبیعت خراب رہتی ہے بلکہ اشیاء کا ضرورت کے وقت ملنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بکھری ہوئی اشیاء گھر کے بارے میں کوئی اچھا تاثر بھی نہیں چھوڑتیں۔ آرٹ کے اصولوں کو اپنا کر گھروں میں خوبصورتی کا عنصر پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کمرے میں فرنیچر کا انتخاب اور ترتیب آرٹ کے اصولوں

کے مطابق ہو تو وہ یقیناً خوبصورت اور آرام دہ ہوگا۔ اسی طرح اگر گلدانوں، گملوں اور کیاریوں میں پھول آرٹ کے اصولوں اور عناصر کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائے جائیں، گھر کے باہر کے برآمدوں کے ایک کونے میں پرانے مٹکوں، چنگیروں یا مٹی کے گملوں میں چھوٹے پودے لگا کر سجاوٹ کی جائے اور گھر کے لان کو بھی آرٹ کے اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جائے تو گھر کے باہر کا ماحول زیادہ خوشنما اور پُرکشش ہو جاتا ہے۔

اہم نکات

1- حسن وخوبصورتی نہ صرف انسان کی کمزوری ہے بلکہ خود خالق کائنات کی بھی خاصیت ہے جس کا مظہر خود اس کی بنائی ہوئی کائنات ہے۔

2- آرٹ سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے جمالیاتی حسن اور خوبصورتی کا احساس پیدا ہو لیکن اس کا کارآمد ہونا بھی ضروری ہے۔

3- کسی بھی چیز کی بناوٹ اس کا ڈیزائن کہلاتی ہے۔

4- ڈیزائن کی دو اقسام ہیں، بناوٹی یا بنیادی ڈیزائن (Structural Design) اور سطحی یا آرائشی ڈیزائن (Decorative Design)۔

5- ہر گھر کی سجاوٹ وہاں کے مکینوں کے حُسنِ ذوق اور سلیقے کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

6- ڈیزائن کے بنیادی عناصر جن سے کوئی ڈیزائن تشکیل پاتا ہے اور وجود میں آتا ہے وہ خطوط، سطحی کیفیت/ٹیکسچر، شکل وہیئت اور رنگ ہیں۔

7- خطوط کی چار اقسام عمودی خطوط، اُفقی خطوط، ترچھے خطوط اور قوسی خطوط ہیں۔

8- کسی چیز کو دیکھنے یا چھونے سے پیدا ہونے والا احساس اس چیز کی سطحی کیفیت کہلاتا ہے۔

9- جب دو یا دو سے زائد خطوط آپس میں کسی خاص زاویے سے ملتے ہیں تو کوئی شکل و بناوٹ یا ڈیزائن بنتا ہے۔ کسی بھی چیز کی شکل و ہیئت مختلف قسم کے خطوط، سطحی کیفیت اور سائز سے تشکیل پاتی ہے۔

10- اس کائنات کی ہر چیز خواہ کسی بھی مادے سے بنی ہو، کوئی نہ کوئی رنگ ضرور رکھتی ہے۔

11- رنگوں کی تین اقسام بنیادی، ثانوی اور درمیانی رنگ ہیں۔

12- ڈیزائن کے اصولوں سے مراد ان اصولوں سے ہے جو آرٹ یا ڈیزائن کے عناصر کو بہترین طریقہ سے استعمال کر کے معیاری اور خوبصورت ڈیزائن بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

13- ڈیزائن کے اصول توازن، ہم آہنگی، نمایاں کرنا، تسلسل اور تناسب ہیں۔

14- توازن سے مراد "ایسی ترتیب سے ہے جو نگاہوں میں آرام وسکون اور اطمینان کا تاثر پیدا کرے۔

15- گھریلو آرائش میں توازن تین طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً رسمی توازن، غیر رسمی توازن اور گھومتا ہوا توازن۔

16- ڈیزائن میں استعمال کیے گئے مختلف عناصر جب ایک دوسرے سے مکمل مطابقت اور یگانگت رکھتے ہوں تو اسے ہم آہنگی کہتے ہیں۔

17- ''نمایاں کرنا'' آرٹ کا ایسا اصول ہے جس کے ذریعے نگاہیں سب سے پہلے سجاوٹ میں اہم ترین چیز یا مقام پر پڑتی ہیں اور پھر قوت کشش کے اعتبار سے بالترتیب دوسری چیزوں پر حرکت کرتی جاتی ہیں۔

18- تسلسل سے مراد ایسی نرم اور مسلسل حرکت ہے جو نگاہوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھماتی ہوئی لے جائے۔

19- جب چیزوں کو اکٹھا رکھ کر سجایا یا ترتیب دیا جاتا ہے تو ان میں خود بخود اچھا یا بُرا تناسب اور تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے تناسب کے اصول کو 'تعلق کا اصول' بھی کہا جاتا ہے۔

20- گھر ایک ایسی جگہ ہے جہاں گھر کے سب افراد مل جل کر رہتے ہیں۔ آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

سوالات

1- ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) آرٹ انسان کی کیسی کیفیت ہے جس کا تعلق حسِ جمال سے ہے؟

(ا) ذہنی و اندرونی (ب) جسمانی (ج) انسانی (د) خوبصورتی

(ii) ڈیزائن سے کیا مراد ہے؟

(ا) شکل (ب) بناوٹ و ساخت (ج) تناسب (د) وضع

(iii) بناوٹی یا بنیادی ڈیزائن کسی چیز کے کس کے لیے ضروری ہے؟

(ا) نقشے (ب) آرائشی (ج) مادی (د) وجود

(iv) کسی بھی چیز کا بنیادی ڈیزائن اس کے کس ڈیزائن سے اہم ہوتا ہے؟

(ا) سجاوٹی (ب) خوبصورتی (ج) نمایاں کرنے (د) بناوٹ

(v) کسی بھی ڈیزائن کی تشکیل میں کیا بنیادی حیثیت رکھتے ہیں؟

(ا) خطوط (ب) تناسب (ج) شکل (د) ہم آہنگی

(vi) افقی خطوط کس کا تاثر دیتے ہیں؟

(ا) لمبائی (ب) چوڑائی (ج) موٹائی (د) اضافہ

(vii) قوسی خطوط کیسے ہوتے ہیں؟

(ا) گول یا گولائی نما (ب) چوڑے (ج) موٹے (د) لمبے

(viii) ترچھے خطوط کس کا تاثر پیدا کرتے ہیں؟

(ا) خوشی (ب) تناؤ و بے چینی (ج) غمی (د) اُداسی

(ix) چوکور چیزوں کو دیکھنے سے کس کا احساس ہوتا ہے؟

(ا) باقاعدگی (ب) بے دلی (ج) خوشی (د) غمی

(x) رنگوں کی کتنی اقسام ہیں؟

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(xi) توازن کتنے طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

(ا) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

(xii) نمایاں کرنا آرٹ کا کیا ہے؟

(ا) عنصر (ب) اصول (ج) ذریعہ (د) طریقہ

(xiii) کسی بھی سجاوٹ میں تسلسل کتنے طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

(ا) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) سات

(xiv) تناسب کے اصول کو کس کا اصول کہا جاتا ہے؟

(ا) تعلق (ب) واسطہ (ج) رابطہ (د) ذریعہ

(xv) آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟

(ا) گہرا (ب) قریبی (ج) بہت (د) بالکل نہیں

-2 مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) آرٹ سے کیا مراد ہے؟

(ii) ڈیزائن کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟ نام لکھیں۔

(iii) ڈیزائن کے عناصر کون کون سے ہیں؟

(iv) خطوط کی اقسام کے نام لکھیں۔

(v) رنگ کی کتنی اقسام ہیں؟

(vi) درمیانی رنگ کون کون سے ہیں؟

(vii) توازن کتنے طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

(viii) چیزوں کو کیونکر نمایاں کیا جاسکتا ہے؟

(ix) تناسب سے کیا مراد ہے؟

(x) آرٹ کا گھر اور ماحول کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

-3 تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) سطحی کیفیت کا گھریلو آرائش میں استعمال کیونکر کیا جاسکتا ہے؟

(ii) توازن اور اس کی اقسام پر نوٹ لکھیں۔

(iii) تسلسل سے کیا مراد ہے۔ گھریلو آرائش میں اس کی کیا اہمیت ہے؟

(iv) رنگ کے بارے میں تفصیلاً تحریر کریں۔

عملی کام

اپنی استاد کے مشورے سے کارڈ بورڈ کے بیگ تیار کریں۔ اس پر آرٹ کے اصولوں اور عناصر کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیزائن بنائیں۔

15

روزمرہ زندگی میں آرٹ
(Art in Everyday Living)

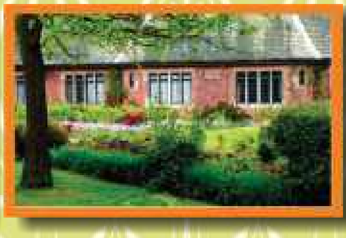

(Contents) عنوانات

15.1 لباس میں ڈیزائن کا استعمال

15.2 گھر اور ماحول میں ڈیزائن کا استعمال

15.3 کھانا پیش کرنے میں ڈیزائن کا استعمال

(Students' Learning Outcomes) طلبہ کے سیکھنے کے ماحصل

ان عنوانات کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ وہ

- لباس میں ڈیزائن کی اہمیت بیان کر سکیں
- ماحول کو بہتر بنانے میں آرٹ کو استعمال کر سکیں
- گھر کی آرائش میں آرٹ کے کردار پر بحث کر سکیں
- کھانا پیش کرنے میں آرٹ کے اصولوں اور عناصر کا استعمال کر سکیں

15.1 لباس میں ڈیزائن کا استعمال (Application of Design in Clothing)

انسان کی ظاہری شکل وصورت، حرکات وسکنات، طرز گفتگو اور اندازِ فکر سے اس کی شخصیت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر شخص ایک منفرد حیثیت کا مالک ہوتا ہے جو موزوں ومناسب لباس پہننے سے اُبھرتی ہے اور مناسب وموزوں لباس کے انتخاب میں ڈیزائن کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ایک بھاری جسامت والی خاتون کو بڑے پھولدار پرنٹ کی بجائے چھوٹے پھولدار پرنٹ والا لباس استعمال کرنا چاہیے۔ اسی طرح ایک دبلی اور لمبی لڑکی کے لیے بڑے پھولوں والا پرنٹ مناسب رہے گا کیونکہ اس سے اس کا دُبلا پن کم نمایاں رہے گا۔ زندہ دل اور شوخ شخصیت کے لیے بڑے بڑے پھول اور پرنٹ مناسب رہتے ہیں جبکہ خاموش طبع شخصیت کے لیے باریک لائنوں والے ڈیزائن بہت موزوں ہوتے ہیں۔

لباس کے انتخاب میں کپڑوں کے ڈیزائن کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ ایک اچھا ڈیزائن درج ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے جن کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا لباس مرکز نگاہ ہوتا ہے اور پہلی ہی نظر میں لوگوں کی توجہ کا باعث بن سکتا ہے۔

-1 ایک اچھے ڈیزائن کی اشکال، خطوط اور رنگوں کا جاذب نظر اور سادہ ہونا ضروری ہیں۔

-2 ایک اچھے ڈیزائن میں مرکز کشش (Center of attraction) صرف ایک ہی نہیں ہوتا بلکہ اس میں برابر کی دلکشی اور جاذبیت کا ہونا ضروری ہے۔ (ان کے بارے میں آپ پچھلے ابواب میں تفصیلاً پڑھ چکی ہیں۔)

-3 ڈیزائن میں روانی، ہم آہنگی، تناسب اور توازن جیسی کیفیات کا ہونا ضروری ہے۔

لباس کو ڈیزائن کرتے وقت درج ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

-1 موقع ومحل (Occasion)

-2 کپڑے کا انتخاب (Selection of Fabric)

-3 رنگوں اور ڈیزائن کا انتخاب (Selection of Colour and Design)

-4 شخصیت (Personality)

-5 سماجی حالات (Social Status)

-6 موسم وآب وہوا (Climate)

-1 موقع ومحل: لباس کے انتخاب میں سب سے اہم پہلو موقع ومحل کے مطابق لباس تیار کرنا ہے۔ یہ موقع سالگرہ یا شادی کا فنکشن بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح روزانہ استعمال کا لباس مختلف ڈیزائن کا ہوگا۔ روزانہ استعمال کے لباس میں بھی مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے مثلاً لباس دن کو پہننے کا ہے یا رات کو پہننے کا۔ لباس کالج میں پڑھنے والی لڑکی کے لیے ڈیزائن کرنا ہے یا دفتر میں کام کرنے والی خاتون کے لیے وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا لباس کا ڈیزائن ہمیشہ موقع ومحل کی مناسبت سے کرنا ضروری ہے۔

2- **کپڑے کا انتخاب:** کپڑے کا انتخاب کرتے وقت موسم، شخصیت اور موقع محل کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ شادی پر پہننے والے لباس کا کپڑا روزمرہ استعمال کے کپڑے سے مختلف ہونا چاہیے۔

3- **رنگوں اور ڈیزائن کا انتخاب:** لباس کی تیاری میں رنگوں اور ڈیزائن کا انتخاب بہت اہم ہوتا ہے۔ رنگ اور ڈیزائن بناتے ہوئے چند اہم پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سب سے اہم پہننے والے کی رنگت اور عمر کے مطابق رنگوں کا استعمال ہے۔ رنگ ہمیشہ فیشن اور موقع و محل کے مطابق استعمال کرنے چاہییں۔ ہر دور میں مختلف رنگ فیشن میں ہوتے ہیں ان رنگوں کو استعمال کر کے لباس کو جدید اور خوبصورت بنایا جاسکتا ہے۔

4- **شخصیت:** شخصیت کی مناسبت سے لباس کے ڈیزائن کا انتخاب کرنا ضروری ہے اس کے لیے پہننے والے کی عمر، رنگت، حیثیت اور سماجی حیثیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ (پچھلے باب میں آپ شخصیت کے مطابق لباس کے ڈیزائن کے انتخاب کے بارے میں پڑھ چکی ہیں۔)

5- **سماجی حالات:** لباس کی تیاری میں سماجی حالات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے یعنی آپ کس آمدنی کے افراد کے لیے لباس تیار کر رہی ہیں۔ کیونکہ آمدنی کے مختلف طبقات کے لیے لباس کا ڈیزائن اور کپڑے کا مختلف ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ لباس کے انتخاب میں ملک کے سماجی حالات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔۔ اس کے علاوہ لباس کا مذہب اور معاشرے کے تقاضوں کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔

6- **موسم و آب و ہوا:** لباس کی تیاری میں موسم و آب و ہوا کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ پاکستان میں سال میں چار موسم آتے ہیں۔ سردیوں میں شدید سردی اور گرمیوں میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ برسات میں حبس ہو جاتا ہے اس لیے اس موسم کے لیے لباس کے انتخاب میں خاص خیال رکھنا پڑتا ہے کیونکہ موسم میں نمی کے باعث گوٹے اور تلے والے لباس خاص موقع کے لیے پہننا بھی نامناسب رہتا ہے۔ اسی طرح سردیوں کے لباس میں موٹے اور گرم کپڑوں کا استعمال مناسب رہتا ہے اور ان کے لیے ڈیزائن کا انتخاب بھی اسی مناسبت سے کرنا ضروری ہے اس کے برعکس گرمیوں کے لیے باریک کپڑوں مثلاً لان، وائل اور سوئس لان وغیرہ کا انتخاب مناسب رہتا ہے جبکہ بہار کے موسم میں جارجٹ اور شیفون کے پرنٹڈ اور کڑھائی والے کپڑے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

15.2 گھر اور ماحول میں ڈیزائن کا استعمال
(Application of Design in Home and Environment)

15.2.1 گھر کی آرائش میں آرٹ کا کردار

کسی گھر میں داخل ہوتے ہی ذہن میں ایک خاص قسم کا تاثر آتا ہے۔ کبھی کبھار کمرے کی آرائش سے نگاہیں خیرہ ہوجاتی ہیں اور پرستائش طور پر کمرے کا جائزہ لینے پر مجبور ہوجاتی ہیں کہ کس چیز سے کمرہ اتنا پر رونق اور پرکشش لگ رہا ہے۔ ہر چیز پرکھنے کے بعد بعض اوقات کمرے میں پڑی ایک دو چیزیں سارے ماحول پر حاوی اور نمایاں محسوس ہوتی ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کمرے میں صرف وہ ایک چیز ہی وجۂ کشش نہیں بلکہ ساز وسامان، رنگ، ان کے ڈیزائن، سائز و وضع کے علاوہ ان کی ترتیب اور دیگر عوامل بھی اس کمرے کو خوبصورت بنانے کے ضامن ہیں۔ جس میں انہیں منتخب کرنے اور ترتیب دینے والے کی حسِ جمال (Aesthetic Sense) شامل ہوتی ہے چونکہ ہر شخص کی یہ حس دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لیے لوگوں کی پسند بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ جس کا اظہار وہ زندگی کے ہر پہلو میں کرتے ہیں خواہ وہ لباس ہوں یا زیورات، بالوں کا سٹائل ہو، گھریلو آرائش ہو یا کوئی اور شعبہ ہو۔ اس طرح انسانی پسند، ذوق اور آرٹ کا ہماری زندگی سے نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔

گھر آرام وسکون کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ ہر گھر کی سجاوٹ اس میں رہنے والوں کے ذوقِ حسن اور سلیقے کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ گھر میں موجود معمولی اشیا سے بھی آرائش میں خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے مثلاً تازہ اور مصنوعی پھولوں سے گھر کو سجایا جاسکتا ہے۔ پردوں، صوفوں، قالین اور مختلف سجاوٹی اشیا میں مختلف رنگوں کے استعمال سے گھریلو آرائش کی جاسکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ گھریلو آرائش کے لیے بہت مہنگی اور قیمتی اشیا کا انتخاب کیا جائے بلکہ سستی اور معمولی چیزوں سے بھی خوبصورت آرائش کی جاسکتی ہے۔ گھر کے بیرونی حصوں میں درختوں، پودوں، پھولوں اور بیلوں سے خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔ چونکہ ہر شخص کی آرٹ کی حس دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لیے لوگوں کی پسند اور رائے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس غیر یکسانیت کا اظہار انسان کے ہر انداز سے جھلکتا ہے اور اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے ذوق کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اچھا ذوق انسانی روح کی خاصیت ہے اس کے لیے مشہور ہے کہ لاشعوری طور پر، صحیح وقت پر صحیح انتخاب، صحیح طریقے سے ترتیب و استعمال اور صحیح عمل کرنا اچھے اور معیاری ذوق کے مظہر ہیں۔

15.2.2 ماحول میں آرٹ کا استعمال (Use of Art in Environment)

ایسا گھر یا ماحول جس میں خوبصورتی کا معیار بلند ہو، ماحول میں موجود ہر چیز خوش رنگ، خوبصورت، صاف ستھری اور نفیس ہو۔ اس میں پرورش پانے والے افراد اعلیٰ ذوق کے مالک ہوتے ہیں۔ان کی طبیعت اور مزاج میں نفاست، عمدگی اور خوبصورتی کا پیدا ہونا فطری عمل ہے جس کا اظہار وہ گھر اور ماحول کو پرکشش بنانے میں کرتے ہیں۔

اپنے گھر اور اردگرد کے ماحول کو خوبصورت بنانے کے لیے ہم اپنے گھروں میں آرائش کرتے ہیں۔ باغیچے میں گھاس اور خوبصورت پھول و درخت لگاتے ہیں۔اچھی اچھی بلڈنگیں بناتے ہیں، بازار اور سڑکیں وغیرہ صاف ستھرے رکھتے ہیں۔یہاں تک کہ دکاندار دکانوں میں بھی اشیاء کے علاوہ دیگر سجاوٹ کرتے ہیں تاکہ گاہک جلد متوجہ ہوں کیونکہ خوبصورتی سے دل، ذہن اور نگاہ کو تسکین حاصل ہوتی ہے نیز حسِ لطیف کو فرحت ملتی ہے اور نفسیاتی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

15.3 کھانا پیش کرنے میں ڈیزائن کا استعمال

(Application of Design in Food Presentation)

15.3.1 کھانا پیش کرنے میں آرٹ کے عناصر اور اصولوں کا استعمال

غذا کے انتخاب، پکانے اور پیش کرنے میں آرٹ کے عناصر اور اصولوں کو استعمال کر کے بہت خوبصورت تاثر دیا جاسکتا ہے۔ کھانے کی شکل وصورت، رنگ، ذائقہ اور ترتیب نہ صرف بھوک کو بڑھاتے ہیں۔ بلکہ اچھے ذوق کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ میز پر کھانا لگانے کے مختلف طریقے دیکھنے والے کو متاثر کرتے ہیں۔ پھولوں کی آرائش، اچھے برتنوں کا استعمال، آرام دہ ماحول خوبصورت تاثر بھی دیتا ہے اور اچھے ذوق کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ بچوں، مریضوں، بزرگوں کو خاص اور بہتر طریقے سے کھانا پیش کر کے گھریلو ماحول کو خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔جس سے ذہنی تسکین اور خوشی بھی حاصل ہوتی ہے۔

آرٹ کے عناصر اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کھانے کی میز پر قوتِ کشش پیدا کی جاسکتی ہے۔لیکن کھانے کی میز پر قوتِ کشش پیدا کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر میز کا کور سادہ رنگ کا ہو تو اس پر ڈیزائن والے برتن استعمال ہو سکتے ہیں۔

لیکن پرنٹیڈ کور پر سادہ برتن ہی مناسب رہتے ہیں۔ ہلکے پس منظر پر گہرے، شوخ اور ڈیزائن والے میٹس اور برتن استعمال کرنے چاہئیں جبکہ گہرے یا شوخ پس منظر میں اس کے برعکس سادے اور ہلکے رنگوں کی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔اس کے علاوہ کھانے کی چیزیں اگر سادہ یا ہلکے رنگوں کی ہوں تو انھیں متضاد رنگ کی کھانے والے ڈشوں اور ڈونگوں میں ڈالا جاسکتا ہے۔آرٹ کے اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے سادہ کھانوں کو بھی مختلف طریقوں سے سجا کر میز پر دلکشی اور رونق پیدا کی جاسکتی ہے۔اگر بنیادی ڈش گوشت کی ہے تو سائیڈ ڈش میں مختلف سبزیوں کے استعمال سے رنگوں کا امتزاج بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

کھانے کی میز پر پھولوں کی آرائش کے علاوہ سلاد میں مختلف رنگوں کی سبزیاں استعمال کر کے میز کی سجاوٹ کو بڑھایا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ رنگ دار ڈیزائنوں والی پلیٹوں کے ساتھ ان سے ملتے جلتے رنگ کے گلاس استعمال کیے جاسکتے ہیں۔کھانے کا مینو (Menu) بناتے ہوئے بھی اس بارے میں سوچا جاسکتا ہے کہ مینو میں شامل کھانوں میں مختلف رنگوں کا امتزاج ہو یعنی مرغی والے پلاؤ کے ساتھ اگر شامی کباب بھی رکھنے ہوتو بہتر ہے کہ سبزیوں والے پلاؤ کو شامل کرلیا جائے۔سلاد میں مٹر، ٹماٹر، گاجر، مولی، چقندر اور سلاد کے پتوں کے امتزاج سے میز کی دلکشی میں اضافہ کیا جاسکتا ہے یا سبزیوں کی بھجیا بنائی جاسکتی ہے اس کے علاوہ میٹھے میں فروٹ ٹرائفل کا اضافہ کھانے کی میز کو دلکش اور خوشنما بنا سکتا ہے۔

اہم نکات

1- لباس کے انتخاب میں کپڑوں کے ڈیزائن کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

2- لباس کو ڈیزائن کرتے وقت جن پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے وہ موقع محل، کپڑوں کا انتخاب، رنگوں اور ڈیزائن کا انتخاب، شخصیت، سماجی حالات اور موسم و آب و ہوا ہیں۔

3- رنگ ہمیشہ فیشن اور موقع محل کے مطابق استعمال کرنے چاہییں۔

4- خوبصورتی انسان کی کمزوری ہے جسے ہر شخص اپنی ذات میں، اپنے سے متعلق ہر چیز میں، ماحول میں اور اپنے گھروں میں جہاں تک ہوسکے اپنانا اور استعمال کرنا پسند کرتا ہے۔

-5 گھر آرام وسکون کا مرکز سمجھا جاتا ہے لیکن اگر گھر کے مختلف مرکز بے ترتیب ہوں تو نہ صرف طبیعت پریشان رہتی ہے بلکہ اشیا کا حصول بھی ضرورت کے وقت مشکل ہوجاتا ہے۔

-6 ایسا گھر یا ماحول جس میں خوبصورتی کا معیار بلند ہو، ماحول میں ہر چیز خوش رنگ، خوبصورت، صاف ستھری اور نفیس ہو اس میں پرورش پانے والے افراد اعلیٰ ذوق کے مالک ہوتے ہیں۔

-7 غذا کے انتخاب، پکانے اور پیش کرنے میں آرٹ کے عناصر اور اصولوں کو استعمال کرکے بہت خوبصورت تاثر دیا جاسکتا ہے۔

-8 کھانے کی شکل وصورت، ذائقہ، رنگ اور ترتیب نہ صرف بھوک کو بڑھاتے ہیں۔ بلکہ اچھے ذوق کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

-9 کھانے کی میز پر پھولوں کی آرائش کے علاوہ سلاد میں مختلف رنگوں کی سبزیاں استعمال کرکے میز کی سجاوٹ کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے بیانات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) انسان کی ظاہری شکل وصورت، حرکات وسکنات، طرز گفتگو اور انداز فکر کس کو ظاہر کرتے ہیں؟

(ا) اس کی جسامت　　(ب) اس کی شخصیت
(ج) اس کی صحت　　(د) اس کی طبیعت

(ii) لباس کے انتخاب میں کس کو اہمیت حاصل ہے؟

(ا) کپڑوں کے ڈیزائن　　(ب) کپڑوں کی کٹائی
(ج) کپڑوں کی سلائی　　(د) کپڑوں کی شخصیت

(iii) لباس کے انتخاب میں سب سے اہم پہلو کونسا ہے؟

(ا) موقع محل　　(ب) استعمال
(ج) کام　　(د) وقت

(iv) سردیوں کے لباس کے لیے کن کپڑوں کا استعمال مناسب رہتا ہے؟

(ا) باریک کپڑوں　　(ب) موٹے اور گرم کپڑوں
(ج) سادہ کپڑوں　　(د) پھولدار کپڑوں

(v) خوبصورتی انسان کی کیا ہے؟

(ا) کمزوری　　(ب) نادانی
(ج) اہمیت　　(د) نااہلی

2- مختصر جوابات تحریر کریں۔

(i) لباس کو ڈیزائن کرتے وقت کن پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے؟

(ii) ماحول میں آرٹ کا استعمال کیونکر کیا جاسکتا ہے۔

3- تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

(i) گھر کی آرائش میں آرٹ کا کیا کردار ہے؟

(ii) کھانا پیش کرنے میں آرٹ کے عناصر اور اصولوں کے استعمال پر نوٹ لکھیں۔

عملی کام

اپنی سہیلی اور بڑی بہن کو سالگرہ کے موقع پر بھیجنے کے لیے دو قسم کے کارڈ تیار کریں۔

فرہنگ Glossary

باب 9 پارچہ بافی اور لباس کا تعارف

امتزاجی(Blended): دو ریشوں کے امتزاج سے تیار کردہ کپڑے۔

انسانی خودساختہ ریشے(Manmade Fibers): مصنوعی ریشے جس میں بنولے کا روّاں استعمال ہوتا ہے مثلاً رے آن، رے آن وس کوس(Rayon Viscose) رے،آن کیوپرامونیم(Rayon Cuprammonium)۔

بانے کا تار(Weft Yarn): عرض کے رخ تانے میں سے گزرنے والا دھاگا۔جس سے کپڑے کی بنائی کی تکمیل ہوتی ہے۔

بتیاں(Pills): ساٹن کپڑے پر استعمال کے بعد سطح پر بنتی ہیں جس سے کپڑا بدنما ہو جاتا ہے۔

بغیر بنے تار(Floats): کپڑے کی سطح پر لمبے لمبے بغیر بُنے تار۔

بنائی(Knitting): کپڑا بنانے کا طریقہ۔اس میں صرف ایک دھاگا تانے اور بانے میں استعمال ہوتا ہے۔اس میں تانا نہیں تنا جاتا بلکہ ایک ہی دھاگے سے گھنڈیاں بنتی ہیں جو ایک دوسرے میں گزرتی چلی جاتی ہیں۔جرسی اس کی مثال ہے۔

بُردار بنائی/بنتی(Pile Weave): اس بنائی میں دھاگے سطح پر کھینچ لیے جاتے ہیں۔

پارچہ بافی(Textiles): کپڑا بنانے کے عمل کو پارچہ بافی کہتے ہیں۔

پارچہ جات(Fabrics): اَن سلے کپڑے۔

تانے کا تار(Warp Yarn): کپڑے کی بنائی کے لیے لمبائی کے رُخ باندھا گیا دھاگا۔

ٹویل بنائی/بنتی(Twill Weave): اس بنائی میں بانے کے تار کو تانے میں سے دو اور ایک کے حساب سے گزارا جاتا ہے اور ہر بار ایک ہی رخ میں ایک تار بڑھا کر ترچھی دھاری بنائی جاتی ہے۔سرج اور ورسٹیڈ کپڑا اس بنتی سے تیار ہوتا ہے۔

چارسوتی کپڑا(Charsooti Cloth): سادہ بنائی/بنتی میں چار تار تانے اور چار تار بانے کے استعمال کرنے سے بنتا ہے۔

حیواناتی ریشے(Animal Fibers): جانوروں سے حاصل ہونے والے ریشے مثلاً ریشم اور اون۔

دوسوتی کپڑا(Dosooti Cloth): سادہ بنائی/بنتی میں دو تار تانے اور دو تار بانے کے استعمال کرنے سے بنتا ہے۔

ریشم کا کیڑا(Silkworm): خاص قسم کا کیڑا جس سے ریشم حاصل ہوتا ہے۔

ریشے(Fibers): خام مال کا وہ تار جس کو کات(Spin) کر دھاگا بنایا جاتا ہے اور یہ دھاگا کپڑا بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

سادہ بنائی بنتی(Plain Weave): ایک تار اوپر اور ایک تار نیچے کی بنائی۔اس سے لٹھا، ململ اور وائیلا کپڑے بنتے ہیں۔

سٹاٹن بنائی/بنتی(Stain Weave): اس بنائی میں تانے کا تار نیچے رکھ کر بانے کا تار گزارا جاتا ہے اور ہر بار ان چار تاروں کے گروپ کو توڑا جاتا ہے۔ساٹن کپڑا اس کی مثال ہے۔

صارف(Consumer): خریدار۔خریدنے والا

فلیکس پلانٹ(Flax Plant): پودا جس سے لینن حاصل کی جاتی ہے۔

قدرتی ریشے(Natural Fibers): حیواناتی اور نباتاتی ذرائع سے حاصل ہونے والے ریشے۔

کوکون(Cocoon): ریشم کے کیڑے کا تیار کردہ خول۔

کیمیائی ریشے(Chemical Fibers): کیمیائی مرکبات سے تیار کردہ ریشے۔

گیبرڈین اور ورسٹیڈ(Gaberdine and Worsted): بڑے ریشوں سے تیار شدہ دھاگے سے تیار ہونے والے اونی کپڑے۔

لباس(Clothing/Dress): جسم کو ڈھانپنے کے لیے استعمال ہونے والے کپڑے۔

مرسرائزڈ اور کاٹن ساٹن کپڑے(Mercerized and Cotton Satin Clothes): سوتی ریشے سے تیار کردہ کپڑوں میں خودساختہ چمک پیدا کرنا۔

مسلسل ریشے(Filament): ایسے لمبے ریشے جن کو کاتنے(Spin) کی ضرورت نہیں ہوتی۔

نباتاتی ریشے(Vegetable Fibers): پودوں سے حاصل ہونے والے ریشے مثلاً کپاس اور لینن

نمدہ/فیلٹنگ (Felting): اس طریقہ میں ریشوں کو ہموار سطح پر تہہ دار تہہ بچھا کر نمی اور حرارت پہنچائی جاتی ہے اور پھر دباؤ ڈال کر ان ریشوں کو دبا دیا جاتا ہے۔ فیلٹ کی ٹوپیاں، بیگ وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

باب 10 لباس بنانا

استر (Lining): گرم کپڑوں یا پتلے کپڑوں کے نیچے سلا ہوا کپڑا۔

اوپر کی ہوئی سلائی/سیون(Lapped Seam): یہ سلائی/سیون چنٹ اور پلیٹ(Pleats) والے حصوں کو بٹھانے کے لیے کی جاتی ہے۔

پیٹرن(Pattern): ڈرافٹ میں ڈیزائن کے مطابق تبدیلیاں کرنا۔

تُرپائی کا حق(Hemming Allowance): قمیص کے گھیرے اور آستین کی نچلی طرف موڑنے کا کپڑا۔

تہہ کا نشان(Foldline): درمیانی حصہ پر تہہ کا نشان +++ لگانا۔

ٹیلرنگ(Tailoring): کسی بھی قسم کے پارچہ جات کی مناسب کانٹ چھانٹ اور اس کے فن کو 'ٹیلرنگ' کہتے ہیں۔

چپٹی سلائی/سیون(Flat Fell Seam): یہ سلائی/سیون مردانہ کپڑوں، بچوں کے کھیل کے کپڑوں اور جینز(Jeans) وغیرہ پر کی جاتی ہے۔

ڈرافٹ(Draft): ناپ کے مطابق لباس کا خاکہ بنانا۔

سادہ سلائی/سیون(Plain Seam): کپڑے کی سیدھی طرف اندر اور الٹی طرف باہر رکھ کر سلائی کرنا۔

سلائی کا حق(Seam Allowance): ڈرافٹ پر سلائی کا نشان لگانا۔

سلائی میں استعمال ہونے والی اشیا(Sewing Tools): اس میں دھاگے، سوئیاں، انگشتانہ اور ٹانکے اُدھیڑنے والا پرزہ شامل ہیں۔

سوئنگ کِٹ(Sewing Kit): سلائی اور کٹائی کی اشیا کو حفاظت سے رکھنے والا ڈبہ یا بیگ سوئنگ کٹ کہلاتا ہے۔

سیون کی پختگی(Seam Finishes): سادہ سلائی کے کناروں کو مختلف طریقوں سے پکا کرنا مثلاً زگ زیگ قینچی سے کاٹنا، سادہ سلائی کو اندر موڑ کر بخیہ لگانا(Edge Stitching) وتری ٹانکے(Overcast) لگانا۔

کٹائی کرنے والی اشیا(Cutting Tools): اس میں سلائی کی قینچی، کٹائی کی قینچی، بھاری کپڑا کاٹنے والی قینچی، دندانے دار قینچی اور کاج کاٹنے والی قینچی شامل ہیں۔

گم سلائی سیون(French Seam): یہ سیون/سلائی عموماً باریک کپڑوں پر کی جاتی ہے۔ جن کے سرے سیدھی طرف سے نظر آتے ہیں۔

ناپ لینے اور نشان لگانے والی اشیا(Measuring Tools): اس میں ناپ لینے والا فیتہ، گز یا میٹر راڈ، پن اور پن کشن، ٹریسنگ وہیل اور نشان لگانے والا چاک شامل ہیں۔

باب 11 عمر کے مختلف گروپوں کی لباس کی ضروریات

باوقار، سنجیدہ و متین شخصیت(Dignified Personality): ایسی شخصیت طبعاً سنجیدہ، کم گو اور روایتی قدروں کی حامل ہوتی ہے۔

ڈرامائی شخصیت(Dramatic Personality): ایسی شخصیت بہت پھرتیلی ہوتی ہے اور نئے فیشن بہت اعتماد سے اپناتی ہے ان کو ٹرینڈ سیٹر(Trend Setter) بھی کہتے ہیں۔

زندہ دل و شوخ شخصیت(Vivacious Personality): ایسی شخصیت زندگی میں عام طور پر روشن پہلو دیکھنے کی عادی ہوتی ہے۔

شخصیت(Personality): یہ انسان کی امتیازی صفات و خصوصیات کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو کسی فرد میں نمایاں طور پر موجود ہوتی ہیں۔

شرمیلی شخصیت(Demure Personality): ایسی شخصیت ڈرامائی شخصیت کا تضاد ہے اور وہ اس بات سے خوفزدہ رہتی ہے کہ کسی جگہ بھی مرکزِ نگاہ نہ بنے۔

کپڑوں میں رد و بدل کر کے انہیں نیا بنانا(Alteration and Remodeling of Clothes): تھوڑی سی محنت، لگن اور سلیقہ شعاری سے پرانے یا استعمال نہ ہونے والے کپڑوں کو فیشن کے مطابق کرنا۔

کھلاڑی شخصیت(Sturdy Personality): ایسی شخصیت اپنے آپ کو بھاگ دوڑ اور کھیل کود والے کاموں میں مصروف رکھتی ہے۔

گھسیٹنا (کرال کرنا) (Crawl): گھٹنوں کے بل چلنے والے بچے۔

نازک اندام شخصیت (Dainty Personality): ایسی شخصیت کے تاثرات انتہائی نرم و نازک اور نسوانیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔

باب 12 انتظام کا تعارف

اصل آمدنی (Real Income): یہ روپے پیسے کی بجائے گھریلو ساز و سامان اور افرادِ خانہ کی خدمات پر مشتمل ہوتی ہے جس پر خاندان کی کل آمدنی کا ایک بڑا حصہ انحصار کرتا ہے۔ مثلاً گھریلو ساز و سامان، فرنیچر وغیرہ۔

اقدار (Values): وہ خوشگوار احساسات جو ہم محسوس کرتے ہیں۔

انتظام (Management): اپنے استعمال کی چیزوں، روپے پیسے، وقت و قوت کو شعوری یا لاشعوری طور پر استعمال کرنے کے طریقے۔

انسانی یا غیر مادی ذرائع (Human or Non Material Resources): ایسے ذرائع و وسائل جو پیدائشی یا فطری طور پر انسان کے ساتھ ہی اس کے اندر انسانی قوتوں کے طور پر جنم لیتے ہیں یہ غیر مادی ہوتے ہیں۔

آمدنی کا انتظام (Money Management): روپے پیسے کا انتظام کرنا یہ ایک مقصدی عمل ہوتا ہے۔

بجٹ (Budget): آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگانا۔

بنیادی یا جبلتی اقدار (Intrinisic Values): یہ اقدار ہر انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہوتی ہے مثلاً خوبصورتی، ایمانداری اور سچائی وغیرہ۔

بوجھل اوقات (Peakload Period): بعض اوقات متعدد کام دن بھر میں، ہفتے یا مہینے کے کسی خاص حصے میں اس طرح جمع ہو جانا کہ وقت کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑے۔

تعمیری یا مقاصدا اقدار (Instrumental Values): ایسی اقدار جو مقاصد میں تبدیل ہو جاتی ہیں مثلاً مہارتیں، قابلیتیں، صلاحیتیں اور تنظیم وغیرہ۔

جائزہ لینا (Evaluation): پرکھنے اور جانچ پڑتال کا عمل جو مستقبل کے لیے رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔

حرارے (Calories): حراروں اور توانائی کی وہ مقدار جو پانی کو صفر ڈگری سینٹی گریڈ سے ایک ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھانے میں صرف ہوتی ہے۔

حکمت عملی یا انضباط (Policy or Control): منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا حکمت عملی کہلاتا ہے انضباط سے مراد ایسا طرز عمل ہے جو کام کی مقدار، معیار اور کارکردگی کو منصوبے کے مطابق رکھتا ہے۔

ذرائع و وسائل (Resources): ایسی سہولتیں (Facilities) جن کو مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لانا ضروری ہوتا ہے۔

غیر انسانی یا مادی ذرائع وسائل (Non-Human or Material Resources): ایسے ذرائع و وسائل جو مادی حالت میں ہوتے ہیں اور جن کو چھوا، دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔

غیر معینہ مدت کے مقاصد (Long Term Goals): ایسے مقاصد جن کے حصول کے لیے مدت یا وقت کا کوئی تعین نہیں ہوتا۔

فوری مقاصد (Immediate Goals): ایسے مقاصد یا خواہشات جن کے پیدا ہوتے ہی انہیں فوری طور پر پورا کیا جا سکتا ہے۔

فیصلہ سازی یا فیصلے کرنا (Decision Making): یہ ایک ذہنی عمل ہے جو سوچ سمجھ، عقل، پیش بینی اور بصیرت کے علاوہ تجربات پر مشتمل ہوتا ہے۔

قوت و توانائی (Energy): یہ ہمارے جسم میں حراروں (Calories) کی صورت میں موجود ہوتی ہے۔

کام کی اکائی (Mark Unit): کام کی وہ مقدار جو ایک شخص عام حالات میں ایک گھنٹے میں مکمل کر سکتا ہے۔

گھریلو انتظام (Home Management): خاندانی مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع و وسائل کی منصوبہ بندی کرنا، اس پر کاربند رہنا اور نتائج کی تنقیدی جانچ پڑتال کرنا۔

معیارِ زندگی (Standard of Living): خواہشات کا وہ مجموعہ جن کا حصول زندگی کی تسکین، اطمینان اور خوشی کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

معینہ مدت کے مقاصد (Short Term Goals): ایسے مقاصد جن کو حاصل کرنے میں ایک معینہ یا مقررہ مدت درکار ہوتی ہے۔

مقاصد (Goals): ایسی خواہشات جن کے اصول کی خاطر ہمیں جد و جہد درکار ہوتی ہے۔

منصوبہ بندی یا پیش بندی (Planning): سوچی سمجھی تدابیر پر عمل پیرا ہو کر منصوبہ بنانا۔

نقد یا اقتصادی آمدنی(Money Income): یہ رقم کی صورت میں ہوتی ہے اور مقررہ وقت میں خاندان کو وصول ہوتی ہے اور یہ وقت خرید کی اہلیت رکھتی ہے۔
وقت کا انتظام(Time Management): کام کاج کے ایسے طریقے اختیار کرنا جو اس مخصوص وقت کے اصراف میں کمی کرنے میں معاون ثابت ہو سکیں۔

باب 13 ماحول اور انتظام

بہاؤ کا طریقہ(Flush System): اس طریقے میں گھر کی غلاظت پانی کے بہاؤ کے ذریعے بند نالیوں میں سے گزر کر گندے نالے میں پہنچ جاتی ہے۔
سیورج کا طریقہ(Sewerage System): اس میں گھروں کا پانی نالیوں یا پائپ کے ذریعے شہر سے دور پہنچایا جاتا ہے۔
صوتی آلودگی(Noise Pollution): یہ اردگرد کے ماحول میں شور پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔
فضائی آلودگی(Air Pollution): یہ ماحول میں مختلف گیسوں اور بطور ایندھن استعمال ہونے والی اشیا سے پیدا ہوتی ہے۔
ماحول (Environment): ہمارے گرد و نواح اور اس میں پائی جانے والی اشیا۔

باب 14 آرٹ اور ڈیزائن

افقی خطوط(Horizontal Lines): زمین کے متوازی دائیں سے بائیں جانے والے خطوط۔ یہ چوڑائی کا تاثر دیتے ہیں۔
آرٹ(Art): آرٹ سے مراد وہ کارآمد چیز ہے جس سے جمالیاتی حس اور خوبصورتی کا احساس پیدا ہو۔
بناوٹی ڈیزائن(Strucural Design): چیزوں کے حجم، رنگ، وضع اور ٹیکسچر سے ڈھانچہ یا خاکہ تشکیل پانے والا ڈیزائن۔
بنیادی رنگ(Primary Colours): قدرتی طور پر کائنات میں موجود ہوتے ہیں مثلاً سرخ، نیلا، پیلا۔
ترچھے خطوط(Diagonal Lines): یہ خطوط نہ تو افقی ہوتے ہیں اور نہ عمودی، بلکہ ترچھے ہوتے ہیں۔
تسلسل(Rhythm): ایسی نرم اور مسلسل حرکت جو نگاہوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھماتی ہوئی لے جائے۔
تناسب(Proportion): چیزوں کو اکٹھا رکھ کر سجانا یا ترتیب دینا۔ اس سے چیزوں میں خود بخود اچھا یا بُرا تعلق پیدا ہوتا ہے اس کو "تعلق کا اصول" بھی کہا جاتا ہے۔
توازن(Balance): ایسی ترتیب جو نگاہوں میں آرام و سکون کا تاثر پیدا کرے۔
ثانوی رنگ(Secondary Colours): بنیادی رنگوں کی آمیزش سے بنتے ہیں مثلاً نارنجی، سبز، جامنی۔
خطوط(Lines): نقاط کے مجموعے کو ایک قطار میں ساتھ ساتھ ملا کر لگانا۔
درمیانی رنگ(Intermediate / Tertiary Colours): بنیادی اور ثانوی رنگوں کی آمیزش سے بنتے ہیں۔ مثلاً نیلا ہٹ، مائل سبز، پیلا ہٹ، مائل سبز، نیلا ہٹ مائل جامنی۔
ڈیزائن کے اصول(Principles of Design): ایسے اصول جو آرٹ یا ڈیزائن کے عناصر کو بہترین طریقے سے استعمال کر کے خوبصورت اور معیاری ڈیزائن بناتے ہیں۔
ڈیزائن کے عناصر(Elements of Design): ڈیزائن کے بنیادی اجزا جن سے کوئی ڈیزائن تشکیل پاتا ہے۔
ڈیزائن(Design): ڈیزائن سے مراد نقشہ یا خاکہ ہے۔
رسمی توازن(Formal Balance): ایسا توازن جس کی دونوں اطراف برابر ہوں۔
رنگوں کا دائرہ(Colour Wheel): بارہ رنگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تین بنیادی رنگ اور چھ درمیانی رنگ ان تمام رنگوں کو ملانے سے مزید رنگ بنائے جاتے ہیں۔
رنگوں کی قدر(Value of Colour): رنگوں میں مختلف رنگ ملانے سے ان کا گہرا پن کم یا زیادہ ہو وہ رنگوں کی قدر کہلاتا ہے۔
سطحی کیفیت/ٹیکسچر (Texture): کسی چیز کو دیکھنے یا چھونے سے پیدا ہونے والا احساس مثلاً کھردرا، ملائم، ہموار، چکنا وغیرہ۔
سطحی یا آرائشی ڈیزائن(Decorative Design): بنیادی ڈیزائن میں خوبصورتی پیدا کرنے یا خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لیے اس کی سطح پر رنگوں اور خطوط کے امتزاج سے وضع ہونے والی ہیئت۔
شکل و ہیئت(Shape and Form): دو یا دو سے زائد خطوط کے آپس میں خاص زاویے سے ملنے سے وجود میں آتی ہے مثلاً مربع، مستطیل، مثلث، مسدس وغیرہ۔

عمودی خطوط (Vertical Lines): یہ خطوط اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر جاتے ہیں اور لمبائی کا تاثر دیتے ہیں۔

غیر رسمی توازن (Informal Balance): اس میں دونوں اطراف پر رکھی ہوئی اشیا رنگ، حجم، وضع اور سطح کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔

قوسی خطوط (Carved Lines): گول یا گولائی نما خطوط۔ یہ تسلسل اور حرکت کا احساس دلاتے ہیں۔

گھومتا ہوا توازن (Radial Balance): اس قسم کے توازن میں دلکشی کا احساس ایک نقطے سے شروع ہو کر تمام اطراف پر برابر ہوتا ہے۔ اس سے نگاہ ایک مرکز پر رہنے کی بجائے گھومتی جاتی ہے۔

نمایاں کرنا (Emphasis): ایسی سجاوٹ جس کے ذریعے نگاہیں سب سے پہلے اہم ترین مقام یا چیز پر پڑتی ہیں۔

ہم آہنگی (Harmony): ڈیزائن کے مختلف عناصر کی ایک دوسرے سے مکمل یگانگت اور مطابقت سے یکسانیت کی کیفیت کا پیدا ہونا۔

باب 15 روزمرہ زندگی میں آرٹ

مرکز کشش (Center of Attraction): ڈیزائن میں برابر کی دلکشی اور جاذبیت کا ہونا۔

BIBLIOGRAPHY

1-Engineer Col MumtazHussain,Mrs.Saira Ahmad''مطالعہ ماحول''IX-X Punjab Textbook Board,Lahore.

2-Laura Baxter, Alpha Latzke 1943, "Todays' Clothing". J.B. Lippinco tt and Company, Chicago, Newyork.

3- Julius Nadeem Gul Qaumi Kutab Khana, Urdu Bazar Lahore''ہماراماحول'' , ''ماحولیاتی اخبار کا مجموعہ''1993-97 Publisher Shirkat Gah, Karachi.

4- Ksynia Marko "Embroidery" Mandrin Publishers Ltd. Hong Kong.

5- Mabal D.Eruin, Lila A-Kinchen, Kathleen A. Peters, "Clothing for Moderns" Sixth edition 1979, Macmillan Publishing Co. Inc. Newyork.

6- Miss Saeeda Ghani ''لباس''for B.A Classes, 2002-03, Majeed Book Depot, Lahore, Faisalabad, Rawalpindi.

7- Mrs. Asghari Mushtaq. Mrs. Rizwana Ahmad, Rubina Naz''تعارف ہوم اکنامکس''for B.A 1997-98.

8- Miss Vaseem Bano, Mrs Anjum Nawaz, Miss Saeeda Ghani''فنڈامینٹل آف ہوم اکنامکس''for CT 1973, PTB, Publishers Azad Book Depot Lahore.

9- Nickell, Paulena,Dorsey Jean Muir, "Management in Familiy Living" John Wiley and sons, New York 1961.

10- Saeeda Ghani ''آرام دہ اور خوبصورت گھر'' Publisher Muhammad Kashif Mukhtar,Majeed Book Depot Lahore.

11- The Encylopedia of Sewing Techniques Wendy Gardiner Search Press.

12- The HAMLYN complete Sweing Course.

13-

Mrs. Shamim Nasim''ہاتھ اور مشین کی کڑھائی'' IX-X Publisher Jehagir Book Depot Lahore. 1993-94.